

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

# فَقْدَانِ كَرِيْمٍ

يَعْنِي

الجواب المتين — باحاديث سيد المرسلين

احاديث نبويه اور مسائل فقهيه کا وہ بیش بہا اور متبرک ذخیرہ جس میں صحیح اور معتبر احاديث سے مسائل کو ثابت کیا گیا ہے، عام اہل اسلام کے نفع اور احاديث نبويه کی اشاعت کیلئے

مولانا سيد اصغر حسين صاحب محدث دارالعلوم دیوبند

نے تالیف کیا

ناشرین

نور محمد، کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی

قیمت ایک روپیہ

فہرست مسائل فقہ الحدیث

۲۹۷۳۸  
۵۲۹  
۱۲۹۲۹

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۹	کھڑے ہو کر پیشاب کرنا		ایمان کی باتیں
۲۰	مردہ جانور کا چمڑا	۱۰	صرف خدا تعالیٰ پر ایمان لانا
۲۲	غسل خانہ بنانا مسنون ہے	۱۱	بندوں پر عہد کا کیا حق ہے
۲۳	حالت جنابت میں سونا	۱۱	بڑے گناہ سے کافر ہوتا ہے یا نہیں
۲۳	غسل کے بعد وضو کی ضرورت نہیں	۱۲	مسلمان ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہیگا
	نماز اور اسکے متعلقات	۱۳	بیہودہ وسوسہ اور برے خیالات
۲۴	اذان و جماعت میں وقفہ	۱۴	عبادت کا ظاہر ہو جانا یا نہیں
۲۴	ایک سورت دو مرتبہ پڑھنا	۱۵	سب سے بڑا گناہ کیلئے
۲۵	سجدہ میں پہلے زانو رکھے	۱۵	علم کس طرح اٹھ جائے گا
۲۶	عورتوں کو نماز یا جماعت کی ضرورت نہیں		وضو اور غسل طہارت و نجاست
۲۶	نابینا کی امامت کب مکروہ ہے	۱۶	ایک ایک مرتبہ وضو کرنا
۲۷	ضرورت نماز کو مختصر کر دینا	۱۷	وضو کے بعد اعضاء خشک کرنا
۲۸	سورت چھوڑ کر رکوع کرنا	۱۸	ہلاکتی نماز پڑھنا
۲۹	فجر کی سنت اور قضا	۱۸	وضو میں شبہ ہو جانا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
	زکوٰۃ کا حکم	۳۰	سنت و فرض کے درمیان کلام کرنا
۲۰	سال بھر ختم ہونے سے پہلے زکوٰۃ دینا	۳۱	ظہر کی سنت کب قضا کرے
۲۱	سونے چاندی کے سوا کس پر زکوٰۃ ہے	۳۲	جگہ بدل کر سنت و نفل پڑھنا
	روزے کے مسائل	۳۳	نمازی کے سامنے لیٹا رہنا
۲۲	روزے میں غسل وغیرہ کرنا	۳۴	نمازی کے سامنے گزینا
۲۲	روزے میں سرمہ لگانا	۳۵	جانماز پر نماز پڑھنا کیسا ہے
۲۳	روزہ دار کو جنابت میں صبح ہو جانا	۳۵	قضا و طیفہ ادا سمجھا جائے گا
۲۵	بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا	۳۶	شوپہر سے ویر کا سبب پوچھنا
۲۵	روزے کو ظاہر کر دینا	۳۶	عشا کے بعد قرآن پڑھنا
	حج بیت اللہ	۳۷	ناحرم سے قرآن سننا
۲۶	بچوں کا حج ہو سکتا ہے	۳۷	پلا و ضو قرآن پڑھنا
۲۸	پہلے حج ادا کرے یا قرض	۳۸	قرآن پڑھنے سے روکنا
۲۸	مردہ ماں باپ کی رضامندی		جمعہ اور خطبہ
۲۹	طواف میں کیا دعا پڑھے	۳۹	جمعہ کے روز خطا اور ناخن لینا
۵۰	کعبہ میں داخل ہونے کی تدبیر	۳۹	وعظ و نصیحت بیٹھ کر کرنا
	نکاح، شادی اور اسکے متعلقات	۴۰	عصا لے کر خطبہ پڑھنا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۴۲	آن حضرت کا خود ذبح کرنا اور اونٹ	۵۱	نکاح میں ثواب ہے یا نہیں۔
	وگائے کا گوشت کھانا	۵۳	نکاح میں خرمائے طائفا
۴۲	شکاری گئے کا شکار	۵۴	خوشی میں مبارکباد دینا
۴۵	زندہ جانور کا گوشت کھانا	۵۴	خوشخبری پر انعام دینا
۴۵	خرگوش حلال ہے	۵۵	مکان سوارنا۔ جہیز دینا
۴۶	ذبیحے کے پیٹے کا بچہ	۵۶	اپنی باری دوسری بی بی کو بخشنا
۴۷	حفاظت اور شکار کا کٹا	۵۷	حیض میں کیا حلال ہے
۴۷	عورت کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا۔	۵۸	بچہ کے کان میں اذان کہنا
۴۸	مُرغ کا گوشت	۵۸	عقیقے میں ایک بکری کافی ہے۔
۴۸	ناپاک گھی کس طرح پاک ہو۔	۵۹	عقیقے کا دن اور سنت
۴۹	مشرکین کے برتنوں کا حکم	۵۹	ولد الزنا کا حکم
۴۹	پتیل اور کانچ کا برتن	۶۰	قیامت میں ماں کے نام سے پکارا جائیگا۔
۷۰	حائضہ کا پکایا ہوا یا اسکا چھوٹا کھانا	۶۱	نامناسب نام بدل ڈالنا جائز ہے۔
۷۱	گرم کھانا منع نہیں	۶۱	گھوڑے بیل وغیرہ کا نام رکھنا
۷۲	خلال مسنون ہے		کھانے پینے کی اشیاء اور
۷۳	سال بھر خرچ کا غلہ رکھ لینا		حرام و حلال کا بیان

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۸۴	نرخ چکانا کب مکروہ ہے	۷۳	عصر کے بعد کھانا پینا
۸۵	جھکتا ہوا تولنا مسنون ہے		لباس اور زیور وغیرہ کا بیان
۸۶	آنحضرتؐ کا خود خرید و فروخت کرنا	۷۵	سیاہ لباس پہننا
۸۶	نیلام کی صورت جائز ہے	۷۵	عامہ کا شکر کی طرح چھوڑے
	کارآمد و ضروری جائز اور ناجائز	۷۶	نفیس لباس تکبر نہیں
	متفرق و عجیب بائیں	۷۷	کرتا پہلے پہنے یا پا جامہ
۸۹	عورتوں سے ہاتھ ملانا	۷۷	پا جامہ پہننا بدعت نہیں
۹۰	خاموشی بہتر ہے یا نیک کلام	۷۸	میدان جنگ کا خاص لباس
۹۱	عورتوں کی غسلیم	۷۸	بلا عامہ ٹوپی پہننے کا حکم
۹۱	استقبال کرنا	۷۹	مرد کو سونے چاندی کا استعمال
۹۱	معائنہ کرنا جائز ہے	۸۱	سونے چاندی کی ناک وغیرہ بنوانا
۹۲	مسافر و مہمان کی مشائعت	۸۱	تلوار یا بندوق پر چاندی لگانا
۹۳	ایک سواری پر دو سوار	۸۲	عورتوں کا سر منڈانا
۹۴	جاؤر کو کورٹا مارنا	۸۳	بدن کے غیر ضروری بالوں کا مونڈنا
۹۵	ناہینا سے پردہ ہے	۸۳	عورت و مرد کے لئے ہنسی کا استعمال
۹۵	مکان کو قفل لگانا		خرید و فروخت

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۰۶	موت کی تاخیر چاہنا	۹۶	اپنے تحفہ کی تحقیق
۱۰۷	علاج و پرہیز کرنا	۹۸	سفر تحفہ لانا
۱۰۸	میت کا بوسہ لینا	۹۸	کسی کا حصہ اٹھا کر رکھنا
۱۰۹	عورتوں کا جنازے کے ہمراہ جانا	۹۹	گشتی کرنا درست ہے
۱۱۰	ایک کپڑے کا کفن	۱۰۰	دور کرانا جائز ہے
۱۱۱	مشترکہ قبر بنانا	۱۰۱	مملکی صنائع کو ترجیح دینا
۱۱۱	پختہ قبر بنانا اور کتبہ لگانا	۱۰۱	پاسو دیشی شریک
۱۱۲	جنازے کے لئے کھڑے ہونا	۱۰۱	آنحضرتؐ کا سونا چاندی لینا
۱۱۲	میت والوں کو کھانا بھیجنا	۱۰۲	بخوفِ نسیان گرہ لگانا
۱۱۳	اپنے گودوزخی سمجھنا	۱۰۳	گڑیاں کھیلنا
۱۱۴	آنحضرتؐ کا آخری کلمہ	۱۰۳	معمر اور چیتاں
۱۱۵	خاتمہ کا اعتبار ہے	۱۰۴	کسی کی گردن پر چڑھنا
۱۱۵	خاتمہ الطبع	۱۰۵	کسی کو ماموں اور چچا کہنا
	نبینہ		علاجِ معالجہ، گور و کفن، حسن ظن

ناشران:- نور محمد، کارخانہ تجارت کتب آرام باغ، کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

سَيِّدِنَا وَوَلَدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ۔ عام ناظرین کو یہ ملحوظ رہے کہ اس مجروحہ میں سوال کا

جواب معتبر کتب فقہ حنفی کے مولفین نہایت تشریح سے دیکھ کر وہ حدیث لکھی

گئی ہے جس سے وہ مسئلہ نکالا گیا ہے، آپ جب حدیث پر نظر ڈالیں گے تو

بغیر کسی کے سمجھائے سمجھ جائیں گے کہ جواب میں جو مسئلہ بتلایا گیا ہے وہ اسی

حدیث سے نکلا ہے بعض جگہ دو تین سوال قائم کر کے ان کے بعد تین چار حدیثیں

یا صرف ایک حدیث ایسی لکھ دی ہے جس سے ان سب کا جواب نکلا ہے۔

بعض جگہ تقویت اور اعتبار کے لئے یا اور وجوہ سے مناسب سمجھا کر ایک ہی

سوال کے جواب میں کئی کئی حدیثیں نقل کر دی گئی ہیں۔ حدیث کا صرف

ترجمہ کر دیا گیا ہے اور حقیقی الوسع واضح طور سے مطلب سمجھا دیا گیا ہے۔

کیونکہ اصل عربی عبارت لکھنے سے اردو خواں حضرات کو کوئی نفع نہ ہوتا

اور کتاب زیادہ طویل ہو جاتی۔ ہر حدیث کے آخر میں ان کتابوں کا نام لکھ دیا گیا ہے، جن میں وہ حدیث موجود ہے کسی جگہ ایک ہی ذوق کتاب کے نام پر لکھا گیا ہے اور بعض جگہ کسی مصلحت سے ان تمام کتابوں کا نام لکھ دیا گیا ہے، جن میں وہ حدیث مذکور ہوتی ہے، یہ وہ مسائل ہیں جن پر نہ کسی کی مہر کی ضرورت نہ دستخط کی حاجت کیونکہ خود خاتم الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد تصدیق کے لئے کافی ہے اور ان مستند و معتبر مؤلفین کتب کا نام اعتبار کے لئے کافی۔ ایسی صاف اور سچی حدیث کو سن لینے اور اس کے نیچے اس قدر معتبر کتابوں کا حوالہ موجود ہونے کے بعد کسی دیندار کو جرات نہیں ہو سکتی کہ اس مسئلہ کی صحت میں شک لائے اور اہل علم کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر کبھی اس مسئلے کے ملاحظہ کی ذہانت آئے تو یہ خیال نہ سرائیں کہ صرف عوام کے نفع کی نیت سے مرتب کیا گیا ہو جا بجا الفاظ میں، ترتیب میں، تحریر و ترجمہ میں انہیں کی رعایت مدنظر رہی ہے تاہم کسی ایسی بات کا از کتاب حتی الوسع نہیں کیا گیا جو بقاعدہ اجماع میں قابل گرفت ہو۔ ترجمہ بالکل لفظی ہے، مگر با محاورہ، توضیح تشریح تقیید جو کچھ کی گئی ہے وہ روایات مختلفہ کے لحاظ سے یا مشروح احادیث (یعنی فتح الباری، نووی، ہرقات، لہجات) وغیرہ کے اعتبار پر کی گئی ہے۔ جواب مسائل اکثر انہیں کتب سے ماخوذ ہیں یا فقہ کی کتب معتبرہ مشاغلہ



رہتا ایہ، درختان، شاہی وغیرہ) سے زیادہ اعتبار اور برکت کے لئے مناسب سمجھ کر بہر روایت کو صحابی راوی حدیث کے نام سے شروع کیا گیا ہے اور آخر میں مخرج حدیث یا کتاب کا نام لکھ دیا ہے۔ حدیثیں اگر بعض جگہ صحاح ستہ کے سوا کسی دوسری کتاب کی بھی ہیں تو وہی ہیں جن پر علماء نے اعتبار فرمایا ہے اور کذب و وضع سے ان کو بری سمجھا ہے اور صرف احادیث مرفوعہ ہی لی گئی ہیں۔ بعض مسائل کے جواب میں کئی کئی احادیث کو فضول نہ سمجھتے بلکہ غور و تاامل فرمائیے تاکہ غریب مؤلف نے جس مصلحت اور فائدہ کے لئے چند احادیث کو جمع کیا ہے خیال میں آکر طبیعت محظوظ ہو جائے، تمام مسائل اور عام احادیث کو نہیں لیا۔ اس کی گنجائش تو صد ہا کتابوں میں بھی نہ ہوگی بلکہ وہی احادیث اور مسائل جمع کئے گئے ہیں جن میں بہت دلچسپی اور جدت ہے تاکہ مطالعہ کرنے والوں کا دل بھی نہ گھبراتے اور عام ترجمہ احادیث دیکھنے سے جو غلط فہمی کا بڑا اندیشہ لگا رہتا ہے۔ حدیث کے ساتھ مسائل فقہ ہونے سے وہ بھی پاس نہ آتے مفید عام بناتے ہیں احقر نے کوتاہی نہیں کی آئندہ نفع دینا اور قبول فرمانا خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔

إِنْ أَرِيدَ إِلَّا الصَّلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ بِإِذْنِ اللَّهِ الْمَصِيرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ فقیر سید اصغر حسین عفی عنہ

## ایمان کی باتیں

خدا تعالیٰ پر صرف اگر کوئی شخص ایمان لا کر توجیب کا قائل ہو جائے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور آپ کو نہ مانے تو وہ بھی مسلمان سمجھا جائے گا یا نہیں؟

**جواب:** جب تک جناب سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لائے اور آپ کی تمام باتوں کی تصدیق اور آپ کی محبت دل میں نہ آجائے یہ گز مسلمان نہیں ہو سکتا۔

**حدیث:** علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے (دل اور زبان سے) اقرار کرے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) خدا کا رسول ہوں محمد کو برحق نبی کر کے بھیجا ہے اور موت (یعنی دنیا کے فنا ہونے) پر اور موت کے بعد اٹھنے پر ایمان لائے اور تقدیر پر ایمان لائے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

**حدیث دوم:** انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے باپ، بیٹے اور تمام لوگوں سے اس کے نزدیک زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔ (بخاری و مسلم) **کے**۔ بندوں کے ذمہ پر خدا تعالیٰ کا کوئی حق ہے یا نہیں اور اگر ہے تو وہ کیا ہے۔

**جواب:** خدا تعالیٰ کے بہت سے حقوق بندوں پر واجب ہیں (مثلاً یہ کہ کسی امر میں اس کی نافرمانی نہ کریں) لیکن سب سے بڑا حق یہ ہے کہ اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھیں۔

**حدیث:** معاذؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندوں پر خدا تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ اُس کی عبادت کریں اور اُس کے ساتھ کسی کو سا جھی نہ ٹھہرائیں (بخاری و مسلم)

**کے**۔ بڑا گناہ کرنے سے آدمی کا ایمان جاتا رہتا ہے یا نہیں اور اس کو کافر اور بے ایمان کہنا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:** اگرچہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی اور معصیت خواہ چھوٹی ہو یا بڑی نہایت ہی معیوب اور مذموم ہے لیکن بڑے بڑے گناہ سے بھی کوئی مسلمان ایمان سے باہر اور کافر نہیں ہوتا پس اُس کو کافر یا بے ایمان کہنا ہرگز جائز نہیں بلکہ گناہ کبیرہ ہے یوں سمجھو کہ جب کوئی شخص کسی مسلمان کو

کافر کہتا ہے تو اس کا وبال اور گناہ کہنے والے پر آپڑتا ہے۔

**حدیث:** اس شخص کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ تین چیزیں اصولِ ایمان میں داخل ہیں اگر یہ نہ ہوں تو ایمان میں

خلل آجائے ایک یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے والے سے اپنی زبان

کو روکے (یعنی اس کی نسبت بڑے قول اور فعل سے باز رہے) کسی گناہ کی وجہ

سے اس کو کافر نہ کہو اور کسی کام کی وجہ سے اسلام سے نہ نکالو (ابوداؤد)

**حک:** جو مسلمان گناہ اور معصیت کرتے کرتے ہلا تو بہ مر جاتے ہیں کیا

بہمیشہ دوزخ میں پڑے رہیں گے۔

**جواب:** جو شخص دنیا سے ایماندار مر گیا اور خاتمہ ایمان پر ہو گیا وہ

اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو آخر کار جنت میں جائے گا لیکن اپنے اعمال کی وسعت

اور شدید سزاجس کا تحمل ایک لمحہ کے لئے بھی دشوار ہے، ہزاروں لاکھوں

برس جھگتنے کے بعد دوزخ سے نکالا جائے گا۔

**حدیث اول:** عبادہ بن صامت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایسی حالت میں مر جائیگا

کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر کامل یقین رکھتا ہے وہ جنت

میں کبھی نہ کبھی ضرور داخل ہوگا۔ (مسلم)

لے باقی دو امور جو یہاں مذکور نہیں وہ یہ ہیں کہ چار کا حکم قیامت تک جاری سمجھے اور تقدیر پر ایمان لائے

**حدیث دوم:** - ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس وقت اہل جنت جنت میں اور اہل دوزخ دوزخ میں چلے جائیں گے خدا تعالیٰ فرشتوں سے ارشاد فرمائے گا کہ جن لوگوں کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو، پس وہ لوگ ایسی حالت میں نکالے جائیں گے کہ جل کر سیاہ کوئلہ ہو گئے ہوں گے اور پھر نہر حیوٰۃ میں ڈال دئے جائیں گے وہاں سے صحیح و سالم پاک صاف ہو کر ایسے نکلیں گے جیسے روکے گوڑے میں دانہ اگتا ہے اور پھر جنت میں داخل کر دئے جائیں گے (مسئلہ شریف)

**۵۔** بعض دفعہ دل میں ایسے بیہودہ اور بُرے خیال آجاتے ہیں کہ اگر وہ دل میں جم جائیں تو ایمان بالکل جاتا رہے اُن کو زبان پر لانا بھی شاق معلوم ہوتا ہے اور دل ڈرتا ہے اس قسم کے خیالات دل میں آکر گزر جانے سے ایمان میں کچھ خلل آتا ہے یا نہیں۔

**جواب:** - اس قسم کے خدشات اور وسوسوں سے جو صرف دل میں آکر گزر جاتے ہیں ایمان میں کچھ نقصان نہیں آتا بلکہ اس سے تو ایمان کا پتہ لگتا ہے کہ شیطان نے اس کو مومن سمجھ کر اس کے دل میں وسوسہ ڈالا اور اس نے اُس کو نہایت مکروہ اور یہاں تک بُرا سمجھا کہ زبان پر لانے سے بھی حیا اور خوف کرتا ہے۔

**حدیث اول:** ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسالتاﷺ کے چند

اصحاب نے آپ سے سوال کیا کہ ہم لوگ بعض دفعہ اپنے دل میں ایسے خیالات پلتے ہیں کہ جن کو بیان کرنا بھی بہت ناگوار معلوم ہوتا ہے (یعنی کہنے کے قابل ہی نہیں) آپ نے فرمایا کہ کیا واقعی تم لوگ ایسے خیالات پلتے ہو، عرض کیا کہ بیشک پاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو صریح اور صاف ایمان کی علامت ہے۔

(مسلم و ابوداؤد)

**حدیث دوم:** ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لئے وہ خطرات (اور وسوسے سے) جو دل میں گذر جاتے ہیں معاف فرمادیتے ہیں جب تک کہ ان پر کاربند نہ ہوں اور زبان سے نہ کہیں۔ (مسلم و بخاری)

**۶۔** بعض دفعہ عمل اور عبادت کیا تو جانا ہے خاص اللہ تعالیٰ کے لئے لیکن اگر کوئی اس حالت میں اتفاقیہ دیکھ پاتا ہے یا کسی طرح لوگوں پر ظاہر ہو جاتا ہے تو آدمی کا دل اندر سے خوش ہوتا ہے اس کو بھی ریا شرک اصغر (یعنی پوشیدہ اور چھوٹا شرک) سمجھا جائے گا یا کچھ دوسرا حکم ہے۔

**جواب:**۔ یہ ریا نہیں اور نہ اس میں کچھ گناہ ہے بلکہ دو چند اجر ملتا ہے

بشرطیکہ نیت خالص ہو اگر عذر کسی ایسے موقعہ پر عبادت کی کہ کوئی دیکھ

لے یا ایسی تدبیر نکالی کہ وہ عمل خیر لوگوں میں شہرت پا جائے تو یہ صاف

ریا ہوگا جس کو حدیث میں شرک اصغر فرمایا گیا ہے۔

**حدیث :-** ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں بعض دفعہ عمل (خالص نیت سے) کرتا ہوں اور کسی طرح لوگوں کو اس کی اطلاع ہو جاتی ہے تو میرے دل کو یہ بات بہت بھلی معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم کو دو اجر ملیں گے ایک ظاہر کا ثواب ایک پوشیدہ عمل کا۔ (ابن ماجہ و ترمذی)

**ک :-** سب سے بڑا گناہ کونسا ہے۔

**جواب :-** بلا استحقاق کسی کو قتل کرنا، جھوٹی گواہی دینا، ماں باپ کو ستانا، جہاد میں سے بھاگ جانا، شو و کھانا، پیسہ کا مال کھانا، کسی کو جھوٹی ہمت لگانا، زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہیں اور سب سے بڑا گناہ خدا تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔

**حدیث :-** انسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ خدا کے ساتھ شرک کرنا ہے (اُس کے بعد) کسی کو قتل کرنا اسکے بعد ماں باپ کو ستانا (اسکے بعد) جھوٹی گواہی دینا۔ (بخاری شریف)

**ک :-** سنا ہے کہ آخر زمانے میں علم اٹھا لیا جائے گا یہ صحیح ہے یا نہیں اور علم کس طرح اٹھے گا۔

**جواب :-** یہ صحیح ہے کہ قرب قیامت میں علم اٹھ جائے گا اور اس کی یہی

صورت ہے کہ رفتہ رفتہ علماء مرتے چلے جائیں گے نہ علم رہیگا نہ کوئی علم والا چنانچہ علماء حقانی کا اٹھنا عرصہ سے شروع ہو گیا ہے۔

**حدیث:**۔ عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں اٹھائے گا کہ اُس کو لوگوں کے دلوں سے نکال لے بلکہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھالے گا۔ رفتہ رفتہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے ان سے مسئلے پوچھے جائیں گے وہ بتلا کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے (ترمذی شریف)

## وضو اور غسل طہارت و نجاست

۹۔ اگر کسی وقت پانی کی قلت کی وجہ سے یا کسی ضرورت سے وضو

کے تمام اعضا کو صرف ایک مرتبہ دھولے تو وضو ہو جائے گا یا نہیں۔

**جواب:**۔ صرف ایک ایک مرتبہ دھولے سے بھی وضو پورا ہو جائے گا

کیونکہ فرض صرف اسی قدر ہے تین مرتبہ دھونا مسنون ہے البتہ اگر بلا ضرورت

خلاف سنت کرے گا تو بُرائی اور کراہت ضرور رہیگی

**حدیث اول:**۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ایک ایک مرتبہ وضو فرمایا ہے یعنی ہر عضو کو صرف ایک مرتبہ دھو کر بھی



وضو کیا ہے (بخاری والبوداؤد ولسانی)

**حدیث دوم:** جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک مرتبہ (اعضا کو دھو کر) بھی وضو فرمایا ہے اور دو مرتبہ بھی اور تین تین مرتبہ بھی (غرض ہر ایک طور سے حسب موقعہ و مصلحت آپ نے ہر طرح سے وضو فرمایا ہے)

ترمذی طبرانی از معاذ

**۱۰۔** وضو کے بعد کپڑے سے اعضا کو خشک کر لینا جائز ہے یا مکروہ اور وضو کے بعد اپنے دامن سے اعضا کو خشک کر لینا کیسا ہے۔

**جواب:** وضو اور غسل کے بعد رومال وغیرہ سے بدن خشک کر لینا بموجب قول صحیح و قوی جائز ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ خشک کرنے میں زیادہ مبالغہ نہ کرے بلکہ ایسی طرح خشک کرے کہ کچھ اثر باقی بھی رہ جائے، اگر انفاقہ کبھی دامن سے خشک کر ڈالے تو جائز ہے لیکن ہمیشہ اُس کی عادت کر لینے کو بزرگوں نے منحوس فرمایا ہے۔

**حدیث اول:** عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک کپڑا تھا جس سے آپ وضو کے بعد اعضا خشک فرمالتے تھے۔

ترمذی شریف

**حدیث دوم:** سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا اور ان کا جبہ جو آپ پہنے ہوئے تھے اُس کا

دامن) اُلٹ کر چہرہ مبارک کو خشک فرمایا۔ (ابن ماجہ)  
**حک**۔۔ اگر کوئی چپ نہ کھانے کے بعد منہ بالکل صاف ہو گیا، کوئی ذرہ اور  
 دانہ باقی نہیں رہا، ایسی حالت میں اگر گُلی نہ کیے اور نماز پڑھ لے تو مکروہ  
 ہے یا نہیں۔

**جواب**۔۔ جب لعابِ دہن سے منہ صاف ہو گیا تو بلا گُلی کے نماز پڑھ لینا  
 بلا کراہت صحیح و درست ہے البتہ کھانے کے ذرے اور دانے منہ میں لے لئے ہوتے  
 جن سے کھانے کا ذائقہ زبان پر اتار ہے نماز پڑھنے میں کراہت ہے اور  
 فرشتوں کو اُس کی یہ حالت نہایت ناپسند ہے۔

**حدیث اول**۔۔ انس رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے دودھ نوش فرمایا اور گُلی اور وضو نہیں کیا (ویسے ہی) نماز پڑھ لی۔  
 (ابوداؤد)

**حدیث دوم**۔۔ ابن عباس رضی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کپڑے پہن کر یعنی چادر اور عمامہ وغیرہ سے مزین ہو کر نماز کے لئے تشریف  
 لائے تھے کہ روٹی اور گوشت کا ہدیہ لایا گیا (یعنی کوئی صحابی لے آئے) آپ  
 نے تین لقمے تناول فرمائے اور پھر لوگوں کو نماز پڑھا دی، پانی کو ہاتھ نہیں  
 لگایا (یعنی گُلی اور وضو نہیں فرمایا) (مسلم شریف)

**حک**۔۔ اگر کسی وقت پیٹ میں قراقرز ہو کر شبہ ہو جائے کہ ریح بکھل کر

وضو ٹوٹا ہے یا نہیں تو ایسی حالت میں کہ جب دل کو خلجان ہو رہا ہے کسی طرف یقین نہیں نماز پڑھنا جائز اور صحیح ہوگا یا نہیں۔

**جواب :-** اس قسم کے شک سے وضو ہرگز نہیں جاتا جب تک کہ ریح نکلنے کا یقین نہ ہو جائے، آواز سن لے یا بدبو آجائے غرض کسی طرح یقین ہو جائے۔ جب تک شک رہتا ہے وضو نہیں جاتا نماز درست و صحیح ہو جاتی ہے۔

**حدیث :-** ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے اگر کوئی شخص اپنے پیٹ میں (گرٹہ بڑا اور قراقر) پائے تو جب تک آواز نہ سن لے یا بیچ نکلنا معلوم نہ ہو جائے (وضو کے لئے مسج سے نہ نکلے) یعنی وضو باقی ہے ٹوٹا نہیں۔ (بخاری و ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد) **۱۳ :-** بعض نئی روشنی کے لوگ کہتے ہیں کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا چاہتے کیونکہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے کیا یہ صحیح ہے۔

**جواب :-** یہ بات بالکل غلط ہے کہ آپ ایسا ہی کیا کرتے تھے، عادت شریفہ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کرنے کی تھی اور اسی طرح ہم لوگوں کو چاہئے اس لئے کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی آپ نے جمانعت فرمائی ہے اور کھڑے ہونے میں کپڑے ناپاک ہونے کا اندیشہ ہے حالانکہ اس سے بچنے کی خاص تاکید و تہدید حدیث شریف میں وارد ہے اور فرمایا ہے کہ قبر کا عذاب اکثر پیشاب کی پروا نہ کرنے اور اس سے نہ بچنے کی وجہ سے ہوتا ہے، اس کے علاوہ کھڑے ہو کر پیشاب

کرنا خلاف طریقہ و عادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس سے بچنا چاہئے۔  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک دفعہ بوجہ عذر کے ایسا کیا ہے آپ  
تشریف لے جاتے تھے ایک اونچی جگہ تھی جس پر لوگ مکانوں کا گورڈا وغیرہ  
لا کر ڈال دیا کرتے تھے وہاں بیٹھنے میں گر جانے کا اندیشہ تھا نیز وہ جگہ  
ناپاک اور گیلی تھی کپڑے آلودہ ہونے کا بھی خوف تھا اور آپ کی کمر میں درد  
تھا جس کے لئے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا عرب میں سرلیج الاثر علاج سمجھا جاتا  
تھا، ان وجوہ سے آپ کھڑے ہو گئے تھے ورنہ عادت و طریقہ یہ نہ تھا۔ اب  
بھی اگر کسی کو کوئی واقعی عذر ہو تو کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہوگا۔

**حدیث اول:** عاتقہ فرماتی ہیں کہ جو شخص تم سے کہے کہ نبی صلی اللہ  
علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تھے اس کی تصدیق نہ کرنا یعنی کبھی اعتبار  
نہ کرنا، آپ ہمیشہ بیٹھ کر پیشاب کیا کرتے تھے۔

(نسائی و ترمذی و احمد و ابن ماجہ)

**حدیث دوم:** عمر فرماتے ہیں کہ مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھ لیا تو فرمایا کہ اے عمر کھڑے ہو کر پیشاب  
نہ کیا کرو (عمر فرماتے ہیں کہ) اس کے بعد میں نے کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہیں کیا۔

(ترمذی و ابن ماجہ)

۱۴۔ جو جانور مر گیا ہو اس کا چمڑا پاک ہوگا یا ناپاک اور اس کو استعمال

کرنا چاہیں تو کس طرح کریں۔

**جواب:** سوائے خنزیر کے ہر ایک جانور کا چمڑا و باغٹ وینے (یعنی پکا کر رنگ لینے) سے بالکل پاک ہو جاتا ہے، اب اس میں پانی پینا، اس کو پہن کر یا اس کے اوپر نماز پڑھنا اور ہر طرح سے استعمال کرنا جائز ہے خواہ وہ جانور ذبح کیا گیا ہو یا ویسے ہی مر گیا ہو۔

**حدیث اول:** عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروار کے چمڑے کے پاک ہونے کو دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی و باغٹ اس کی پائی ہے (یعنی و باغٹ وینے سے بالکل پاک ہو جاتا ہے۔

بخاری و مسلم و نسائی و ابوداؤد)

**حدیث دوم:** ابن عباس فرماتے ہیں کہ بیہوشہ کی لونڈی کو ایک بکری صدقہ میں مل گئی تھی وہ مر گئی اور راستہ میں پھینک دی گئی وہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے تو فرمایا کہ تم نے اس کا چمڑا نکال کر و باغٹ دے کر کام میں کیوں نہ لگا لیا۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ تو مروار تھی (یعنی مر گئی تھی ذبح نہیں ہوتی تھی) آپ نے فرمایا کہ اس کا صرف کھانا حرام کیا گیا ہے، چمڑے سے نفع اٹھانا حرام نہیں جائز ہے۔

بخاری و مسلم و ابوداؤد و ابن ماجہ و ترمذی مختصراً

**حدیث سوم:** انس فرماتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وضو کے لئے پانی طلب فرمایا (تو پانی حاضر کر کے) عرض کیا گیا کہ یہ پانی مردار  
 جانور کے چمڑے میں رکھا ہوا ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ اس چمڑے کو تم لوگوں نے  
 دباغت دیا تھا یا نہیں عرض کیا گیا کہ بیشک دباغت دیا تھا آپ نے فرمایا کہ پس  
 اب لاؤ کیونکہ یہ پانی پاک ہے (طہرائی فی الاوسط)

**۱۵۔** سنا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں سب لوگ  
 مکان سے وضو کر کے آتے تھے پس آج کل جو مسجد کے متعلق وضو وغیرہ کا  
 سامان اور غسل خانہ بناتے ہیں یہ جائز ہوایا بدعت۔

**جواب:** بیشک اس وقت میں مسجد کے متعلق ان چیزوں کا سامان  
 نہ تھا اس لئے سب کو وضو سے آنا پڑتا تھا اور آج کل بھی جو شخص با وضو ہو کر  
 مکان سے چلے اس کو زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن مسجد کے لئے  
 وضو اور غسل وغیرہ کا سامان بنا دینا بھی نہایت موجب ثواب اور مسنون  
 و مستحب ہے۔

۱۲۹۲۹

**حدیث:** واٹلہ ابن الاسفح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 فرمایا ہے کہ بچوں اور مجنوں لوگوں سے اور خرید و فروخت اور شور مچانے  
 سے اور حد جاری کرنے اور باہم قتل مقاتلہ کرنے سے مسجدوں کو بچاؤ اور  
 ان کے دروازوں پر غسل خانہ (اور وضو کی جگہ بناؤ اور خوشبو جلا کر جمعوں میں

لے یعنی مشری سزا میں دینا مثلاً ہاتھ کاٹنا چوری میں یا زنا اور شراب نوشی میں کوٹے وغیرہ مارنا۔)

مسجدوں کو دھونی دو۔ (ابن ماجہ)

۱۶۔ اگر شب کو کسی وجہ سے غسل کی حاجت ہوئی اور اسی وقت غسل کرنے

میں دقت ہے یا دل نہیں چاہتا پس بلا غسل سو رہنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- بہتر تو یہ ہے کہ غسل کرے لیکن اگر غسل نہ کرے تو استنجا اور

وضو کر کے سو رہے یہ طریقہ مسنون اور پسندیدہ ہے۔

حدیث :- ابن عمر فرماتے ہیں کہ میرے والد عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو درمیان شب میں غسل کی ضرورت ہو جاتی ہے اور

اس وقت غسل کرنا مشکل ہے، آپ نے فرمایا اپنی شتر گاہ کو دھولیا کرو اور

وضو کر لیا کرو پھر سو رہا کرو۔ (بخاری - ابو داؤد - ابن ماجہ - ترمذی،

۱۷۔ غسل سے فراغت کر لینے کے بعد بعض لوگ وضو کر لیتے ہیں یہ ضروری

ہے یا نہیں۔

جواب :- بالکل ضروری نہیں بلکہ ایسا نہ کرنا چاہئے غسل کے شروع میں

وضو کر لینا مسنون ہے وہی کافی ہے اور اگر کسی نے غلطی سے غسل کی ابتدا

میں وضو نہ کیا بلکہ بلا وضو ہی تمام بدن پر پانی ڈال کر غسل کر لیا تب بھی غسل

کے بعد وضو کرنے کی ضرورت نہیں، جب تمام بدن پانی ڈالنے سے تر ہو گیا

اسی میں وضو بھی ہو گیا، اگرچہ خلاف سنت ہوا۔ (ابو داؤد)

حدیث :- عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد

وفی نہیں فرماتے تھے۔ (ترمذی وابن ماجہ و ابو داؤد)

## نماز اور اسکے متعلقات

۱۸۔ اذان کے بعد کتنی دیر میں جماعت کرنی چاہئے اس کی کوئی مقدار مسنون یا مستحب ہے یا نہیں۔

**جواب:** مغرب کی نماز کے سوا چار وقت کی نمازوں میں اذان و تکبیر (یعنی اقامت) میں اتنا فاصلہ مسنون و مستحب ہے کہ کھانا کھانے والا کھاپی کر فراغت کرے اور قضا حاجت کرنے والا اپنی ضرورت رفع کر چکے۔

**حدیث:** حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو فرمایا کہ اذان کھڑے کھڑے کہہ کر و اور اقامت (یعنی تکبیر) جلد جلد کہہ کر و اور اذان و اقامت میں اتنا فاصلہ کر و کہ کھانے والا اپنے کھانے سے اور پینے والا اپنے پینے سے اور قضا حاجت والا اپنی ضرورت سے فراغت پا چلے اور جب تک مجھ کو نہ دیکھ لو کھڑے نہ ہو کر و (ترمذی شریف)

۱۹۔ جس سورت کو اول رکعت میں پڑھا ہے اگر اسی کو دوسری رکعت میں

لے نماز جماعت کے لئے آپ کے انتظار میں پہلے سے کھڑے ہو جاتے تھے۔ آپ نے فرمادیا کہ جب تک مجھ کو حجرے سے نکلتا ہوا نہ دیکھ لو نماز کے لئے کھڑے نہ ہو کر و ۱۲ منہ سلمہ اللہ تعالیٰ



پڑھے تو نماز میں کچھ نقصان آتا ہے یا صحیح و درست ہو جاتی ہے۔

**جواب :-** فرض نماز میں عمدًا ایسا کرنے سے کسی قدر کراہت آجاتی ہے۔ اگر بھول کر ایسا ہو گیا یا ایک سورت کے سوا دوسری یاد نہیں تو مکرر وہی سورت پڑھنا مکروہ نہیں، نفل نماز میں عمدًا ایسا کرنا بھی مکروہ نہیں۔

**حدیث :-** معاذ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ قبیلہ جہینہ کے ایک شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دو رکعتوں میں سورۃ اِذَا زُلْزِلَتْ پڑھتے ہوئے سنا ہے معلوم نہیں آپ بھول گئے تھے یا عمدًا ایسا کیا تھا۔ (ابوداؤد شریف)

**حل :-** سجدے میں جانے کے وقت اول ہاتھ زمین پر رکھے یا زانو اور اٹھنے کے وقت کس کو پہلے اٹھائے۔

**جواب :-** پہلے زانو رکھے اسکے بعد ہاتھ اور اٹھنے کے وقت اول ہاتھ اٹھائے پھر زانو۔

**حدیث :-** وائل بن حجر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو ہاتھوں سے پہلے زانو زمین پر رکھتے اور جب اٹھتے تو ہاتھوں کو زانو سے پہلے اٹھاتے (ترمذی و نسائی و ابوداؤد)

**حل :-** جیسے مرد کو فرض نماز باجماعت پڑھنے سے پچیس یا ستائیس نماز کا ثواب حاصل ہوتا ہے عورتوں کے لئے بھی یہی ہے یا کچھ کم۔

۱۲۔ ظاہر یہ ہے کہ آپ نے عمدًا ایسا کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ نماز اس طرح بھی صحیح ہوتی ہے۔

**جواب :-** عورتوں کے لئے بالکل اس کے برعکس معاملہ ہے، ان کو جماعت سے نماز پڑھنے میں جس قدر ثواب ملتا ہے علیحدہ اور تنہا پڑھنے میں اُس کا پچیس گونہ ثواب دیا جاتا ہے وہ جہاں تک تنہائی اور مکان کے گوشہ میں نماز پڑھیں زیادہ اجر ہوگا یہاں تک کہ مکان کے صحن میں نماز ادا کرنے سے اتنا ثواب اور فضیلت نہ ہوگی جس قدر مکان کے دالان اور کوٹھے میں حاصل ہوتی ہے اور اگر دالان کے بھی کونے اور گوشہ میں گھس کر پڑھیں تو اور بھی زیادہ اجر اور فضیلت پائیں۔

**حدیث اول :-** عورت جس نماز کو تنہا پڑھے بہ نسبت جماعت میں پڑھنے کے اُس ربلہ جماعت پڑھی ہوئی، نماز کی فضیلت پچیس درجہ زیادہ ہے۔  
(مسند الفردوس للذلیبی)

**حدیث دوم :-** ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی نماز مکان کے اندر یعنی دالان وغیرہ میں، بہتر ہے بہ نسبت صحن میں پڑھنے کے اور اُس کی نماز مکان کے گوشہ میں بہتر ہے بہ نسبت مکان یعنی دالان وغیرہ کے (مطلب یہ ہے کہ جس قدر اندر اور پردے میں ہوتی جلتے ثواب بڑھتا جائے گا۔) (ابو داؤد)

۲۲ :- فقہ کی کتابوں میں نابینا کی امامت کو مکروہ لکھا ہے یہ کراہت ہر ایک نابینا کی امامت میں ہوگی یا بعض میں۔

**جواب :-** کراہتہ کی وجہ یہ ہے کہ اکثر نابینا لوگوں سے پاکی ناپاکی میں پوری تمیز اور احتیاط نہیں ہو سکتی پس جو نابینا پورا احتیاط رکھنے والا اور پاک صاف ہو اس کی امامت مکروہ نہ ہوگی اور اگر عالم اور پرہیزگار بھی ہو تو اس کی امامت اولیٰ اور افضل ہوگی اگرچہ نابینا ہو۔

**حدیث اول :-** عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوة تبوک) میں تشریف لے جانیکے وقت (عبداللہ بن ام مکتوم (نابینا) کو مدینہ میں نماز پڑھانے کے لئے اپنا قائم مقام بنا دیا تھا۔

(طبرانی فی الکبیر و ابویعلیٰ و ابی داؤد انانسن)

**حدیث دوم :-** عبداللہ بن عمیر جو بنی حطمہ کے امام تھے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ ہی میں میں بنی حطمہ کا امام تھا حالانکہ میں نابینا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد میں بھی گیا تھا۔ حالانکہ نابینا تھا۔

(طبرانی فی الکبیر)

**۲۳ :-** امام نے اس ارادہ سے نماز شروع کی کہ بہت بڑی سورت پڑھ کر نہایت اطمینان سے نماز ادا کروں گا نماز کی حالت میں کوئی سخت

۱۷ تبوک ایک مقام کا نام ہے ملک شام میں مدینہ منورہ سے چودہ منزل پر جب ۹ھ میں آپ وہاں تشریف لے گئے تھے چونکہ نہایت گرمی اور سفر بعید تھا اور سامان کچھ نہ تھا اس لئے اس کو غزوة محسرة اور حیش العسرة بھی کہتے ہیں ۱۲

ضرورت پیش آگئی مثلاً بڑے زور سے بارش آگئی یا جس گاڑی میں مسافروں کو سوار ہونا ہے اس کے آنے کی آواز آگئی تو نماز کو مختصر کر دینا یا شروع کی ہوئی سورت کو درمیان میں چھوڑ دینا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب :-** اس قسم کی ضرورتوں میں جائز بلکہ مسنون یہی ہے کہ قرأت کو کم کرے اور نماز کو جلد ختم کر دے ورنہ خود اس کا اور مقتدیوں کا دل نماز میں نہ رہے گا نماز پڑھنا گراں ہو جائے گا بلکہ بعض کو نماز چھوڑ کر بھاگنے کی نوبت آئے گی۔

**حدیث :-** ابو قتادہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نماز کو راز پڑھنے کے ارادہ سے شروع کرتا ہوں (اور نماز کے درمیان میں) بچہ کے رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو چونکہ مجھ کو اس کی ماں کے دل کی پریشانی کا خیال ہوتا ہے لہذا نماز کو مختصر کر دیتا ہوں کہ کبھی ایسا نہ ہو کہ فتنہ میں پڑ جائے یعنی صبر نہ کر سکے اور نماز کو چھوڑ دے۔

بخاری و ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد

**۲۲ :-** اگر نماز پڑھاتے ہوئے امام کی آواز ٹک جائے یا کھانسی وغیرہ کوئی عذر پیش آجائے یا قرآن شریف بھول جائے اور یاد نہ آتے تو شروع کی ہوئی سورت کو درمیان میں چھوڑ کر رکوع کر دینا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب :-** اگر بقدر تین آیت الحمد کے بعد پڑھ چکے ہو تو اس قسم کے عذر

میں مناسب یہی ہے کہ درمیان میں چھوڑ کر رکوع کر دے۔

**حدیث:** عبد اللہ بن سائبؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز میں سورۃ مومنوں پڑھنی شروع فرمائی پڑھتے پڑھتے جب موسیٰ اذہارون علیہما السلام (یا عیسیٰ) علیہ السلام کے ذکر پر پہنچے تو آپ کو کھانسی آگئی آپ نے (وہیں) رکوع کر دیا۔ (بخاری شریف)

**۲۵:** فجر کے وقت جب جماعت کی نماز شروع ہوگئی ہو سنتیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور اگر جماعت جاتی رہنے کے خوف سے ان سنتوں کو چھوڑ دیا تو کس وقت ادا کرنے۔

**جواب:** چار وقت میں تو نماز فرض جماعت سے شروع ہو جانے کے بعد کسی نفل یا سنت کو شروع کرنا نہ چاہئے بلکہ جماعت میں شریک ہو جانا لازم ہے صرف صبح کی سنتوں میں اس قدر اجازت ہے کہ اگر امام بڑی بڑی سورتیں پڑھتا ہے اور اس شخص کو آمید ہے کہ سنت پڑھنے کے بعد بھی بالکل جماعت نہ چھوٹے گی بلکہ دوسری رکعت مل جائے گی تو مسجد کے کسی گوشہ میں امام سے دور یا مسجد کے آس پاس (جیسے وضو کی جگہ یا حجرہ وغیرہ) سنت پڑھ سکتا ہے لیکن امام کے متصل جماعت کے برابر پڑھنا سخت مکروہ ہے اور اسی طرح جماعت کے پیچھے قریب کھڑے ہو کر بھی نہ پڑھنا چاہئے اور اگر جماعت بالکل چھوٹ جائے کا خوف ہو تو سنت نہ پڑھے جماعت میں شریک

ہو جاتے اور آفتاب نکلنے کے بعد سنت کو قضا پڑھ لے اگر کسی کام یا ضرورت کی وجہ سے آفتاب نکلنے تک انتظار نہیں کر سکتا تو اپنے کام میں لگ جائے، جب آفتاب بلند ہو جائے دو رکعت پڑھ لے اور اگر موقع ہی نہ ملایا بھول گیا تب بھی گنہگار نہ ہوگا لیکن سر سے بار طلنے کے لئے فرض کے بعد فوراً ہی اس کو پڑھ لینا اور طلوع آفتاب کا انتظار نہ کرنا سخت مکر وہ ہے اس سے تو نہ پڑھنا بہتر ہے۔

**حدیث اول:**۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب جماعت شروع ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کسی نماز کو نہ پڑھنا چاہئے لیکن فجر کی سنتیں پڑھ سکتا ہے۔ (بیہقی)

**حدیث دوم:**۔ ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی ہوں اس کو چاہئے کہ آفتاب طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

**۲۶۔** بعض مولویوں سے سنا ہے کہ فجر کے سنت اور فرض نماز کے درمیان کلام کرنا بالکل جائز نہیں یہاں تک کہ جو لوگ سنت پڑھ کر فرض کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہوں ان سے سلام کرنا بھی نہ چاہئے۔

**جواب:**۔ اتنی بات درست ہے کہ فرض و سنت کے درمیان یہود و کلام اور ادھر ادھر کے جھگڑے چھیڑنا بہت بُرا اور ممنوع ہے خصوصاً صبح کے وقت

جو ایک نہایت متبرک اور ذکر اللہ کے قابل وقت ہے لیکن عزوری گفتگو اور کلام خیر اور دین کی باتیں فجر کی سنتیں پڑھنے کے بعد بھی جائز ہیں اور ایسے وقت میں السلام علیکم کو منع کرنا تو بالکل جہالت ہے، سلام بھی تو خدا کا ذکر ہے اس کو ہرگز نہ چھوڑنا چاہئے۔

**حدیث اول :-** عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اگر میں جاگتی ہوتی تو مجھ سے باتیں کرنے لگتے ورنہ (خاموش) لیٹ جاتے یہاں تک کہ آپ کو نماز فرض کے لئے اطلاع کی جاتی (بلالؓ کی عادت تھی کہ جب جماعت و تکبیر کا وقت ہو جاتا تو آکر آپ کو اطلاع کر دیتے تھے۔ بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و مؤطا مالک)

**حدیث دوم :-** سہل بن حفظہؓ فرماتے ہیں کہ جب صبح ہوتی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی جگہ تشریف لاتے اور دو رکعت (سنت فجر) پڑھ کر دریافت فرمایا کہ کیا تم نے اپنے سوار کا کچھ پتہ نشان پایا یعنی مسلمانوں کا محافظ سوار جو گھائی پر حفاظت کرنے رات بھر کے لئے گیا تھا واپس آیا کہ نہیں) سب نے عرض کیا کہ کچھ پتہ نشان نہیں دیکھا اس کے بعد نماز (فرض) کے لئے تکبیر کہی گئی یہ ایک بہت طویل حدیث کا ٹکڑا ہے جس میں حالت سفر کے ایک واقعہ کو بیان کیا ہے۔ (ابو حافص)

۲۷ :- نماز ظہر سے پہلے چار سنتیں اگر جماعت کی عجلت میں چھوٹ جائیں

تو فرض کے بعد اول ان کو قضا کرے یا ظہر کے بعد کی معمولی دو رکعتوں کو  
مقدم کرے۔

**جواب :-** جائز تو دونوں صورتیں ہیں خواہ ان کو اول پڑھے یا ان کو،  
لیکن اس امر میں علماء میں اختلاف ہے کہ بہتر کونسی بات ہے زیادہ راجح  
اور قوی قول یہ ہے کہ معمولی دو رکعت کو مقدم کرے اور چار کو اس کے بعد  
قضا کرے۔

**حدیث :-** عائشہ فرماتی ہیں کہ اگر کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی  
چار رکعتیں ظہر سے پہلے چھوٹ جاتی تھیں تو آپ ان کو ظہر کے بعد کی دو  
سنتوں سے پیچھے ادا فرما لیتے تھے۔ (ابن ماجہ)

**ع ۲۸ :-** فرض پڑھنے کے بعد اکثر لوگ اپنی جگہ سے ہٹ کر سنت و نفل  
پڑھتے ہیں یہ کوئی شرعی حکم ہے یا لوگوں کا ایجاد ہے۔

**جواب :-** یہ حکم سرور کائنات علیہ السلام کا ہے کہ جس جگہ فرض پڑھا ہو  
وہاں سے کسی قدر ادھر ادھر ہو کر سنت و نفل پڑھے اسی جگہ نہ پڑھے البتہ  
اگر فرض کے بعد کچھ کلام کر لیا ہے تب جگہ بدلنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سنت  
و فرض میں جو فصل و فرق جگہ بدل کر کرانا مقصود تھا وہی فصل کلام و گفتگو  
سے بھی حاصل ہو گیا۔

**حدیث اول :-** ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے



فرمایا کہ کیا تم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ جب رخصت کے بعد سنت و نفل نماز پڑھنے لگو تو ذرا آگے پیچھے یا دائیں بائیں کو ہٹ جاؤ۔ (ابوداؤد ابن ماجہ)

**حدیث دوم**۔ علیؑ نے فرمایا ہے کہ مسنون یہ ہے کہ امام نفل و سنت نہ پڑھے جب تک کہ اپنی جگہ سے ہٹ نہ جائے۔

(ابن ابی شیبہ و ابوداؤد از مغیرة منقطعاً)

**۲۹**۔ نماز پڑھنے والے کے سامنے اگر کوئی شخص چارپائی یا زمین پر لیٹا رہے تو لیٹنے والے کو کچھ گناہ ہوگا یا نہیں اور نمازی کی نماز میں خلل آئے گا یا نہیں۔

**جواب**۔ نہ تو لیٹنے والے کو کچھ معصیت ہوتی ہے اور نہ نماز میں کچھ نقصان آتا ہے اس طرح لیٹنا بلا مضائقہ جائز ہے۔

**حدیث اول**۔ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو زتہجیر کی نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے اور دیوار قبلہ کے درمیان میں ایسی طرح سامنے لیٹی رہتی تھی جیسے جنازہ سامنے رکھا جاتا ہے پس جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھ کو بھی جگا دیتے اور میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

(بخاری و مسند ابوداؤد و مؤطا و نسائی)

۱۵ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخر شب میں وتر پڑھا کرتے تھے اور یہی سنون ہے لیکن جس کو جاگنے پر بھر دینا ہو اس کو اول شب میں پڑھ لینا بہتر ہے ۱۲

**حدیث دوم:** عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو تہجد کی) نماز پڑھتے رہتے تھے اور میں آپ کے اور قبلہ کے درمیان میں چار پائی پر لیٹی رہتی تھی۔ (بخاری و مسلم)

**۳۔** نمازی کے سامنے ہے اگر کوئی شخص نکل جائے تو نمازی کی نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں اور اگر نماز پڑھنے والا گزرنے والے کو اشارہ وغیرہ سے خود ہی روک دے تو نماز میں اس اشارہ سے کچھ نقصان آئے گا یا نہیں۔

**جواب:** کسی کے سامنے سے گزر جانے سے نماز نہیں فاسد ہوتی صرف گزرنے والے کو بہت سخت گناہ ہوتا ہے۔ اگر عمداً گزرا ہو۔ نماز پڑھنے والے کے لئے اجازت ہے کہ وہ صرف اشارے سے یا صرف تسبیح سے (یعنی سبحان اللہ کہہ کر) گزرنے والے کو روک دے لیکن یہ روکنا کوئی ضروری اور لازمی نہیں بلکہ اگر روکنا چاہے تو اجازت و رخصت ہے۔

**حدیث:** ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (سامنے سے گزر جانے سے) کوئی چیز نماز کو نہیں کھوتی البتہ مقبوضہ گزرنے والے کو روک دینا چاہئے (یعنی سبحان اللہ کہہ کر یا اشارے سے) کیونکہ گزرنے والا شیطان ہے (یعنی شیطان کی طرح نمازی کے خیال کو منتشر کرنا اور خیال اور توجہ الی اللہ کو ہٹانا چاہتا ہے۔

(بخاری و مسلم و موطا امام مالک و نسائی و ابوداؤد و ابن ماجہ)

ع ۳۱۔ مصلے اور جانماز پر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے یا کسی قسم کی  
جراتی ہے۔

جواب :- اگرچہ بہت زیادہ تواضع زمین پر نماز پڑھنے میں ہے لیکن جانماز  
وغیرہ پر بھی بلا کراہت و مذمت صحیح و درست ہے خواہ وہ نماز کپڑے کی  
قسم سے ہو یا کبھی گھاس سے بنی ہو۔

حدیث اول :- انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمرہ  
یعنی چھوٹے مصلے پر نماز پڑھا کرتے تھے (طبرانی فی الکبیر والاصول)  
حدیث دوم :- میمونہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے  
رہتے تھے اور میں آپ کے برابر لیٹی رہتی تھی حالانکہ میں حالتہ ہوتی تھی اور  
اکثر آپ کا کپڑا (یعنی دامن یا پتہ اسی نماز کی حالت میں) مجھ پر گر جاتا تھا  
اور آپ خمرہ (یعنی چھوٹے مصلے) پر نماز پڑھا کرتے تھے۔

راوداؤد و بخاری و طبرانی بروایت انسؓ

حدیث سوم :- مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
بوریتے اور دباغت دیتے ہوئے پوستین پر نماز پڑھ لیتے تھے۔ (راوداؤد)

ع ۳۲ :- اگر کسی شخص کی کوئی معمولی عبادات اور وظیفہ اتفاقیہ رات کو قضا  
ہو جائے تو اس کی کوئی ایسی تدبیر ہو سکتی ہے کہ عند اللہ قضا نہ شمار ہو بلکہ

لہ گھاس یا درخت کی پتی شاخوں سے بویا میں کر اس کو دھلگے سے بانڈھتے ہیں اسکو خمرہ کہتے ہیں

ادا ہو جائے۔

**جواب:** اس کی نہایت عمدہ تدبیر یہ ہے کہ اگلے روز دوپہر سے پہلے پہلے اس عبادت اور وظیفہ کو پورا کرے وہ بالکل ایسا ہی اثر اور ثواب رکھے گا جیسا کہ وقت پورا ہونے میں ہوتا ہے۔

**حدیث:** حضرت عمر فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رات کو اپنا پورا وظیفہ یا کسی قدر پڑھنے سے پہلے جس شخص کی آنکھ لگ جائے اگر وہ اس کو رات گئے روز فجر اور ظہر کی نماز کے وقت کے درمیان میں پڑھ لے تو اس کا ویسا ہی ثواب لکھا جاتا ہے کہ گویا اس نے رات ہی کو پڑھا ہے۔

رموطا و ترمذی و نسائی و ابوداؤد و مسلم

**ع ۳۳:** زوجہ اپنے خاوند سے پوچھے کہ آج دیر کر کے کیوں باہر سے آئے ہو

تو جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:** جائز ہے بشرطیکہ تہذیب سے سیدھی طرح پوچھے۔ یہ نہیں کہ اس کے پیچھے پڑ جائے آج کہاں مر گیا تھا کیا ہو گیا تھا۔

**ع ۳۴:** عشا کی نماز کے بعد قرآن شریف سننا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:** قرآن مجید ذکر الہی و عطا و درس وغیرہ نیک باتیں عشا کے بعد جائز ہیں لیکن دنیا کے جھگڑے اور باتیں اور قصہ کہانی عشا کے بعد جائز نہیں بہت مکروہ ہے۔

۳۵۔ عورت کو نا محرم مرد سے قرآن شریف سُننا جائز ہے یا نہیں۔  
**جواب** :- پڑھنے اور سُننے والے دونوں نیک ہوں اور فتنہ فساد کا اندیشہ  
 نہ ہو تو جائز ہے۔

**حدیث** :- عائشہؓ کہتی ہیں کہ ایک روز عشا کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو مکان پر آنے میں دیر ہوتی ہیں انتظار کرتی رہی جب آپ تشریف لائے تو  
 میں نے عرض کیا کہ یا حضرت آج کہاں دیر لگی۔ آپ نے فرمایا کہ ایک ایسے  
 خوش آواز کا قرآن شریف سُننے لگا تھا جس کی مانند خوش آواز اور عمرگی سے پڑھنے  
 والا نہیں سُننا (عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) پھر ہم دونوں اُٹھ کر ایسی جگہ کھڑے  
 ہوئے جہاں پر ان کی آواز سُنائی دیتی تھی۔ تھوڑی دیر میں آپ نے فرمایا  
 کہ شخص سالم ہے ابو حذیفہؓ کا مولیٰ (یعنی غلام آزاد کردہ) خدا کا شکر ہے  
 کہ اُس نے میری اُمت میں ایسے اچھے بندے پیدا فرمائے۔ (ابن ماجہ)  
**۳۶۔** قرآن مجید کو بلا وضو کے پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب** :- پڑھنا جائز ہے لیکن ہاتھ سے چھونا جائز نہیں، غلاف میں ہو  
 تو مضائقہ نہیں غسل کی حاجت میں حفظ پڑھنا بھی جائز نہیں۔

**حدیث اول** :- ابو سلام فرماتے ہیں کہ مجھ سے بعض صحابہ نے بیان کیا  
 ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا اور پھر وضو اور

استخا کرنے سے پہلے ہی قرآن مجید کی چند آیتیں پڑھیں :- (احمد)  
**حدیث دوم :-** علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء  
 سے نکلنے کے بعد ہی قرآن پڑھ لیتے اور گوشت کھا لیتے تھے اور جنابت کے  
 سوا کوئی چیز آپ کو قرآن سے نہیں روکتی تھی۔ (نسائی وابن ماجہ  
 ۳۷) قرآن شریف پڑھنے والے کو کسی ضرورت سے خاموش کر دینا  
 اور کہہ دینا کہ بس کرو جائز ہے یا اس سے گنہگار ہوتا ہے کہ اُس نے نیک  
 کام سے روک دیا۔

**جواب :-** اس صورت میں کچھ گناہ نہیں ہوتا۔ گناہ جب ہے کہ بلا ضرورت  
 روکے یا کچھ بُرائی اور نفرت دل میں لاتے۔ (نعوذ باللہ)

**حدیث :-** عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن پڑھ کر مجھ کو سناؤ، میں نے عرض کیا کہ یا حضرت  
 آپ کو کیا سناؤں آپ پر تو قرآن ہی نازل ہوا ہے یعنی آپ کو دوسروں  
 سے سننے کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ پسند ہے کہ دوسروں  
 سے قرآن سنوں پس میں نے سورۃ نسا پڑھنی شروع کی یہاں تک کہ جب  
 اس آیت پر پہنچا **فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ کُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیدٍ وَجِئْنَا بِکَ**

۱۔ پس کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہم ہر قوم سے گواہی دینے والے لائینگے اور (ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم کو  
 ان سب پر گواہ بنا کر لائینگے سورۃ نسا رکوع ۶۔ قیامت کے روز ہر امت کا حال اسکے نبی اور معتبر  
 صالحین سے دریافت کیا جائیگا اور ان سب کی تصدیق کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلائے جائینگے ۱۱

علیٰ ہُوَ لَا شَهِيدًا ○ آپ نے فرمایا کہ اب بس کرو میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے (بخاری و مسلم و ترمذی)

## جمعہ اور خطبہ

۳۸۔ جمعہ کے روز خط بنوانا، ناخن وغیرہ ترشوانا کچھ ثواب ہے یا اسکے لئے سب دن برابر ہیں۔

جواب: جمعہ کے روز ان امور کو کرنا مسنون ہے لہذا جمعہ کے دن کرنے میں نہایت ثواب اور فضیلت حاصل ہوگی جو دوسرے ایام میں نہیں مل سکتی۔  
حدیث:۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز نماز کو جانے سے پہلے ناخن ترشواتے اور داڑھی میں سے رچھوٹے بڑے برابر کرنے کے لئے چند بال (کٹواتے تھے۔ (بزار و طبرانی فی الاوسط)  
۳۹۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعظ و نصیحت کبھی منبر پر بیٹھ کر بھی فرماتے تھے یا ہمیشہ خطبہ کی طرح کھڑے ہو کر وعظ و تلقین کرتے تھے۔

جواب:۔ بعض دفعہ آپ بیٹھ کر بھی نصیحت فرماتے تھے۔

حدیث:۔ ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور ہم آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ (بخاری)

۴۰۔ خطبہ پڑھتے ہوئے ہاتھ میں عصا اور چھتری لینی جائز ہے یا نہیں۔  
**جواب** :- یہ امر سنون ہے جو ملک صلح سے قبضہ میں آتا وہاں صحابہ عصا  
 یا کمان ہاتھ میں لے کر خطبہ پڑھتے تھے اور جو شہر جنگ کے بعد فتح ہوتے  
 تھے وہاں تلوار برہنہ نہیں کاٹھی اور غلاف میں، ہاتھ میں لے کر خطبہ  
 سناتے تھے۔

**حدیث** :- برآء فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست  
 مبارک میں کمان یا عصا لے کر خطبہ سنایا۔  
 را بن ابی شیبہ و ابوداؤد بروایت حکم بن حزن

## زکوٰۃ کا حکم

۴۱۔ اگر کوئی شخص سال ختم ہونے سے پہلے ہی زکوٰۃ دیدے یا چند  
 سال آئندہ کی زکوٰۃ اسی وقت دینا جائز ہے تو دے سکتا ہے یا نہیں۔  
**جواب** :- جس شخص کے پاس مال بقدر نصاب زکوٰۃ یعنی ۵۲<sup>۵۲</sup> سے  
 بالفعل موجود ہے وہ سال تمام ہونے سے پہلے اُس کی زکوٰۃ بلکہ آئندہ کسی  
 سال کی زکوٰۃ بھی دے سکتا ہے اور موجودہ روپیہ سے زیادہ کی زکوٰۃ بھی  
 ادا کر سکتا ہے مثلاً اشوال کے مہینے میں سال بھر پورا ہو کر زکوٰۃ واجب ہوگی  
 لے مروجہ روپیہ سے اگر کچھ کم مانا جائے تو تین روپیہ بارہ آنہ پر ہوگی۔



یہ نیک بندہ محرم ہی کے ہینہ میں یا رجب میں ادا کرنا چاہئے تو ادا کر سکتا ہے۔ اسی طرح آئندہ چند سال کی زکوٰۃ بھی اسی وقت ادا کر سکتا ہے اور جس کے پاس مثلاً دو سو روپیہ موجود ہے اور کہیں سے اور مال ملنے کی امید بھی ہے تو اگر یہ شخص ابھی سے پانسو روپیہ یا ہزار روپیہ کی پیشگی زکوٰۃ ادا کر دے تو جائز و درست ہے۔

**حدیث:** حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت چاہی، اس خیال سے کہ نیک کام میں جہاں تک عجلت ہو بہتر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی راہی داؤد و ترمذی و ابن ماجہ۔  
**کلمہ:** زکوٰۃ صرف نقد روپیہ اور سونے چاندی پر آتی ہے یا کسی اور جنس کے مال میں بھی آتی ہے۔

**جواب:** نقد روپیہ اور سونے چاندی پر ہر طرح زکوٰۃ واجب ہے خواہ کسی نیت سے رکھا ہو مکان بنانے کو یا شادی کرنے کو یہاں تک کہ اگر مسجد بنانے یا حج کرنے کی نیت سے بھی رکھا ہو تو سال گزر جانے پر زکوٰۃ واجب ہوگی اور دوسری قسم کے مال میں صرف اُس صورت میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے کہ اُس کو تجارت کی غرض سے رکھا ہو مثلاً ہزار روپیہ کی لکڑی یا کپڑا تجارت کے لئے بھر رکھا ہے تو ہزار روپیہ کی زکوٰۃ دینی ہوگی اور اگر لکڑی

مکان بنانے یا جلانے کے واسطے اور کپڑا پہننے یا شادی وغیرہ کے سامان کا ہے تو زکوٰۃ نہ آئے گی۔

**حدیث:** سمرہ بن جندبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو اس مال سے زکوٰۃ نکالنے کا حکم فرمایا کرتے تھے جس کو ہم تجارت کے لئے رکھتے تھے۔ (ابو حنیفہ)

## روزے کے مسائل

**۴۳۔** روزے میں شدتِ تشنگی اور گرمی وغیرہ کی وجہ سے بدن پر تر کپڑا لپیٹ لینا یا سر پر بار بار پانی ڈالنا مکروہ ہے یا نہیں۔

**جواب:** صحیح قول علمائے حنفیہ کا بھی یہی ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک بھی روزے میں یہ امور جائز و درست ہیں کسی قسم کی کراہت نہیں۔

**حدیث:** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عسج میں دیکھا کہ شدتِ تشنگی (یا گرمی) کی وجہ سے آپ کے سر پر پانی ڈالا جاتا تھا۔ (ابوداؤد موطا)

**۴۴۔** روزہ دار کو سرمہ لگانا مکروہ ہے یا نہیں یا روزہ بالکل ہی جاتا ہے۔

**جواب :-** روزے کی حالت میں سرمہ لگانے سے روزہ میں کچھ بھی حلال نہیں آتا نہ روزہ جاتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔ اگر سرمہ لگانے کے بعد سو جائے یا سرمہ کی سیاہی کا اثر ٹھوکنے میں حلق سے ظاہر ہو تب بھی کچھ کراہت وغیرہ نہیں ہے۔

**حدیث اول :-** عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کی حالت میں سرمہ لگایا ہے۔ (ابن ماجہ)

**حدیث دوم :-** ابو رافع سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے میں آنکھ کا سرمہ لگاتے تھے۔ (طبرانی و بیہقی و ابوداؤد و انیس)

**حدیث سوم :-** انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری آنکھ میں تکلیف ہے کیا سرمہ لگا لوں حالانکہ روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں لگا لو (ترمذی) **۴۵ :-** اگر کسی روزہ دار شخص کو جنابت کی حالت میں یعنی غسل کی ضرورت میں صبح صادق ہو جائے اور اس کے بعد غسل کرے تو اس دن کا روزہ صحیح ہوگا یا نہیں یا کسی قدر نقصان آجائے گا۔

**جواب :-** حالت جنابت میں صبح صادق ہو جانے سے روزہ میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہیں آتا خواہ احتلام کی وجہ سے غسل کی ضرورت ہو یا صحبت و جماع سے۔ یہ مسئلہ قرآن مجید کے اشارہ سے بھی ثابت ہے اور

حدیث شریف میں بھی اس کا صاف بیان ہے۔

**حدیث اول:** عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے دروازہ پر کھڑے

ہو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھ کو حالت جنابت میں

صبح ہو جاتی ہے اور روزہ کا ارادہ ہوتا ہے (کیا روزہ صبح ہو سکتا ہے یا

نہیں) آپ نے فرمایا کہ مجھ کو بھی حالت جنابت میں صبح ہو جاتی ہے اور

روزہ کا ارادہ ہوتا ہے غسل کر لیتا ہوں اور روزہ بھی رکھ لیتا ہوں۔ اس

شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہمارے مثل نہیں ہیں خدا تعالیٰ نے

آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمادیئے ہیں (یعنی آپ اگر ایسا کریں تو

کیا مضائقہ ہے ہمارے لئے حکم فرمائیے) آپ خفا ہوئے اور فرمایا کہ مجھے

امید ہے کہ میں تم لوگوں سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہوں اور قابل اتباع

امور کا زیادہ عالم ہوں (یعنی تم اس قدر ڈرنے والے اور عالم نہیں پس میں

کوئی ایسا امر نہیں کر سکتا جو عند اللہ ناپسندیدہ اور دوسروں کے لئے

ناجائز ہو بلکہ سب کا یہی حکم ہے کہ روزہ میں کچھ نقصان نہیں آتا (ابوداؤد)

**حدیث دوم:** ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا

کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کی ضرورت میں (رمضان میں) صبح

ہو جاتی تھی اور ضرورت بھی صحبت کی وجہ سے ہوتی تھی۔ اختلاف سے نہیں

پھر آپ غسل فرماتے اور روزہ بھی رکھتے۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و نسائی و ترمذی  
و ابن ماجہ)

۲۶۔ اگر روزے میں بھول کر کچھ کھالے یا پی لے تو روزہ رتہا ہی با نہیں۔  
**جواب** :- بھول کر کھانے پینے سے روزے میں کسی قسم کا خلل نہیں ہوتا  
 البتہ یاد آنے کے ساتھ فوراً ہی چھوڑ دے جو کچھ منہ میں ہو اس کو بھی گرا دے  
 اور روزہ تمام کر لے۔

**حدیث** :- ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ہے کہ جو شخص روزہ دار ہو اور بھول کر کھالے یا پی لے وہ اپنے اسی روزے  
 کو تمام کر لے کیونکہ روزہ فاسد نہیں ہوا بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو کھلا  
 پلا دیا۔ (مسلم ابن ماجہ - ترمذی - ابوداؤد)

۲۷۔ اگر کسی نے پان وغیرہ یا کھانے کی تواضع کی یاد عوت کرنے لگا  
 تو ایسے موقعہ میں اپنے روزہ کو ظاہر کر دینے سے ریا ہوگا یا نہیں اور  
 ثواب کچھ کم تو نہ ہوگا۔

**جواب** :- اس قسم کی ضرورت میں اظہار سے ثواب کم نہیں ہوتا نہ یہ  
 ریا میں داخل ہے اگر نفل روزہ ہو تو اس کو دعوت و تواضع کے عذر سے  
 افطار کر لینا بھی جائز ہے البتہ قضا اس کی لازم ہوگی۔

**حدیث اول** :- ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے کھانے کی طرف بلایا جائے اور روزہ دار  
 ہو تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔ (مسلم - ابوداؤد ترمذی)

حدیث دوم :- عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک روز میں اور حفصہ (عمر کی صاحبزادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ) روزے سے تھیں ہمارے لئے کھانا آیا (یعنی کسی نے بھیج دیا) جس کی ہم کو رغبت ہوئی ہم نے اُس میں سے کھا لیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حفصہ نے جو اپنے باپ کی بیٹی تھیں (یعنی جیسے اُن کے باپ تیز اور جری تھے ایسی ہی یہ تھیں) مجھ سے آگے بڑھ کر (یعنی میرے بولنے سے پہلے ہی) عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم دونوں روزہ دار ہیں اور ہم کو ایک ایسا کھانا مل گیا جس کی ہم کو رغبت ہوئی (پس اب کیا کرنا چاہتے) آپ نے فرمایا کہ اُس کے عوض میں ایک دن روزہ رکھ لینا۔ (ترمذی)

## حج بیت اللہ

۴۸ :- اگر چھوٹی عمر کے نا سمجھ بچے حج میں ساتھ جائیں تو اُن کا حج بھی ادا ہو جاتا ہے یا نہیں اور بعض افعال حج جو ان سے نہ ہو سکیں وہ کیسے ادا کئے جائیں۔

جواب :- بچوں کا بھی حج ادا ہو جاتا ہے اور ماں باپ کو بھی اجر ملتا ہے

۱۔ لیکن اگر بالغ ہونے کے بعد ان کو مقدر ہو کر حج واجب ہو جائے تو یہ حج کافی نہ ہوگا دوبارہ کرنا پڑے گا

جو افعال وہ خود نہ کر سکیں ان کے ماں باپ کر دیں مثلاً لبیک ان کی طرف سے پکار دیں جس جگہ پتھر مارے جاتے ہیں وہاں ان کی طرف سے پتھر پھینک دیں ان کو گود میں لے کر طواف وغیرہ کرادیں احرام باندھ دیں اگر بہت چھوٹا بچہ ہو تو اس کو بالکل برہنہ کر دینا بھی کافی ہے۔

**حدیث اول:** ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ روحا میں سواروں کی ایک جماعت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی ان میں سے ایک عورت نے ایک بچہ کو اٹھا کر کہا کہ یا رسول اللہ اس کا بھی حج ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا کہ ہاں ہو سکتا ہے اور تجھ کو اجر ملے گا۔ (مسلم ابوداؤد و نسائی و ترمذی)

**حدیث دوم:** حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کیا اور عورتیں اور بچے بھی ہمارے ساتھ تھے تو ہم نے بچوں کی طرف سے تلبیہ (لبیک) بھی پڑھ دیا اور رمی بھی کر دی۔ (ابن ماجہ - ترمذی)

**حدیث سوم:** سائب بن یزیدؓ فرماتے ہیں کہ میرے والد رضی اللہ عنہ نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجھ کو بھی حج کرایا جبکہ میری عمر سات سال کی تھی۔ (بخاری و ترمذی)

لے آخر عمر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہزار ہا مسلمانوں کو ہمراہ لیکر حج ادا فرمایا بہت سے لوگ خبر سن کر مدینہ میں آکر آپ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور بعض لوگ وطن سے چل کر مکہ کے بعض راستے میں آپ کے ساتھ ہوتے جاتے تھے چنانچہ یہ لوگ روجاء میں آپ سے ملے ہیں جو مدینہ سے ۳۶ کوس ہیں ۱۱

**۴۹۔** ایک شخص کے ذمہ پرچ بھی فرض ہو چکا ہے اور بالفعل قرض بھی ذمہ پر ہے، روپیہ اس قدر ہے کہ صرف ایک کام ہو سکتا ہے قرض ہی ادا کر لے یا حج ہی، شرعاً کس کو مقدم کرنا چاہئے۔

**جواب:** اول قرض ادا کرنا چاہئے اور پھر جب مقدور ہو جائے تو حج بھی ضرور ادا کر لے۔

**حدیث:** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر حج بھی فرض ہے اور میرے ذمہ پر قرض بھی ہے اور مال اتنا ہے نہیں کہ دونوں ادا ہو جائیں اب فرمائیے کس کو پہلے ادا کروں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ قرض ادا کرو۔ (ترمذی)

**۵۰۔** ایک شخص اپنے ماں باپ کی زندگی میں ان کی نافرمانی کر کے ان کو ایذا دیتا رہا اب مر گئے تو پشیمان ہوتا ہے کیا کوئی ایسی تدبیر ہے کہ اب وہ اس سے راضی ہو جائیں اور یہ نافرمان شمار نہ ہو۔

**جواب:** اس کی تدبیر یہ ہے کہ ان کی طرف سے صدقہ اور خیرات کر کے ثواب پہنچاتے اور ان کی مغفرت کی دعا کرے اور اگر قرض چھوڑ گئے ہوں تو اس کو ادا کرے اور سب سے عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ان کی طرف سے حج ادا کرے جب ان باتوں کی بشارات اور نفع ان کو اس عالم میں پہنچے گا تو وہ خود ہی خوش ہو جائیں گے اور خدا تعالیٰ کے دفتر میں فرمانبردار بیٹوں



میں لکھا جائے گا۔

**حدیث :-** زید ابن ارقمؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے ماں باپ میں سے کسی کی طرف سے حج کرنے تو اس کی طرف سے کافی ہو جائیگا (اور اُس کے بیٹے کو بھی ثواب ملے گا) اور جس کی طرف سے حج کیا ہے اُس کی رُوح کو آسمان پر بشارت دی جائے گی اور عند اللہ فرمانبردار بیٹوں میں لکھا جائے گا اگرچہ پہلے نافرمان تھا۔ (رضیہ)

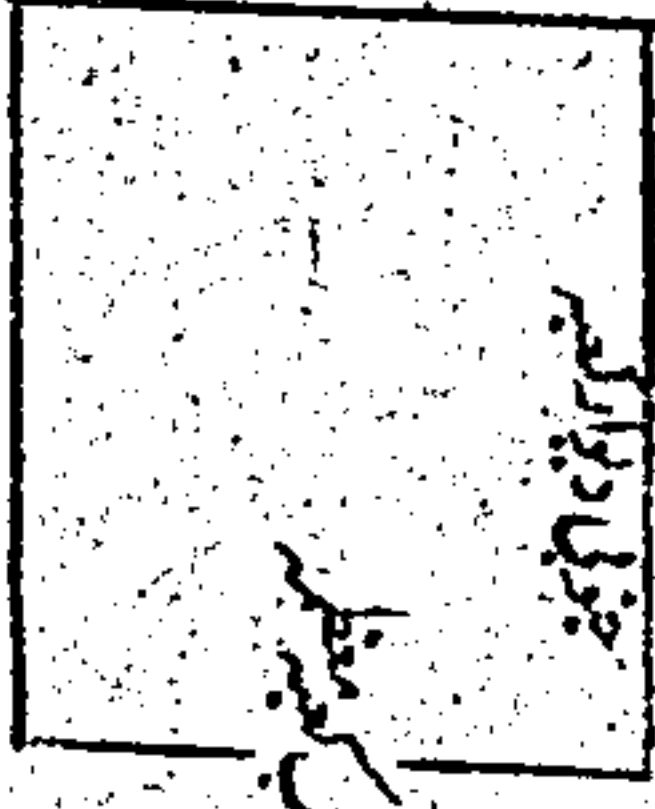
**ع ۱۵ :-** سخاۃ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے کسی خاص وظیفہ اور دُعا کا پڑھنا ضروری ہے یا نہیں۔

**جواب :-** کوئی ذکر اور دُعا ضروری نہیں اگر بالکل خاموش بھی طواف کرتا رہے تو ادا ہو جائے گا اور نہ کوئی خاص دُعا لازم و ضروری ہے البتہ مستحب و مسنون یہ ہے کہ اس متبرک حالت میں کچھ نہ کچھ ذکر خداوندی اور دُعا وغیرہ زبان پر جاری رکھے **رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ** کا پڑھنا طواف میں مسنون ہے۔

**حدیث :-** عبد اللہ بن سائبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے طواف کی حالت و درکنوں کے درمیان میں **رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ** پڑھتے ہوتے سنا ہے۔ (ابو داؤد)

۵۲۔ ایک شخص کا دل خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے اور نماز پڑھنے کو چاہتا ہے مگر لوگ داخل نہیں ہونے دیتے یا موقع نہیں ملتا تو کیا کرے۔

جانب مغرب



جانب مشرق  
جانب مغرب  
جانب شمال  
جانب جنوب

**جواب:** خانہ کعبہ کی شمال کی دیوار

کے برابر ایک دوسری دیوار ہے۔ ان ہر دو دیواروں کے درمیان میں خانہ کعبہ کا پرنا لگتا ہے جس کو میزاب رحمت کہتے ہیں ان دو دیواروں کے درمیان میں داخل ہونے

اور نماز پڑھنے کا بالکل وہی ثواب ہے جو خانہ کعبہ کے اندر عبادت کرنے اور داخل ہونے کا ہے۔ اسی کو حطیم اور حجر بھی کہتے ہیں۔

**حدیث اول:** عائشہ فرماتی تھیں کہ میرا دل خانہ کعبہ میں داخل ہونے

اور اسی میں نماز پڑھنے کو چاہتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو حجر میں (یعنی حطیم میں) جس جگہ دو دیواروں کے درمیان کعبہ شریف کا پرنا لگتا ہے، داخل کر دیا اور فرمایا کہ اگر خانہ کعبہ میں داخل ہونے کی آرزو ہو تو اسی جگہ نماز پڑھ لو کیونکہ یہ بھی کعبہ ہی کا ایک ٹکڑا ہے اور تمہاری قوم (یعنی قریش) کو جب کعبہ بناتے ہوئے خرچ کی کمی ہو گئی تو اس کو بیت اللہ سے بیچ کر دیا۔ (بخاری مسلم ترمذی۔ ابوداؤد)

خانہ کعبہ حضرت آدم سے پہلے فرشتوں نے بنایا پھر اس کا نشان مٹ گیا تو بقیہ

# نکاحِ شادی اور اسکے متعلقاً

۵۳۔ کیا نکاح کرنے میں بھی کچھ ثواب ہے یا یہ دنیا کے اُن کاموں میں داخل ہے جن میں نہ ثواب ہے نہ عذاب۔

بقیہ حاشیہ ص ۵۳) خداوند تعالیٰ کے بتلانے سے آدم علیہ السلام نے بنایا پھر انکی اولاد مرت کرتی رہی نوح کے طوفان میں غرق ہو گیا اور نشان نہ رہا۔ ابراہیم کے زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اُن کو حکم دیا انھوں نے اپنے بیٹے اسمعیل کو ساتھ لیکر بنایا۔ پھر ہمیشہ لوگ مرمت کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے پہلے جب آپ کی عمر ۳۳ سال کی تھی لوگ خوشبو جلا رہے تھے پردوں میں آگ لگ کر کعبہ جل کر اس قدر بودا ہو گیا کہ کبوتر بھی بیٹھتا تو پتھر گرنے لگتے تھے جناب رسول اللہ کی قوم یعنی قریش نے حلال مال کا چندہ جمع کیا اور کعبہ کو بنانا شروع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس تعمیر میں شریک تھے چنانچہ یہ مشہور اور صحیح روایت ہے کہ دوش مبارک پر پتھر اٹھانے سے آپ کے نرم اور نازک کا ندھے کو تکلیف ہونے لگی دیکھ کر آپ کے چچا بھتاس نے فرمایا کہ اپنا تہمد نکال کر کا ندھے پر رکھ لیجئے (اسلام سے پہلے برہمنہ ہو جانے کو اہل عرب کچھ برا نہیں سمجھتے تھے) آپ نے ایسا ہی کیا تو فوراً بیہوش ہو کر گر پڑے اور آنکھیں آسمان کی طرف کھلی رہ گئیں۔ ہوش آیا تو فرماتے تھے کہ میرا تہمد لاؤ تہمد لاؤ۔ اس واقعہ کے بعد آپ نے کبھی تہمد کو علیحدہ نہیں کیا۔ اسی واقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذہانت خداداد کا یہ بھی واقعہ مشہور ہے کہ حجر اسود کو اپنے موقع پر اٹھا کر رکھنے کے لئے جب رؤسائے قریش میں جھگڑا ہوا اور اس متبرک قدم کی فضیلت کا ہر ایک خواہاں ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا جو قبل النبوت بھی صادق اور امین و ذہین مشہور تھے۔ آپ نے فرمایا کہ ایک بڑے کبل میں رکھ کر سب لوگ اٹھا کر لے چلیں، جب دیوار کعبہ کے پاس پہنچے تو فرمایا کہ سب لوگ تہمد کو اپنا تہمد اور وکیل بنائیں میرا کھنا سب کا رکنا ہے (باقی حاشیہ ص ۵۳)

**جواب:** نکاح نہایت محبوب و مسنون ہے اور باعثِ ثواب ہے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، آپ نے اس کی ترغیب دی ہے، اس سے بہت سے معاصی کا اندیشہ رفع ہو جاتا ہے البتہ نکاح صرف حظِ نفس کے خیال سے نہ ہو بلکہ ادائے سنت اور عفت و پرہیزگاری کا خیال ہونا چاہئے نکاح تو ایک مرغوب و مسنون امر ہے جو امور دنیاوی محض مباح ہیں ان کو بھی اگر نیک نیتی اور ثواب کے خیال سے کرے گا تو باعثِ اجر ہوگا۔

(صفحہ ۱۵ کا بقایا حاشیہ)

جائے گا چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور خدا تعالیٰ نے حجرِ اسود کو اپنے موقع پر اپنے حبیب کے ہاتھ سے رکھوا دیا، تعمیر کرتے کرتے مالِ حلال کا چندہ ختم ہو گیا تعمیر کا سب سامان تو موجود تھا مگر چھت پانے کے پتھر وغیرہ کم رہ گئے تو تشریش نے مشورہ کر کے کسی قدر جگہ کعبہ کی چھوڑ کر کعبہ کو چھوٹا کر دیا اور ایک دوسری دیوہ بنا کر وہاں تک پاٹ کر پورا کر دیا خانہ کعبہ کی چھوٹی ہوئی اصل دیوار اور کعبہ میں جو فاصلہ ہے جس جگہ کعبہ معظمہ کا پرناہ گرتا ہے اسی کو عظیم و حجر کہتے ہیں اور بعض احکام میں یہ بھی کعبہ سمجھا جاتا ہے چنانچہ طواف کرنے کے وقت اس سے باہر کو طواف کرتے ہیں۔ رسول مقبول کی وفات کے بعد عائشہؓ کے بھانجے عبداللہ بن زبیر نے اپنی خلافت کے زمانے میں کعبہ کو درست کر کے پورا بنا دیا تھا اور اس باقی ماندہ جگہ کو بھی اندر لے لیا تھا اور بالکل ایسا ہی بنا دیا تھا جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے وقت میں تھا۔ حجاج بن یوسف ظالم نے ان کو ۳۰ھ میں شہید کر دیا تو ان کی مخالفت اور ضد کی وجہ سے خانہ کعبہ کو بھی از سر نو پہلے طریق پر بنا دیا اور جگہ پہلے چھوٹی ہوتی تھی سب کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد زمانہ ہارون رشید یہ مسئلہ پیش ہوا اور امام مالکؒ سے دریافت کیا گیا کہ خانہ کعبہ اسی حالت پر رہے یا بنا خلیل کے موافق کر دیا جائے تو امام مالکؒ نے فرمایا کہ اگر ایسا کیا گیا تو ہر بادشاہ طرز پر بنوانا رہے گا ۱۲ :

**حدیث اول :-** عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جوان لوگو جو شخص تم میں سے نکاح کا مقدر رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ نکاح کرے اس لئے کہ وہ نظر کو نیچی کرنے والا اور شرکاء کو رگناہ و حرام سے بچانے والا ہے اور جس شخص کو مقدر نہ ہو (یعنی مہر وغیرہ کی طاقت نہ ہو) اس کو لازم ہے کہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کے لئے خصی ہونے ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد)

**حدیث دوم :-** ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ میں شخص ایسے ہیں کہ ان کی مدد کرنا خدا تعالیٰ نے اپنے ذمہ پر لے لیا ہے (اول) خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا (دوم) وہ مکاتب جو ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ (سوم) وہ نکاح کرنے والا جو پرہیزگاری (اور گناہ سے بچنے) کی نیت رکھتا ہو۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ)

**حدیث سوم :-** ابو ایوبؓ فرماتے ہیں کہ چار باتیں انبیاء کی سنت ہیں۔ حیا کرنا، خطر نگانا، مسواک کرنا، نکاح کرنا۔ (ترمذی)

**۵۲ :-** عقد نکاح کے وقت اگر جگہ کسی قدر خرابی یا خرابی کا دستور ہے یہ اٹھانا اور ایسے خرما کا لینا درست ہے یا نہیں۔

**جواب :-** یہ فعل جائز و مسنون ہے اور ایسے خرما کو لوٹ لینے میں کچھ حرج

۱۲۔ بین نامیروں پر بڑی نذر نہیں پڑتی اور زنا سے بچتا رہتا ہے ۱۲

۱۳۔ مکاتب وہ غلام ہے جس سے مالک نے معاہدہ کر لیا ہو کہ اس قدر مال دیدو تو تم آزاد ہو

اور برائی نہیں البتہ اگر آدمیوں کی تکلیف اور گرنے پڑنے کا اندیشہ ہو تو نہ کرنا چاہئے۔

**حدیث:** عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کا نکاح کرتے یا خود اپنے نکاح کرتے تو خرما بکھیر دیتے تھے۔ یعنی پھینک کر کٹا دیتے تھے۔ (بیہقی)

**۵۵:** نکاح اور دوسری خوشی یا عید وغیرہ میں مبارکباد دینا جائز ہی یا نہیں۔

**جواب:** اس قسم کے مواقع اور خوشی میں مبارکباد دینا مستحب و مسنون ہے۔

**۵۶:** خوشی کی خبر لانے والے کو کچھ انعام دینا جائز ہے یا ممنوع۔

**جواب:** جائز ہے بلکہ مسنون، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

صاحبزادہ ابراہیم کے تولد کی خوشخبری سنانے کے صلہ میں ابورافع کو ایک

غلام اور کچھ کپڑا انعام دیا تھا۔

**حدیث اول:** عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بھائی، سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نکاح کرے

تو اس کو یہ دعا دیا کرو **بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا**

**فِي خَيْرٍ** یعنی خدا تعالیٰ تمہارے واسطے برکت کرے اور دونوں میں بہبودی

اور اتفاق رکھے۔ (ترمذی و ابوداؤد و طبرانی)

**حدیث دوم:** کعب بن مالکؓ را اپنی توبہ قبول ہونے کے طویل قصہ میں فرماتے ہیں کہ میں نے ایک چلا تے ولے کی آواز سنی کہ اے کعبؓ تم کو بشارت ہو جس کی میں نے آواز سنی تھی جب وہ میرے پاس آیا تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کو (بطور انعام) دیدتے اور قسم خدا کی اُس روز میرے پاس اُنکے سوا کپڑے نہیں تھے پس میں نے کپڑے مستعار رہانگے ہوئے، لیکر پہنے اور جا کر مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم را اور بہت سے صحابہ بیٹھے ہوتے تھے (مجھ کو دیکھ کر) طلحہ بن عبد اللہ دوڑ کر اُٹھے اور مصافحہ کیا اور مبارکباد دی۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد)

**۵۷:** شادی اور نکاح وغیرہ کی تقریب پر مکان اور کپڑے وغیرہ درست کرنا اور کچھ جہیز بیٹی کو دینا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:** یہ امور مسنون ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینبؓ کو ایک کنٹھا رہا، اور فاطمہؓ کو چادر، تکیہ، مشکیزہ اور چکی وغیرہ جہیز میں دی تھی البتہ داہیات رسوم کی پابندی یا فضول خرچی کرنا اور

سہ غزوہ تبوک میں شریک ہونے سے کہ ابن مالکؓ اتفاقاً رہ گئے خدا تعالیٰ کو ناپسند ہو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں واپس آئے تو بحکم خداوندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو ان سے ہلنے کی قطعاً ممانعت کر دی۔ پچاس روز کے بعد قرآن شریف میں انکی صفائی نازل ہوئی جس کی خوشخبری میں انہوں نے کپڑے دیدائے ۱۲ سیدہ صغیرہؓ نے

فخر و ناموری کے لئے ایسے امور کرنا ممنوع و مہجوب ہیں۔

**حدیث:** امّ سلمہ فرماتی ہیں کہ ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فاطمہ کو علیؑ کے پاس رخصت کرنے کے لئے جہیز (سامان) کر دو پس ہم نے مکان کو اطرافِ بطنائی نرم مٹی سے لپیپ دیا پھر دو تکیوں میں اپنے ہاتھ سے دھن کر چھال بھردی پھر غرما اور کشمش کھائے اور میٹھا پانی پیا اور ایک لکڑی گھر کے کونے میں لگا دی جس پر کپڑے ڈالے جائیں اور مشکینہ لٹکایا جائے (امّ سلمہؓ کہتی ہیں کہ) اس سے اچھی شادی ہم نے کوئی دیکھی ہی نہیں (یعنی بابرکت اور بے تکلف سادہ راجہ)۔

**۵۸۔** اگر کسی شخص کے دو تین زوجہ ہوں اور ان میں سے کوئی اپنی نوبت (یعنی رات کو رہنے کی باری) دوسری زوجہ کو دے دے تو یہ دینا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:** اگر بلا جبر و اکراہ برضا و رغبت اپنی باری دوسری کو بخش دے تو صحیح و درست ہے اور ایسی حالت میں مرد اگر اس کی نوبت میں بھی دوسری بی بی کے پاس رہیگا تو اس کو کچھ گناہ نہ ہوگا کیونکہ جس کا حق تھا اسی نے دوسرے کو دے ڈالا مگر ہاں عورت کو یہ حق حاصل ہے کہ جب چاہے اپنی دی ہوئی اجازت واپس لے لے یعنی اب آئندہ سے اپنی باری اس کو نہیں

لہ بطحا ایک بڑے نالہ کا نام ہے اس کے کناروں پر سے مٹی نکال کر گھروں کو لپیپ لیتے تھے ۱۲



دیتی میرے نمبر میں میرے پاس رہا کرو۔

**حدیث:** عائشہ فرماتی ہیں کہ سووہؓ جب بوڑھی ہو گئیں تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، میں نے اپنی باری عائشہؓ کو بخش دی اس کے بعد، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہؓ کے حقے میں دو روز لگاتے تھے ایک خود عائشہؓ کا دن اور ایک سووہؓ کی باری کا دن۔

(بخاری مسلم ابن ماجہ ابوداؤد ترمذی بہ تغیر)

**۵۹:** حالتِ حیض میں خاوند کو عورت کے پاس لیٹنا اور اس کے بدن کو ہاتھ لگانا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:** ایامِ حیض میں صرف صحبت حرام ہے۔ ناف سے زانو تک بدن چھوڑ کر باقی کو چھونا اور مس کرنا نیز اس کے ساتھ لیٹنا، بدن ملانا سب اُمور جائز ہیں۔

**حدیث اول:** زید بن اسلمؓ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حالتِ حیض میں مجھ کو میری زوجہ سے کونسی باتیں حلال ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کے تہمت (پاجامہ) کو باندھ کر اوپر کے بدن سے تم کو اختیار ہے۔ (موطا)

**حدیث دوم:** انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ سے دریافت کیا کہ حالتِ حیض میں عورتوں سے کیا معاملہ

چاہتے، آپ نے فرمایا کہ جماع کے سوا سب کچھ کرو (یعنی لیٹنا، بیٹھنا، بوسہ وغیرہ، کھانا پینا سب امور جائز ہیں، یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے۔

(مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۶۰۔ پچھرا ہونے کے بعد اس کے کان میں اذان کہنے کا دستور ہے اس میں کچھ ثواب ہے یا نہیں۔

جواب :- بلاشبہہ دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہنا باعث ثواب اور مسنون و مستحب ہے۔

حدیث :- ابو رافعؓ کہتے ہیں کہ جب فاطمہؓ کے بطن سے حسن بن علیؑ تولد ہوتے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اُن کے کان میں نماز کی اذان پڑھی یعنی وہی معمولی اذان جو نماز کے لئے پکاری جاتی ہے۔ (ترمذی و ابوداؤد)

۶۱۔ لڑکے کے عقیقہ میں صرف ایک بکری بھی کافی ہو سکتی ہے یا دو جانور ہونا اور نہ ہونا بھی ضروری ہے۔

جواب :- لڑکے کے لئے کچھ نر کی ضرورت اور تخصیص نہیں بلکہ نر و مادہ برابر ہیں البتہ لڑکوں کے عقیقہ میں بہتر یہ ہے کہ دو جانور ہوں اگر ایک

۱۔ اس مضمون کی روایت کتب حدیث خصوصاً صحاح ستہ میں بکثرت موجود ہیں ایک

خاص مصلحت سے صرف ان ہی دو کو منتخب کر کے اکتفا کیا ۱۲

یہی ذبح کر دیا جاتے تو کافی ہے اور عقیقہ کی سنت اُس سے بھی ادا ہو جاتی۔  
**حدیث:** علیؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسنؑ کے عقیقہ  
 میں ایک بکری ذبح فرمائی اور فرمایا کہ اے فاطمہؑ بچہ کا سر موٹو وا اور اُس  
 کے ہموزن چاندی خیرات کرو اور علیؑ فرماتے ہیں کہ ہم نے حسنؑ کے بالوں  
 کو وزن کیا تو اُن کا وزن ایک درہم تھا یا کسی قدر کم (ترمذی)۔  
**۶۲۔** بچہ پیدا ہونے کے کتنے روز بعد عقیقہ ہونا چاہئے جو انی میں  
 بھی عقیقہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔ سننا ہے کہ جناب رسالت مآب نے اپنا  
 عقیقہ خود کیا تھا۔

**جواب:** سب سے بہتر ساتواں روز ہے اگر نہ ہو سکے تو چودھویں اور  
 اکیسویں روز کیا جاتے، اُس کے بعد سات ہفتے یا سات ماہ یا سات سال  
 پر کرنے سے عقیقہ کی فضیلت و سنت ادا نہیں ہوتی اگرچہ مسلمانوں کو کھانا  
 کھلانے کا ثواب اُس وقت بھی ہو جاتے گا۔ حضرت خاتم النبوت کے خود  
 اپنا عقیقہ کرنے کی روایت صحیح و معتبر نہیں۔

**حدیث:** بریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 ہے کہ عقیقہ کا چاروں ساتویں روز ذبح کیا جائے یا چودھویں یا اکیسویں۔

رطب رانی فی الاوسط

**۶۳۔** ولد الزنا پر ماں باپ کے فعل کا کچھ اثر اور گناہ رہتا ہے یا نہیں۔

سنتے ہیں ولد الزنا والدین کے ساتھ دوزخ میں جائے گا۔

**جواب :-** اُس غریب بے قصور پر کچھ گناہ نہیں البتہ ماں باپ کے ہمراہ دوزخ میں جب جائے گا کہ اُن کی طرح بُرے عمل کرتا رہے اور توبہ نہ کیے۔ اس کے پیچھے نماز مکروہ ہونے کی یہ وجہ ہے کہ اکثر ایسے لڑکوں کا کوئی خیرگیار اور سرپرست نہیں ہوتا وہ بالکل جاہل ناواقف رہتے ہیں اس کے علاوہ عام طبیعتوں میں اُس کی طرف سے کچھ ایسی ذلت اور حقارت و نفرت ہوتی ہے کہ اس کی امامت سب کو ناگوار گزرتی ہے بشریعت میں ان وجوہ سے اس کی امامت کو مکروہ کیا گیا ہے کسی اُس کے قصور کی وجہ سے نہیں۔

**حدیث :-** عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولد الزنا پر اُس کے والدین کے گناہ کا بالکل بار نہیں رہتا یعنی اُن کے گناہ کا بوجھ اُس کے ذمہ پر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ (حاکم)

**۶۲ :-** ہم نے وعظ میں سنا ہے کہ ستاری اور پردہ پوشی کے خیال سے قیامت کے روز خدا تعالیٰ لوگوں کو اُن کے باپ کے نام سے نہ پکارے گا۔ بلکہ ماں کے نام سے (مثلاً حامد پسر زینب)

**جواب :-** یہ بات صحیح نہیں بلکہ ہر شخص کے نام کے ساتھ باپ کا نام لے کر پکاریں گے (مثلاً حامد ولد سعید) ہاں پردہ پوشی اور ستاری اس طرح ہوگی کہ بعض گناہگاروں کو جو رحمت میں لے کر صرف اُن کے گناہ کا اتوار

کرا کر معاف کر دیا جائے گا، اہل محشر کو خبر بھی نہ ہوگی کہ کیا گناہ کیا تھا اور کس طرح نجات ہوتی۔

**حدیث:**۔ ابو دروداً فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم قیامت کے روز اپنے اور اپنے باپ کے نام سے پکارے جاؤ گے لہذا اپنے (غریبوں کے) نام اچھے رکھا کرو۔ (ابو حنیفہ و احمد)

**۶۵۔** اگر کسی کا نام ناپسندیدہ اور نامناسب ہو تو اس کو بدل ڈالنا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:**۔ جائز ہے بلکہ مسنون و مستحب یہی ہے کہ اس کو بدل ڈالے۔

**حدیث اول:** سعادت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نام کو بدل دیا کرتے تھے۔ (ترمذی)

**حدیث دوم:**۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری بہن) عاصیہؓ کا نام بدل دیا اور فرمایا کہ تیرا نام جمیلہ ہے۔ (ابو حنیفہ)

**۶۶۔** کسی گھوڑے بیل گاتے وغیرہ کا کوئی نام رکھ دینا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:**۔ جائز و درست ہے۔

**حدیث اول:**۔ سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک گھوڑا ہمارے باغ میں رہتا تھا جس کو لخیف کہتے تھے۔ (بخاری)

حدیث دوم: جعفر بن محمد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام عضبار تھا اور قضا بھی اسی کو کہتے تھے اور آپ کے بچر کا نام شہبار اور گدھے کا بیغور اور آپ کی باندی کا نام خضر۔ (بیہقی)

## طعام اور اسکے متعلقاً حلال و حرام وغیرہ

۶۷۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنے دست مبارک سے بھی کوئی جانور ذبح فرمایا ہے۔ آپ چونکہ سرسمر رحمت تھے غالباً آپ نے اپنے ہاتھ سے کبھی ذبح نہ کیا ہوگا اور آپ نے کبھی اونٹ کا گوشت بھی کھایا ہے یا نہیں۔

جواب: نہایت معتبر اور صحیح حدیثوں سے آپ کا اونٹ اور بکری ذبح کرنا ثابت ہے خدا تعالیٰ کے نام سے ذبح ہو جانا اور خصوصاً آپ کے دست مبارک سے ذبح ہونا بھی تو سرسمر رحمت ہے۔ جاں بجانا وہ وگرنہ از تو بستاند چل؛ خود تو منصف باش او دل میں نکویاں کو یہی وجہ ہے کہ ذبح کے موقع پر جب آپ اونٹوں کو ذبح فرمانے لگے تو ہر ایک اونٹ آگے بڑھ کر یہ چاہتا تھا کہ آپ پہلے مجھے ذبح فرمائیں، اونٹ کا گوشت آپ نے کھایا ہے اور ایک عزیز گائے کا گوشت بھی اپنی لونڈی

بریرؓ کے گھر میں تناول فرمایا ہے۔

**حدیث اول :-** انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریح کے موقع پر نساٹھ اونٹ کھڑے ہوئے اپنے ہاتھ سے ذبح فرمائے اور مدینہ میں دو بکرے بڑے سینگ والے ابلق رنگ کے (یعنی سپید و سیاہ) قربانی فرمائے آپ ذبح کرتے جلتے تھے اور تکبیر اور بسم اللہ پڑھتے جلتے تھے اور اُن کے پہلو پر اپنا قدم مبارک رکھے ہوئے تھے۔

بخاری مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابوداؤد۔ موطا

**حدیث دوم :-** حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ بیشک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ اپنی شربانی (دُنبہ) کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرتے تھے اور اپنا قدم مبارک اُس کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

بخاری مسلم۔ ابن ماجہ۔ مسند احمد

**حدیث سوم :-** جابرؓ ریح کے مفصل قصبہ کی بڑی طویل حدیث میں یہ بھی فرماتے ہیں کہ آپ ذبح کرنے کی جگہ تشریف لائے اور (منجراہ شوبک) تشریف لائے اونٹ دست مبارک سے ذبح فرمائے پھر حضرت علیؓ کو اونٹ دیدیئے انھوں نے باقی کو ذبح فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ کو اپنی قربانی میں شریک فرمایا پھر آپ نے حکم فرمایا تو ہر ایک اونٹ میں سے گوشت کا ٹکڑا کاٹ کر ایک ہانڈی میں رکھ کر پکایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور علیؑ نے اُس میں سے گوشت کھایا اور شوربا نوش فرمایا۔ مسلم  
۶۸۔ بعض لوگ شکاری کتے کو چھوڑ کر شکار کرتے ہیں اُس کا شکار کیا ہوا

جائز ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ جو کتا تعلیم کر کے اور سدھا کر ایسا کر لیا گیا ہو کہ شکار کو مار کر لے  
آئے یا ڈال دے اس میں سے خود کچھ نہ کھائے زمین مرتبہ کے امتحان میں  
اگر اس نے ایسا ہی کیا تو وہ شرعاً تعلیم یافتہ سمجھا جائے گا ایسے کتے کو اگر  
بسم اللہ کہہ کر شکار پر چھوڑ دیں تو جس جانور کو وہ پکڑ کر مار ڈالے اُس کا کھانا  
حلال ہوگا۔ اگرچہ ذبح کرنے کی نوبت نہیں آئی اور زندہ نہیں ملا لیکن جس  
شکار میں سے کتے نے خود کھالیا اُس کو کھانا حلال نہیں اور آئندہ کے  
لئے یہ کتا تعلیم یافتہ شمار نہ ہوگا اور اس کا مارا ہوا جانور حلال نہ ہوگا اور تفتیکہ  
تین مرتبہ پھر امتحان نہ ہو جائے اور اگر اس کے ہمراہ کوئی دوسرا کتا بھی لگ  
گیا جو تعلیم یافتہ نہیں یا بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑا گیا تب بھی اُس کا مارا ہوا  
حلال نہ ہوگا۔

**حدیث**۔ عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایسے لوگ ہیں کہ ان کتوں کے ذریعہ سے شکار کرتے  
ہیں پس (آپ فرما دیجئے کہ) ہم کو اس میں سے کون چیز حلال ہے۔ آپ نے  
شاد فرمایا کہ جب تم اپنا تعلیم یافتہ کتا چھوڑو اور (چھوڑتے ہوئے) خدا



کا نام لے لو تو جو کچھ وہ کھتا تمہارے لئے روک رکھے وہ کھا لو یعنی وہ خود اس میں سے نہ کھائے، لیکن اگر کھتا خود کھالے تو نہ کھانا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ یہ اس نے اپنے لئے روکا ہو اور اگر اس کے ساتھ کوئی دوسرا کھاتا جائے جو تعلیم کر وہ نہ ہو یا بلا ذکر اللہ چھوڑ دیا گیا ہو) تو بھی نہ کھانا۔

(بخاری ج ۱۰ - ابوداؤد - ترمذی - نسائی)

۶۹ :- اگر کسی زندہ جانور کی دم یا چمکتی روئہ کے پیچھے لگی رہتی ہے، یا کان کا ٹکڑا کاٹ کر کھالیا جائے تو جائز ہے یا ناجائز۔

جواب :- بالکل حرام اور ناپاک ہے ہرگز کھانا درست نہیں۔

حدیث :- ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ زندہ جانور میں سے جو کچھ عضو کاٹ دیا جائے وہ

بالکل مردار ہے۔ (ابن ماجہ - ابوداؤد - ترمذی)

۷۰ :- خرگوش حلال ہے یا نہیں، سننا ہے کہ اس کو عورتوں کی طرح حیض آتا ہے اس لئے حرام ہے۔

جواب :- بیشک بعض علماء کا قول حرام ہونے کا بھی ہے لیکن قول صحیح اور فتویٰ اس پر ہے کہ حلال ہے اگرچہ حیض آتا ہے۔

حدیث اول :- انس فرماتے ہیں کہ ہم نے مر النکھران میں ایک خرگوش

لے کر کے قریب ایک مقام کا نام ہے ۱۲ فرس

کو بھڑکایا یعنی شکار کرنے کے لئے اُس کو گھبرا کر اٹھایا اور لوگ اُس پر  
 دوڑے لیکن سب مغلوب ہو گئے (یعنی کوئی نہ پکڑ سکا) اور میں نے اُس کو  
 پا کر پکڑ لیا اور ابو طلحہؓ کے پاس لایا تو انہوں نے اُس کو ذبح کیا اور (پکالنے کے  
 بعد) اُس کی ران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی آپ نے  
 اُس کو قبول فرمایا اور اس میں سے تناول فرمایا۔

بخاری کتاب الہبہ - ابن ماجہ - ابوداؤد مختصراً

حدیث دہم :- محمد بن صفوانؓ کہتے ہیں کہ میں نے دو خرگوش شکار کر کے  
 پتھر سے ذبح کر لئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا تو آپ  
 نے مجھ کو اُن کے کھانے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد)  
 کھانے کی جاؤرگائے بکری وغیرہ کو ذبح کرنے کے بعد اُس کے پیٹ میں  
 سے اگر بچہ نکلے تو اُس کو کیا کرنا چاہئے۔

جواب :- اگر زندہ نکلا ہے تو اُس کو بھی ذبح کر کے کھالینا جائز و حلال ہے  
 اور اگر مردہ نکلا ہے تو حرام ہے پینک دینا چاہئے۔

حدیث ہشتم :- ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 سے دریافت کیا کہ ہم لوگ اونٹ اور گائے اور بکری کو ذبح کرتے ہیں تو ان میں  
 دفعہ اُس کے پیٹ میں بچہ پاتے ہیں اُس بچہ کو ڈال دیں یا کھالیں یا آپ نے  
 کہا کہ اگر دل چاہے تو کھا لو اس لئے کہ اس کے ذبح کرنے کا بھی وہی طریقہ

ہے جو اس کی ماں کو ذبح کرنے کا ہے۔ (ابو حنیفہ - ترمذی)  
 حکم: کتاب لے گا گناہ شکاری کتاب لے گا کھنے سے بھی ہوتا ہے یا نہیں اور اگر  
 مکان وغیرہ کی حفاظت کے لئے کتاب لے جائے تو جائز ہے یا نہیں۔  
 جواب: شکار کے لئے اور مکان، باغ، کھیتی، مویشی کی حفاظت کے لئے  
 کتاب لے کر اجازت ہے اس میں کچھ گناہ اور معصیت نہیں۔

حدیث: - ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ  
 جو شخص کتاب پالتا ہے اس کے اعمال سے ثواب میں سے ایک تیراٹھ سہر روز کم  
 ہو جاتا ہے لیکن مویشی بازرگت کی حفاظت اور شکار کے لئے جو کتاب لے  
 جائے اس میں یہ گناہ اور خرابی نہیں وہ جائز ہے۔ (بخاری مسلم - ابو داؤد ترمذی)  
 حکم: عورت کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا گوشت حلال ہے یا نہیں۔

جواب: - بلاشبہ حلال ہے ذبح کرنے میں مرد و عورت میں کچھ فرق  
 نہیں (اگرچہ حنفی عورت ذبح کرے)

حدیث: - حضرت کعب بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے پتھر  
 سے بکری ذبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حلال

لے تیراٹھ سے یہاں ایک بہت بڑا وزن مراد ہے جس کی مقدار خدا ہی کو معلوم ہے۔ ۱۲۔  
 کہ یہ عورت جہل میں کعب کی بکریاں چرا رہی تھی اتفاق سے ایک بکری مرنے لگی تو ایک پتھر کو ٹوٹ  
 کر اسکی بیٹ کو اس عورت نے دفن کر دیا کیونکہ درمیان میں وہاں موجود تھا۔

یہی یا حرام، آپ نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ (بخاری ابن ماجہ)  
**۶۴۔** مرغ کا گوشت کھانا کبھی حضرت رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 سے بھی ثابت ہے یا نہیں۔

**جواب :-** بیشک ثابت ہے۔

**حدیث :-** ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔ (بخاری و مسلم)  
**۶۵۔** اگر گھی یا تیل میں چوہا گر کر مر جائے تو ناپاک ہو جاتا ہے یا نہیں اور  
 اس کو کیا کرنا چاہئے۔

**جواب :-** گھی اگر جما ہوا ہے تو جس جگہ چوہا گرا ہے وہاں سے اور کسی قدر  
 اس کے گرد چار طرف سے نکال کر گرا دینا چاہئے۔ باقی گھی پاک اور اس کا  
 استعمال جائز ہے تیل اور بہتا ہوا گھی چوہا گرنے سے بالکل ناپاک ہو جاتا ہے  
 اس کو کھانا جائز نہیں البتہ اگر اس کو مکانات وغیرہ میں چراغ جلانے کے  
 کام میں لایا جائے تو جائز ہے مسجد میں اس کا جلانا جائز نہیں۔

**حدیث :-** میمونہؓ فرماتی ہیں کہ چوہا جو گھی میں گر جائے اس کی نسبت آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ (اگر جما ہوا ہے تو اس  
 چوہے کو اور اس کے گرد سے گھی کو گرا دو اور باقی اپنے گھی کو کھا لو اور بہتا ہوا  
 تو اس کے قریب مت جاؤ یعنی ناپاک ہے استعمال نہ کرو۔

ربخاری و ترمذی و ابن ماجہ و نسائی و ابوداؤد و موطا،

۷۷۔ ہندویا عیسائی وغیرہ کے برتن جن میں وہ بدتمیزی سے کھاتے پیتے ہیں اور کبھی نجس چیزیں بھی پکالیتے ہیں مسلمان کو استعمال کرنے اور بوقتِ ضرورت ان میں کھانا پکانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ اس قسم کے برتنوں کے استعمال کی جب سخت ضرورت ہو ان کو خوب صاف کر کے دھو ڈالیں تو ان کا استعمال اور ان میں کھانا پکانا مناسب جائز و درست ہوگا اور جن میں نجاست نہیں پکاتے ان کو بلا ضرورت سخت بھی استعمال جائز ہے۔

حدیث:۔ ابو ثعلبہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حضرت مشرکین کی ہانڈیوں میں ہم کھانا پکالیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ نہ پکایا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ اگر ضرورت ہو اور کوئی چارہ ہی نہ ہو تب کیا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسی میں ان کو اچھی طرح دھو کر صاف کر لو اور پھر اس میں پکا کر کھاؤ۔

(بخاری مسلم۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

۷۸۔ پتیل جس کو پتول بھی کہتے ہیں اور کانسٹی اور بلور اوریشہ (کانچ کا) برتن استعمال کرنا اور ان میں کھانا یا وضو کرنا جائز ہے یا نہیں۔

۷۹۔ ابن ماجہ کے الفاظ کا ترجمہ ہے ابوداؤد میں تصریح ہے کہ وہ ان میں کھنکھولی پکاتے تھے ہر

جواب :- جائز و درست ہے۔

حدیث اول :- عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پتیل کے ایک بڑے پیالے سے غسل کیا کرتے تھے۔ (ابو داؤد)

حدیث دوم :- عبد اللہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہمارے یہاں تشریف لائے تو ہم نے آپ کے لئے پتیل کا ایک پیالہ مکالآپ

نے اُس سے وضو فرمایا۔ (ابن ماجہ۔ ابوداؤد۔ بخاری)

حدیث سوم :- ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

لئے ایک آبلینہ (کاج اور شیشہ) کا پیالہ تھا جس میں آپ (پانی دودھ

وغیرہ) پیتے تھے۔ (ابن ماجہ)

۷۰ :- حیض کی حالت میں عورت کے ہاتھ کا پکایا ہوا کھانا یا اس کا

چھوٹا کھانا اور اسکے ساتھ کھانا پینا حلال و جائز ہے یا نہیں۔ اور اُس کا

ہاتھ، مٹنہ اور بدن پاک ہوتا ہے یا نہیں۔

جواب :- اُس کے ساتھ اور اُس کا بچا ہوا کھانا بلا شک و شبہ حلال و

جائز ہے اور اُس کا پکایا ہوا کھانا جائز اور پاک ہے، اُس کے ہاتھ وغیرہ اور

بدن ناپاک نہیں ہوتا البتہ جس جگہ کوئی ظاہری ناپاکی (خون وغیرہ) لگ

جائے وہ جگہ ناپاک ہو جائے گی۔

حدیث اول :- عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں ایک برتن

میں سے (دودھ یا پانی) پنی کر اسی کے باقی ماندہ) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیتی تھی تو آپ میرے منہ کی جگہ اپنا دہن مبارک لگاتے (اور پی لیتے تھے) تاکہ معلوم ہو جائے کہ حائضہ کا منہ نجس اور ناپاک نہیں ہوتا۔  
 (مسلم۔ ابن ماجہ)

حدیث شام ووم :- شریح بن ہانی نے عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا حالت حیض میں عورت اپنے خاوند کے ساتھ کھانا کھا سکتی ہے؟ عائشہؓ نے فرمایا کہ ہاں کھا سکتی ہے۔ میں حائضہ ہوتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اپنے ساتھ کھلاتے تھے۔ (نسائی)

حدیث شام ووم :- عبداللہ بن سعد انصاری کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حائضہ کے ساتھ کھانے کو دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ (کچھ مضائقہ اماندیشہ نہیں) اسکے ساتھ کھاؤ۔ (ترمذی)  
 حدیث چہارم :- عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں حیض میں ہوتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک دھوتی تھی۔

(بخاری و مسلم و ترمذی و ابوداؤد و نسائی و موطا)

۴۹ :- گرم گرم کھانے کو بعض لوگ منع بتلاتے ہیں بعض کھانوں کو اگر سرد کر دیا جائے تو بالکل بے مزہ اور خراب ہو جاتے ہیں۔  
 جواب :- بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرم کھانے کی مانعت

بھی فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ اس میں برکت نہیں ہوتی لیکن یہ ممانعت ہی وقت ہے کہ کھانا بہت شدید گرم ہو اور گرمی کا جوش نہ گیا ہو جس سے معدہ بلکہ منہ اور ہاتھ کو بھی ضرر پہنچتا ہے۔ باقی معمولی طور پر گرم کھانا جو کھایا جاتا ہے اس کی ممانعت نہیں اور جن چیزوں کو زیادہ گرم کھانے پینے میں نفع اور ذائقہ ہو ان کو تیز گرم کھا لینا بھی جائز ہے جیسے چاؤ اور کافی۔

**حدیث:** حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک روز گرم گرم کھانا لایا گیا، آپ نے اس کو تناول فرمایا اور کھانے کے بعد خدا تعالیٰ کا شکر کر کے فرمایا کہ بہت مدت سے گرم کھانا کھانے کا اتفاق نہیں ہوا تھا (ابن ماجہ)۔

۸۰۔ کھانے کے بعد خلال کرنے کو لوگ ثواب بتلاتے ہیں یہ صحیح ہے یا غلط۔

**جواب:** واقعی موجب ثواب اور مستحب ہے مگر لوگوں کے سامنے بے تمیزی سے خلال کرنا اور تھوکنہ مکروہ ہے۔ اسی طرح مسواک کر کے دوسروں کے سامنے خون بہانا جس سے ان کو نفرت ہو مکروہ و مذموم ہے۔ یہ مسئلہ بڑے بڑے محدثین نے لکھا ہے۔

**حدیث:** ابو ایوب انصاری اور عطاء رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے جو لوگ وضو میں اور

لہ وضو کے ساتھ خلال کا مطلب صحابہ نے پہنچا تو آپ نے فرمایا بلکہ وضو کا خلال، کلی کرنا

میں پانی ڈالنا اور انگلیوں کو بیچ میں سے صاف کرنا ہے ۱۲ منہ



کھانے پر یعنی کھانا کھانے کے پیچھے) خلال کرتے ہیں وہ بہت خوب ہیں۔

(احمد و طبرانی)

۸۱۔ دو چار مہینے یا سال بھر کے خرچ کے لئے اپنے اہل و عیال کے لئے ایک دفعہ غلہ وغیرہ لے کر ڈال لینا کچھ مکروہ یا خلاف توکل ہے کہ نہیں۔  
جواب: ہرگز نہیں اس قسم کے ذخیرے میں نہ کچھ کراہت ہے اور نہ خلاف توکل۔

حدیث:۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ہر ایک زوجہ مطہرہ کو ہر سال خیبر کی پیداوار میں سے اسی وسق خرما اور بیس وسق جو عطا فرماتے تھے۔ (بخاری والبیہقی)

۸۲۔ مشہور ہے کہ عصر کے بعد کھانے پینے سے قبر میں عذاب ہوتا ہے اور کھانے والے کے جو صغیر بن بچے مر گئے ہوں ان کو جنت میں کھانا دینا بند کر دیا جاتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں۔

جواب:۔ عصر کے بعد کھانا پینا بالکل جائز و درست ہے ہرگز موجب عذاب نہیں اور نہ مُردہ بچوں کے رزق میں اس سے کچھ نقصان ہوتا ہے۔

ملہ خیبر ایک مقام ہے مدینہ منورہ سے چار منزل شام کی طرف اس میں یہودی رہتے تھے۔  
سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو سردار فوج بنا کر ان کے ہاتھ سے اس کو فتح کرایا۔ اس کی پیدائش سے آپ ان ذراچ کو دیکر باقی امتیہم فرمادیتے مگر ازواج مطہرات اس کو بہت جلد صدقہ و خیرات کر کے خالی ہو جاتی تھیں ۱۲

**حدیث اول:** سوید بن غنم فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کے سال (یعنی جس سال خیبر فتح ہوا ہے خیبر پر فوج کشی اور فتح کرنے کے لئے) نکلے، جب صہبا میں پہنچے جو خیبر کے قریب ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر پڑھا اور نماز پڑھنے کے بعد کھانا منگایا۔ (یعنی سب صحابہ سے فرمایا کہ اپنا اپنا کھانا لے آئیں) تو سب کے سوا کچھ نہ لایا گیا۔ (یعنی سب کے پاس سٹو ہی تھا وہی لے لے گئے) آپ نے ارشاد فرمایا تو اس میں پانی ملا کر سان لیا گیا آپ نے بھی کھایا اور ہم نے بھی۔ پھر مغرب کی نماز کے لئے اٹھے تو آپ نے کھلی کر لی اور ہم نے بھی اور وضو نہیں فرمایا۔  
(بخاری موطا نسائی)

**حدیث دوم:** جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ جس سال مکہ فتح ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ سے) مکہ کی طرف رمضان میں سفر کیا اور راستہ میں، روزے رکھتے رہے اور ساتھ والے لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔ جب آپ کراخ انہیم پر پہنچے تو آپ نے عصر کے بعد ایک پیالے میں پانی منگا کر اس کو اتنا اونچا کر کے پی لیا کہ سب لوگوں نے آپ کو پیتے ہوئے دیکھ لیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ روزہ نہیں ہے پھر مکہ تک اذکار کرتے رہے روزے نہیں رکھے کیونکہ مسافر کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے

لے کراخ انہیم مدینہ سے سات منزل مکہ سے تقریباً ۲۴ کوس ایک سیاہ چٹائی اور نالہ کا نام ہے ۱۲

کا اختیار ہے۔ رسول، بلفظ بعد العصر بخاری شریف،

## لباس اور پورے وغیرہ

۸۳۔ سیاہ لباس کا استعمال جائز ہے یا کچھ کراہت و ممانعت ہے۔  
جواب: بعض علماء نے سیاہ لباس کو پوجہ مشابہت اہل نار و غیرہ مکروہ  
فرمادیا ہے مگر ان کا قول ضعیف ہے سیاہ کپڑے کا پہننا بلاشبہ درست  
بلکہ مسنون ہے۔

حدیث اول:۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول خدا صلی  
اللہ علیہ وسلم مکہ میں سیاہ عمامہ باندھے ہوئے داخل ہوئے۔ راہن ماجہ  
۸۴:۔ عمامہ باندھ کر پیچھے یا دائیں بائیں طرف شملہ چھوڑنا درست ہے  
یا مکروہ و بدعت۔

جواب:۔ دائیں طرف بھی چھوڑنا مسنون ہے اور پیچھے بھی اور دو شملہ  
چھوڑنا بھی جائز ہے اور ایک بھی البتہ بائیں جانب شملہ چھوڑنے کا ثبوت  
ہیں اس کو علماء نے بدعت فرمایا ہے۔

حدیث اول:۔ عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کی وہ حالت میری آنکھوں میں پھرتی ہے کہ آپ کے سر پر سیاہ عمامہ

تھا اور اُس کے دونوں پتے یعنی پتو یا دونوں طرفین آپ نے مونڈھوں کے درمیان چھوڑ رکھتے تھے۔ (ابن ماجہ)

حدیث سوم :- عبادۃ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عمامے باندھا کرو اس لئے کہ وہ فرشتوں کا (لباس اور) علامت ہے اور ان کو پشت کی جانب چھوڑا کرو (یعنی شملہ) (بیہقی)

حدیث سوم :- ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو مونڈھوں کے درمیان میں چھوڑتے۔ (ترمذی)

۸۵ :- بعض آدمیوں کے مزاج اور طبیعت کو یہ امر پسند ہوتا ہے کہ ہمارا کپڑا جوتا وغیرہ عمدہ اور مکلف اور سب چیزیں صاف اور درست رہیں اسی لئے وہ ہمیشہ عمدہ لباس اور چیزیں استعمال کرتے ہیں اور اپنی ہیئت کو پسندیدہ اور مکلف رکھتے ہیں یہ امر کچھ مذموم اور داخل تکبر ہے یا نہیں۔

جواب :- صرف صاف اور مکلف لباس وغیرہ رکھنا کچھ مذموم نہیں بلکہ در صورتِ مقدور و طاقت ہی مستحب و پسندیدہ ہے داخل تکبر نہیں۔ البتہ دوسروں کو ذلیل یا ان کے لباس وغیرہ کو حقیر سمجھنا اور اپنے دل میں بڑائی کا خیال لانا نہایت معیوب و حرام ہے۔ نیز حد سے زیادہ زینت میں مصروف رہنا اور فضول خرچی کرنا بھی معصیت میں داخل ہے۔

حدیث:۔ ابن مسعود کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے دل میں  
 فڈے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ایک شخص نے عرض  
 کیا کہ بعض آدمیوں کو محبوب ہوتا ہے کہ ان کا کپڑا بھی اچھا رہے، جو تا بھی  
 عمدہ ہو (کیا یہ بھی تکبر ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جمیل  
 ہے جمال (خوبصورتی و صفائی) کو پسند کرتا ہے پس ان امور کو تکبر نہ سمجھنا  
 چاہئے بلکہ حق بات سے (زبردستی براہ نحت) انکار کرنا اور لوگوں کو ذلیل حقیر  
 سمجھنا تکبر ہوتا ہے۔ (مسلم)

۸۷۔ اگر کھڑتا اور پاجامہ دونوں کو ایک وقت پہننا منظور ہو تو پہلے  
 کس کو پہننے۔

جواب:۔ جس کو چاہے پہلے پہن لے ہر طرح جائز ہے لیکن بہتر یہ ہے  
 کہ کھڑتا یا قمیص وغیرہ پہلے پہننے اور پاجامہ پیچھے پہننے۔

حدیث:۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 کہ انبیاء کے لباس پہننے کے طریقوں میں سے یہ ہے (کہ قمیص یعنی کھڑتا وغیرہ)  
 کو پاجامہ سے پہلے پہننے۔ (طبرانی)

۸۸۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں  
 سب لوگ تہبند استعمال کرتے تھے پس آجکل جو پاجامہ عموماً پہننا جاتا ہے یہ ناپاک  
 بدعت ہوگا یا نہیں۔

جواب :۔ بدعت اور ناجائز نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اگرچہ پاجامہ استعمال فرمانا ثابت نہیں اور آپ کے پاجامہ پہننے کی نسبت جو روایت ہے اس کو علماء نے موضوع کہا ہے لیکن آپ نے پاجامہ خریدا ہے اگر ناجائز ہوتا تو آپ خرید نہ فرماتے۔

حدیث پیش :۔ سعید بن قیس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے یہاں تشریف لائے اور ایک پاجامہ کی قیمت چکائی (یعنی قیمت طے کر کے خرید لیا) (ترمذی - ابن ماجہ - ابوداؤد)

۸۸ :۔ میدان جنگ کے لئے کوئی خاص کپڑا مقرر کر لینا کہ اکثر اسی کو پہن کر جائیں درست ہے یا نہیں۔

جواب :۔ بلاشبہ درست ہے۔

حدیث پیش :۔ ابو بکرؓ کی صاحبزادی اسماء نے ایک دفعہ لٹھی گھنڈیوں کا ایک جوبہ نکال کر دکھلایا اور کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دشمن سے مقابل ہوتے تو اس کو پہنا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

۸۹ :۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بلا عامہ کے صرف ٹوپی کو بھی پہنا ہے یا نہیں۔

جواب :۔ بعض دفعہ استعمال فرمایا ہے۔ صحاح ستہ کی روایت ہے اشارہ اور دوسری روایت سے صاف صاف یہ امر ثابت ہوتا ہے۔

حدیث اول :- ابن عمر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سفید  
ٹوپی پہناتے تھے۔ (طبرانی)

حدیث دوم :- ابن عباس نے فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
ٹوپی کو عمامہ کے نیچے بھی پہنتے تھے اور بدون عمامہ کے بھی اور کبھی (ضرورتاً)  
عمامہ بدون ٹوپی کے پہنتے تھے۔ (ابن عساکر)

۹۔ مرد کو سونے کی انگشتری پہننا جائز ہے یا نہیں۔  
جواب :- سونے کی انگشتری مرد کو حرام و ناجائز اور موجب نارہی و بگڑ چاندی  
کی انگشتری جائز ہے بشرطیکہ ساڑھے چار بائشہ سے زیادہ نہ ہو اور لوہے کی  
انگوٹھی بھی ناجائز ہے۔

حدیث اول :- ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ایک شخص کو ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا آپ نے اس کو  
نکال کر پھینک دیا اور فرمایا کہ بھلا کوئی تم میں سے آگ کے انگارے کو اٹھا کر  
ہاتھ میں رکھ سکتا ہے یعنی جیسے اس کو ہاتھ میں نہیں لیتا اور ڈرتا ہے  
اسی طرح اس سے بچنا چاہئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے  
تو لوگوں نے اس سے کہا کہ اپنی انگشتری کو اٹھا کر کام میں لے آ رہی ہو فروخت  
کر کے کسی کام میں لگا لے، اس نے کہا کہ خدا کی قسم میں ایسی چیز کو کبھی نہ  
اٹھاؤں گا جس کو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بھینک چکے ہوں۔ رسولی

**حدیث دوم:**۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی کو رَمَرَموں کے لئے منع فرمایا ہے۔ (ابن ماجہ)  
**حدیث سوم:**۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس کا نگیں حبشی تھا اور اس میں محمد رسول اللہ منقوش تھا۔ (ابن ماجہ۔ ترمذی۔ بخاری۔ مسلم)

**حدیث چہارم:**۔ بریدہ کہتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتیل کی انگوٹھی پہن کر حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ کیا ہوا تجھ میں سے بتوں کی جو کیوں آتی ہے یعنی اس انگشتری میں بتوں کی مناسبت ہے جائز نہیں) اس شخص نے اس کو نکال ڈالا اور لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا آپ نے فرمایا کہ کیا ہوا تو نے دو زینوں کا زیور لیا، کیوں پہنا ہے اس نے اس کو بھی نکال ڈالا اور عرض کیا کہ حضرت پھر کس چیز کی انگوٹھی بناؤں۔ آپ نے فرمایا کہ چاندی کی بناؤ مگر ایک خنقال سے کم رکھنا۔ (ابوداؤد)

۱۔ انگوٹھی کو اٹھا کر کام میں لانا جائز تھا اگر ان صحابی کی حقانیت اور احتیاط نے گوارا نہ کیا کہ آپ کی ناپسندیدہ شے کو کسی دوسرے کام میں بھی لگاویں۔ ۱۲ منہ سلمہ  
 ۲۔ یعنی حقیق کا تھا جس کی کان حبشہ میں ہوتی ہے یا حبشہ کے ملز کا بنا ہوا تھا اس میں

محمد رسول اللہ اس طرح [محمد رسول اللہ] منقوش تھا ۱۲



حدیث بیختم:۔ مسلم بن عبد الرحمن کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس ہاتھ میں لوسہ کی انگوٹھی ہو خدا تعالیٰ اس کو کبھی پاک نہ کیجیو بدو عا ہے یعنی کبھی اس کو آگ سے نہ بچائیو۔ (طبرانی)

۹۱۔ ناک کان اگر کٹ جائے اور سونے چاندی کا بنائے یا دانتوں کو سونے چاندی کے تار سے باندھ لے تو جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ ناک سونے اور چاندی دونوں کی جائز ہے دانتوں کو باندھنا امام ابو حنیفہ کے نزدیک چاندی سے جائز ہے سونے سے جائز نہیں۔

حدیث:۔ عرفجہ بن سعد فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں کلاب کی لڑائی میں میری ناک کٹ گئی تھی میں نے ایک چاندی کی ناک لگائی تھی اس میں ہدیو آنے لگی تو رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سونے کی ناک بنا لینے کا ارشاد فرمایا (ترمذی۔ ابوداؤد۔ نسائی)

۹۲۔ بندوق یا تلوار پر خوبصورتی کے لئے کسی جگہ چاندی لگا لینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ جائز ہے بشرطیکہ ہاتھ سے پکڑنے کی جگہ یعنی قبضہ وغیرہ

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پہلے زمانہ کو جاہلیت کا زمانہ کہتے ہیں کلاب ایک چشمو کا نام ہے وہاں اس زمانہ میں ایک نہایت مشہور جنگ ہوتی تھی امام محمد کے نزدیک دانتوں کو سونے کے تار سے باندھنا بھی جائز ہے ۱۲

جو ہاتھ میں پکڑا جاتا ہے اُس پر چاندی نہ لگائی جائے۔

**حدیث**۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا قبضہ چاندی سے بنا ہوا تھا۔ (ابوداؤد و ترمذی)

**۹۳**۔ سنا ہے کہ مرد کو جیسے دائرہ منڈانا حرام ہے ایسے ہی عورت کو سر منڈانا حرام ہے یہ صحیح ہے یا غلط۔

**جواب**۔ واقعی صحیح ہے جیسے مرد کو دائرہ منڈانا رکھنا ضروری ہے اسی طرح عورت کو بال رکھنا لازم ہے البتہ اگر زیادہ بڑھ جائیں تو کسی قدر کم کر دینا جائز ہے اور چھوٹی لڑکیوں کا سر منڈا دینا بھی۔

**حدیث اول**۔ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔ (سنائی و ترمذی)

**حدیث دوم**۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اپنے سر کے بالوں میں سے اتنے قطع کر دیتی تھیں کہ گویا وفرہ ہو جاتے تھے (وفرہ اُن بالوں کو کہتے ہیں جو کان کی ٹونگ آجائیں) مطلب یہ ہے کہ چھوٹے معلوم ہوتے تھے یہ نہیں کہ صرف کان ہی تک رہ جائیں۔

(ابوداؤد و سنائی و مسلم)

**۹۴**۔ سینہ اور پشت وغیرہ پر جو بال نکل آتے ہیں اُن کو منڈنا اور

لہ تلوار کے قبضہ کے اوپر جو حراب دار حلقہ لگا رہتا ہے اس کو عربی میں قبضہ کہتے ہیں ۱۲

صاف کر دینا جائز ہے یا باقی رکھنا ضروری ہے اور زیرِ ناف وغیرہ کے بال اگر کسی انگریزی دوا یا ہڑتال وغیرہ سے صاف کر دیئے جائیں تو درست ہے یا نہیں۔

**جواب:** تمام جسم کے بال صاف کر دینا جائز ہے مونڈ کر یا کسی دوا سے مردوں کے لئے زیرِ ناف بالوں کا مونڈنا بہتر ہے لیکن کسی دوا اور نورہ یا پوڈر سے صاف کر دینا بھی بلاشبہ جائز ہے عورتوں کے لئے مونڈنا جائز ہے لیکن دوسری تدبیروں سے صاف کرنا بہتر ہے۔

**حدیث:** ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نورہ (چونا ہڑتال وغیرہ) بدن پر لگاتے تو نیچے کے بدن سے (یعنی جہاں تک پوشیدہ رکھنا فرض ہے) شروع کر کے خود نورہ لگاتے اور باقی بدن کو آپ کی ازواجِ نورہ لگا دیتیں۔ (ابن ماجہ)

**۹۵۔** عورتوں کو مہندی سے ہاتھ رنگنا جائز ہے یا نہیں اور کسی ضرورت علاج کے لئے مرد بھی ہاتھ پاؤں یا کسی عضو پر مہندی لگا سکتا ہے۔

**جواب:** عورتوں کے لئے مہندی لگانا نہایت بہتر اور مستحب ہے اور علاج کے لئے مرد کو بھی استعمال جائز ہے۔

**حدیث اول:** عائشہؓ فرماتی ہیں کہ پردہ کے پیچھے سے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک خط (یا اور کوئی لکھی ہوئی چیز

بڑھایا (تاکہ آپ لے کر ملاحظہ فرمالین، آپ نے بے رنگ ہاتھ دیکھ کر) اپنا  
دست مبارک روک لیا اور فرمایا کہ معلوم نہیں یہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت  
کا اس نے عرض کیا کہ عورت ہی کا ہاتھ ہے آپ نے فرمایا کہ اگر تو عورت  
ہوتی تو اپنے ناخن کو مہندی سے رنگ لیتی (ابوداؤد)

**حدیث دوم**۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ عورت کے ایسی حالت میں رہنے  
کو اُس کے ہاتھ میں نہ مہندی ہونہ رنگ کا اثر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند  
فرماتے تھے۔ (بیہقی)

**حدیث سوم**۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ لونڈی سلمیٰؓ  
فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کبھی کوئی کانٹا یا خراش لگ  
جانا تھا تو آپ اس پر مہندی لگا دیتے تھے۔ (ابن ماجہ)

## خرید و فروخت

۹۶۔ کوئی وقت ایسا بھی ہے جس میں خرید و فروخت کی کچھ ممانعت ہے۔  
جواب۔ ہاں دو وقت ہیں جمعہ کے دن آذان بیکارے جانے کے بعد  
جمعہ کی نماز سے فراغت پالے تک خرید و فروخت مکروہ تحریمی (قریب  
بحرام) ہے اُس کی ممانعت قرآن مجید میں موجود ہے اور دوسرا وقت

صحیح صادق کا ہے یعنی صبح صحیح آفتاب نکلنے سے پہلے ہی نرخ چککانے اور خرید و فروخت کے معاملہ میں مصروف ہو جائے اُس وقت اگرچہ خرید و فروخت مکروہ تخریبی نہیں لیکن کراہت اور بُرائی سے یہ بھی خالی نہیں۔

**حدیث:** علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طلوع آفتاب ہونے سے پہلے نرخ طے کرنے (یعنی مال کی قیمت وغیرہ چکانے اور خرید و فروخت کرنے) سے اور دودھ دیتے ہوئے جانور کو ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے۔  
 را بن ماجہ و حاکم

**۹۷:** عرف اور رواج یہ ہے کہ خرید و فروخت میں اکثر چیزوں کو کسی قدر جھکتا ہوا تولتے ہیں یعنی کسی قدر زیادہ دیتے ہیں) یہ جائز ہے یا نہیں اور اصل مالک کے سوا اگر کوئی اس کا نائب اور ملازم کسی چیز کو وزن کرے تو اُس کو بھی اس کا اختیار ہے یا یہ اُس کا فعل خیانت سمجھا جائے گا۔

**جواب:** مقررہ وزن سے کسی قدر جھکتا ہوا اور زیادہ دینا نہایت پسندیدہ اور مستحب امر ہے اور نائب و ملازم وغیرہ کو کبھی عرف اور رواج کے مطابق اُس کی اجازت ہے مالک کی اطلاع کے بغیر بھی اگر ایسا کرے گا تو ہرگز خائن نہ سمجھا جائے گا البتہ خریدار کی رعایت سے اگر بلا اجازت مالک

عرف و دستور سے زیادہ جھکتا ہو ا دے گا یا ایسی چیزوں کو جن کو زیادہ  
 دینے کا دستور اور عرف نہیں (مثلاً سونے چاندی میں ایسا کرے) تب  
 خیانت میں داخل ہوگا اصل مالک اگر اس قسم کی چیزوں میں بھی ذرا سا بڑھا  
 جائے تو نہایت بہتر اور باعثِ ثواب ہے۔

۹۸۔ جناب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خود معاملہ کر کے بھی  
 کوئی چیز خرید و فروخت فرمائی ہے یا نہیں۔

جواب :- بیشک بعض ضروریات کو آپ نے خود خرید فرمایا ہے اور بعض  
 چیزوں کو خود فروخت بھی کیا ہے۔

۹۹۔ اس طرح بیچنا کہ جو شخص زیادہ قیمت دے وہی خرید لے جس  
 کو نیلام کہتے ہیں، جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- جائز ہے لیکن کسی اپنے آدمی کو قیمت بڑھانے اور خریداروں  
 کو دھوکہ دینے کے لئے مقرر کر لینا ممنوع ہے جیسے کہ بعض لوگ جھوٹی بولی  
 بولنے کے لئے آدمی مقرر کر لیتے ہیں جس سے خریدار زیادہ قیمت بول کر  
 پختا تہے اور مال اُس کے ذمہ پڑ جاتا ہے۔

حدیثِ اول :- جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم وزن کیا کرو تو جھکتا ہوا تولو (یعنی جس قدر  
 مال رکھا ہوا ہے وہ پلہ نیچا ہو جائے۔) (راہن ماجہ)

**حدیث دوم:** سوید بن قیس فرماتے ہیں کہ میں اور مخرفۃ العبدی (تجارت کے لئے باہر سے کپڑا خرید کر مکہ میں لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیادہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ایک پاجامہ کی قیمت طے کی اس کو ہم نے آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ وہاں ایک شخص تھا جو قیمت کو تولتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا کہ جھکتا ہوا تولو۔

رِشَاقِی وَ تَرْمِذِی وَ ابْنِ مَاجَہِ وَ ابُو دَاوُدَ وَ اَحْمَدُ وَ حَاکِمُ وَ ابْنُ جَبْرِ

**حدیث سوم:** جابر فرماتے ہیں کہ میں نے سفر میں ایک غزوہ سے واپس آتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک اونٹ بیچا، جب ہم مدینہ میں پہنچ گئے تو آپ نے فرمایا کہ مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھو۔ پھر آپ نے وزن کرا کر مجھ کو قیمت دی اور جھکتا ہوا تولو۔ حضرت بلالؓ سے فرمایا کہ جھکتا ہوا تولنا۔ (بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی)

**حدیث چہارم:** عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اپنی زرہ اُس کے پاس رہن رکھ دی۔ (بخاری و مسلم)

لہ یعنی کپڑے کی قیمت میں جو لوگ غلہ یا خرما وغیرہ دیتے تھے جیسا کہ اس زمانہ میں کہیں کہیں خصوصاً دیہات میں دستور ہے، اُس کو تولتا تھا تو حدیث کے الفاظ کا دوسرا مطلب بھی ہو سکتا ہے۔ جو کچھ اس سے دلایا جاتا وہ اجرت لے کر تولتا تھا۔ ۱۲ منہ لہ سفر سے آنے کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا مسنون ہے ۱۲ منہ

حدیث پنجم :- انسؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص (صدقہ کے مال میں سے) سوال کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا کہ کیا تیرے گھر میں کچھ بھی نہیں، انس نے عرض کیا کہ ہاں ایک کبیل (ریاٹاٹ) جس میں سے کچھ حصہ بچھا لیتے ہیں اور کچھ اوپر اوڑھ لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں ہم سب پانی پیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ ان دونوں چیزوں کو میرے پاس لے آؤ انھوں نے لا کر حاضر کیں تو آپ نے ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ ان دونوں کو کوئی خریدتا ہے۔ (حاضرین میں سے) ایک شخص نے عرض کیا کہ میں ایک درہم کو لیتا ہوں، آپ نے دو تین مرتبہ فرمایا کہ کوئی ایک درہم سے زیادہ دیتا ہے ایک دوسرے شخص نے عرض کیا کہ میں دو درہم کو لیتا ہوں۔ آپ نے وہ دونوں چیزیں ان کو دے دیں اور دو درہم لے کر انصاری کو دیئے اور فرمایا کہ ایک درہم کا غلہ لے کر اپنے گھر والوں کو دے آؤ اور دوسرے درہم سے بسولا خرید کر میرے پاس لاؤ۔ وہ خرید کر آپ کے پاس لائے تو آپ نے دست مبارک سے اس میں ایک لکڑی لگا دی اور فرمایا کہ جاؤ لکڑیاں کاٹ کر بچو اور پندرہ روز تک میں تم کو نہ دیکھوں (یعنی کام میں لگے رہنا یہاں نہ آنا) پندرہ روز کے بعد وہ آئے اور دس درہم حاصل کر کے لائے

۱۲۔ بسولایا کلہاڑا جس سے لکڑیاں کاٹتے ہیں فارسی میں تبر اور تیشہ کہتے ہیں ۱۲



جن میں سے بعض کا کپڑا اور کچھ درہموں کا غلہ خرید کیا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ (مشقت کر کے کھانا) اس سے بہتر ہے کہ تم قیامت میں اپنی پیشانی پر سوال (اور گدازگری) کا داغ لے کر آتے۔

را بن ماجہ۔ وابو داؤد و ترمذی مختصراً

## کارآمد و ضروری جائز اور ناجائز متفرق

### وعجیب باتیں

عنا۔ بیعت کے وقت جس طرح مرشد کے ہاتھ ہیں ہاتھ مرد دیتے ہیں اس طرح عورتوں کو بھی چاہئے یا صرف زبانی بیعت بھی کافی ہے۔

جواب۔ بیعت کے وقت ہاتھ ہیں ہاتھ دینا بقاعدہ شریعت و طریقت کچھ ضروری نہیں، مردوں سے بھی صرف زبانی بیعت کافی ہو سکتی ہے البتہ ہاتھ پر ہاتھ رکھنا مردوں کے لئے مسنون ہے اور نامحرم عورتوں کے ہاتھ کو چھونا تو بالکل ناجائز و حرام ہے جو جاہل پیر ایسا کرتے ہیں وہ گنہگار ہوتے ہیں

حدیث اول۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیعت میں عورتوں سے صرف وہی وعدہ لیتے تھے جس کا خدا تعالیٰ

ملہ ہے کہ شرک نہ کریں، چوری نہ کریں، زنا نہ کریں، اولاد کو قتل نہ کریں، ہینان کسی کو نہ لگائیں کسی امر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی نہ کریں۔ پارہ ۲۸ سورہ ممتحنہ رکوع دوم ۱۲۔

نے حکم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی ربیعت کے وقت کسی عورت کے ہاتھ کو نہیں چھوا آپ جب ان سے بیعت لیتے (یعنی حسب قاعدہ اقرار کر لیتے) تو صرف زبانی یہ فرمادیتے کہ جاؤ ہم نے تم کو بیعت کر لیا۔ (بخاری - مسلم - ابوداؤد - ابن ماجہ)

**حدیث دوم:** - امیرہ بنت رقیقہ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنی چند شتر دار عورتوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم سے ہاتھ ملا لیجئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا بسو عورتوں سے بھی اسی طرح زبانی بیعت لیتا ہوں جیسے ایک عورت سے۔ (موطا امام مالک - ترمذی - نسائی)

**۱۰۱:** بعض حدیثوں اور بزرگوں کے اقوال میں خاموشی کی نہایت تعریف کی گئی ہے اور مفید خلق اور نیک کلام کا بھی بڑا ثواب وارد ہوا ہے اب فرمائیے کہ دونوں میں بہتر اور زیادہ ثواب کا موجب کون ہے۔  
**جواب:** - خدا تعالیٰ کا ذکر اور نیک کلام جس سے دوسروں کو نفع پہنچے خاموشی سے بدرجہا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

**حدیث:** - حضرت ابوذرؓ مسیروں میں تنہا بیٹھے تھے حضرت حطان نے پوچھا کہ جناب تنہا کیوں بیٹھے ہو۔ ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ بُرے ہم نشین سے تنہائی بہتر ہے۔

اور اچھا ہم نشین تنہائی سے بہتر اور نیک کلام کہنا سکوت سے بہتر ہے  
اور بڑے کلام سے سکوت بہتر ہے۔ (بیہقی)

۱۰۲۔ عورتوں کو لکھنا سکھلانا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ بعض علماء نے بوجہ مصلحت وغیرہ کے اس کو ناجائز فرمایا ہے  
مگر صحیح اور قوی قول یہ ہے کہ جائز و درست ہے۔

حدیث:۔ شفاء فرماتی ہیں کہ میں حفصہؓ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ ان کو (یعنی حفصہؓ کو) سرخ  
بادہ کا منتر کیوں نہیں سکھلا دیتی جیسے ان کو لکھنا سکھلا دیا ہے (ابوداؤد)

۱۰۳۔ کسی کا استقبال کرنا یعنی شہر سے باہر یا مکان سے آگے جا کر  
اُس سے ملاقات کرنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:۔ یہ امر جائز و مسنون ہے۔

حدیث:۔ سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
تبوک سے تشریف لائے تو ہم لوگ معہ بچوں کے تینتہ الوداع تک آپ کی  
ملاقات کے لئے گئے تھے۔ (بخاری۔ ابوداؤد۔ ترمذی)

۱۰۴۔ معانقہ کرنا یعنی بغل گیر ہو کر ملنا جائز ہے یا نہیں۔

۱۵۔ یہ ایک نہایت عاقلہ فاضلہ صحابیہ عورت ہیں ۱۲ ۱۵ بن سُرَخ ہو کر چھوٹے

چھوٹے دانہ نکل آتے ہیں اُس کو سُرَخ ہادہ کہتے ہیں ۱۲ عبدالرحیم

جواب :- بیشک عرصہ کے بعد ملاقات ہونے یا دور کے سفر سے واپس

آننے کے مواقع پر یہ امر سنون و مستحب ہے۔

حدیث اول : شعبیؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

جعفر بن ابی طالب سے ملاقات کی تو ان کو چمٹ گئے (یعنی معانقہ کیا) اور

آنکھوں کے درمیان میں بوسہ دیا۔ (ابوداؤد)

حدیث دوم :- عائشہؓ فرماتی ہیں کہ زید بن حارثہ نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کپڑا یعنی چادر کھینچتے برہنہ ہی کھڑے ہو گئے

اور زیدؓ سے معانقہ کیا اور پیشانی پر بوسہ دیا۔ خدا کی قسم میں نے آپ کو نہ

اس واقعہ سے پہلے اور نہ پیچھے کبھی برہنہ نہیں دیکھا یعنی ہمیشہ آپ تہمت پر

چادر اوڑھے رہتے تھے ایسا کبھی نہ دیکھا تھا کہ صرف تہمت ہو اور بالائے

بدن برہنہ گئے ہوئے بیٹھے ہیں یا باہر چلے جائیں باقی غسل وغیرہ کے لئے

اگر کبھی چادر اتار دی ہو تو اس کا ذکر نہیں۔ (ترمذی)

۱۰۵۔ کسی ملاقاتی یا مہمان کو رخصت کرنے کے وقت مکان کے باہر تک

اُس کے ساتھ جانا یا سفر کا ارادہ کرنے والے کو شہر سے باہر یا تھوڑی دور

تک پہنچا دینا کیسا ہے۔

جواب :- ہر دو امر سنون و مستحب ہیں حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ اور خود جناب

صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو سفر پر روانہ کرتے تو اس کے ساتھ کسی قدر دُور تک جاتے تھے۔

**حدیث:** ابو سیریرہؓ فرماتے ہیں کہ مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازہ تک نکلنا مسنون ہے یعنی رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیا کرتے تھے (ابن ماجہ)۔

**۱۰۶۔** ایک گھوڑے یا خچر پر دو آدمیوں کا سوار ہونا جائز ہے یا نہیں۔  
**جواب:**۔ اگر جانور توانا و تندرست ہے تو سوار ہونا جائز ہے اور ضعیف و ناتوان پر طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالنا ظلم ہے۔ اگر جانور قوی ہو یا سوار بہت ہلکے کم وزن ہوں تو تین کے سوار ہونے میں بھی مضائقہ نہیں۔

**حدیث اول:**۔ جریدہؓ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیادہ پائتشریف لے جا رہے تھے کہ ایک شخص جو عربی گدھے پر سوار تھا آپ کے قریب آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا آپ بھی سوار ہو لیجئے اور خود پیچھے کو ہٹ گیا یعنی آپ کے لئے آگے جگہ چھوڑ کر خود سواری کی پشت کی طرف ہٹ گیا) آپ نے فرمایا کہ نہیں نہیں تم اپنی سواری کے صدر کے زیادہ مستحق ہو یعنی اگلی جانب جو سواری کے لئے نہایت موزوں و مناسب ہے وہ تمہارا حق ہے پیچھے نہ ہٹو) البتہ اگر تم اجازت دو تو صدر پر ہم بھی سوار ہو سکتے ہیں) اس نے عرض کیا کہ بیشک میں صدر کو آپ ہی کے لئے دیتا ہوں (یہ سن کر آپ سوار ہو گئے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

**حدیث دوم**۔ عبد اللہ ابن جعفر رضی اللہ عنہما کے بھتیجے) کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہمارے عزیز رینچوں کو استقبال کے لئے لے جاتے تو جو سب سے پہلے پہنچایا جاتا آپ اس کو اپنے آگے سوار کر لیتے، ایک دفعہ (سب سے پہلے) مجھ کو لے گئے تو آپ نے مجھ کو اپنے آگے سوار کر لیا پھر حسنؓ یا حسینؓ کو لے گئے تو آپ نے ان کو اپنے پیچھے سوار کر لیا پس ہم اسی حالت میں مدینہ داخل ہوئے یعنی ایک سواری پر تینوں سوار تھے) (ابوداؤد)

**حکایت**۔ گھوڑا وغیرہ سواری کے جانور کو کوڑا وغیرہ مار کر چلانا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب**۔ اگر باوجود طاقت کے چلنے میں سستی کرے تو معمولی طور سے مار دینا جائز ہے مگر سر پر نہ مارے، طاقت سے زیادہ بوجھ لا دیا نا تو ان کو خواہ مخواہ مارنا اور بید روی سے پٹینا یہ سب ظلم اور سخت ممنوع ہے۔

**حدیث**۔ جابرؓ ایک غزوہ سے مدینہ واپس آنے کے حال میں ایک طویل حدیث میں کہتے ہیں کہ میرا اونٹ رچلتے چلتے کھڑا ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ

صفحہ ۹۳ کا حاشیہ:۔۔۔ جب صحابی نے اپنی جگہ سے ہٹ کر آپ کو سوار ہونے کے لئے کہا اسی وقت آپ کو صدر داہ پر سوار ہو جانا جائز تھا لیکن آپ نے خوب تصریح سے اسکو مسئلہ بتلا کر زبان سے بھی اجازت لے لی کہ شاید یہ ناواقف ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ نبی کے سامنے خود مالک کو سواری کے صدر پر سوار ہو کر جانے کی

علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے جابر ذرا مضبوط ہو کر بیٹھ جانا (یہ کہہ کر) آپ نے ایک کوٹا ماریا جس سے اونٹ کو دپڑا (اور سبستی دور ہو کر نہایت تیز چلنے لگا۔

بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ)

۱۰۸۔ جو شخص نابینا ہو اُس سے بھی عورتوں کو پردہ واجب ہے یا نہیں۔  
**جواب:**۔ جیسے بینا لوگوں سے پردہ واجب ہے اسی طرح نابینا سے ضروری ہے کیونکہ گو اُس کو نظر نہیں آتا لیکن عورتوں کو اُس پر نظر ڈالنا بھی تو جائز نہیں۔  
**حدیث:**۔ اُم سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور میمونہؓ بھی وہیں تھیں کہ ابن ام مکتومؓ (ایک نابینا صحابی مؤذن مدینہ) آئے اور جس جگہ ہم تھے وہیں داخل ہو گئے اور یہ اُس زمانے کا قصہ ہے کہ پردہ کا حکم نازل ہو چکا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دونوں ان سے چھپ جاؤ۔ ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو نابینا ہیں ہم کو دیکھ نہیں سکتے پھر پردے کی کیا ضرورت ہے) آپ نے فرمایا کہ کیا تم بھی نابینا ہو کیا تم بھی ان کو نہیں دیکھ سکتیں۔

(ابوداؤد ترمذی)

۱۰۹۔ مکان کو قفل لگانا جائز ہے یا نہیں اور یہ فعل خلاف توکل

اور مکروہ تو نہیں۔

**جواب:**۔ اس میں نہ کچھ کراہت ہے اور نہ یہ فعل خلاف توکل ہے بلکہ

جائز و درست ہے۔ حفاظت وغیرہ کی ظاہری تدبیر کرنا اور پھر پھر وہ  
 خدا تعالیٰ پر کرنا بھی توکل ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم فرماتے تھے۔  
 حدیثاً :- دکن بن سعید فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی خدمت میں آکر غلہ کا سوال کیا، آپ نے فرمایا کہ اے عمر جاؤ ان کو  
 غلہ دے دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر ایک بالاخانہ پر گئے اور اپنے  
 کمر بند میں سے کنجی نکال کر قفل کھولا اور غلہ دے دیا۔ (ابوداؤد)  
 ۱۱۰ :- بزرگوں کی خدمت میں ہدیہ اور تحفہ لا کر اس قسم کے الفاظ کہنا  
 جائز ہیں یا نہیں کہ یا حضرت آپ کے لائق تو نہیں مگر قبول فرما لیجئے یا یہ کہ  
 بہت تھوڑی مقدار ہے۔

جواب :- ہاں بطور تواضع اور کسر نفسی کے اپنے ہدیہ کی کسی قدر تحقیر  
 کر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

حدیثاً مع معجزہ :- انس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 نے زینب سے شادی کی تو میری والدہ ام سلیم نے خرما اور گھی اور پیسے لیکر  
 مالیدہ بنایا اور اس کو ایک پیالہ میں رکھ کر کہا کہ اے انس اس کو رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جاؤ اور کہنا کہ یہ مالیدہ میری والدہ  
 نے آپ کے لئے بھیجا ہے اور آپ کو سلام کہتی تھیں اور عرض کرتی تھیں کہ یا رسول اللہ

۱۲ پاجامے کا کمر بند نہیں بلکہ ناف پر ہی کپڑا بندھا ہوا تھا



ہماری طرف سے آپ کے لئے بہت قلیل ہے یعنی آپ کے لائق نہیں مگر قبول فرمائیجئے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ میں اس کو لے گیا اور (والدہ نے جو کچھ کہا تھا عرض کر دیا آپ نے فرمایا کہ اس کو رکھ دو۔ پھر فرمایا کہ جاؤ فلاں اور فلاں کو بلالاً اور اسی طرح آپ نے بہت سے آدمیوں کے نام بتلائے اور فرمایا کہ جو کوئی راستہ میں مل جائے اس کو بھی ہمارے پاس بلاتے لانا پس آپ نے جن لوگوں کے نام لئے تھے اور جو مجھ کو راستہ میں ملتے رہے سب کو میں بلاتا لایا واپس آیا تو مکان آدمیوں سے بھرا ہوا پایا (یعنی جن لوگوں کو بلایا تھا وہ سب آگئے تھے) حضرت انسؓ سے لوگوں نے پوچھا کہ بھلا شمار میں کس قدر ہوں گے انہوں نے فرمایا کہ تھتریا تین سو ہوں گے اُس وقت میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اس مالیدہ پر دست مبارک رکھ کر جو کچھ خدا تعالیٰ نے چاہا پڑھا (یعنی برکت کے لئے کچھ دعا پڑھی معلوم نہیں کیا پڑھا) پھر آپ نے دس دس آدمیوں کو بلا کر کھلانا شروع کیا کیونکہ پیالہ چھوٹا تھا دس آدمی سے زیادہ اس کے گرو بیٹھ کر نہیں کھا سکتے تھے اور فرماتے تھے کہ خدا کا نام لے کر کھاؤ ہر شخص اپنی طرف سے کھائے۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ وہ مالیدہ سب نے کھایا یہاں تک کہ سب شکم سیر ہو گئے اسی طرح ایک جماعت کھا کر جاتی تھی اور ایک آتی تھی یہاں تک کہ سب کھا چکے تب آپ نے مجھ سے فرمایا کہ

اے اللہ! اس کو اٹھاؤ تب میں نے اٹھایا معلوم نہیں کہ جس وقت میں نے اس کو لا کر رکھا تھا یا جس وقت اٹھایا یعنی بالکل بجنسہ موجود تھا تمیز نہیں ہوتی تھی کہ اس وقت زیادہ تھا یا اس وقت (بخاری و مسلم) **ع ۱۱۱**۔ سفر سے واپس ہو کر اپنے اقارب اور دوستوں کے لئے ہدیہ اور تحفہ لانا باعثِ ثواب ہے یا نہیں۔

**جواب**:- یہ نہایت پسندیدہ اور نیک کام اور موجبِ ثواب ہے کیونکہ باہم ہدیہ دینے لینے کا سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ نے حکم فرمایا ہے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ ایسے ہدیہ میں تو کوئی امرِ خبیث جمع ہو گئے پھر خالی از ثواب کیسے ہو سکتا ہے یعنی احادیث و سنتِ نبوی پر عمل بھی ہو گیا مال خرچ کر کے مسلمان کو دے کر اس کے دل کو خوش کر دیا۔

**حدیث**:- عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جب کوئی اپنے اہل و عیال میں سفر سے واپس آئے تو ان کے لئے کچھ تحفہ لیتا آئے اگرچہ ایک پتھر ہی ہو (یہ بطور تاکید و مبالغہ فرمایا یعنی کچھ نہ مل سکے تو پتھر ہی لائے۔) (بیہقی)

**ع ۱۱۲**:- کوئی چیز تقسیم کرتے ہوئے کسی ایسے مستحق شخص کا حصہ اٹھا کر رکھ لینا جو وہاں موجود نہ ہو جائز ہے یا نہیں۔

**جواب**:- اگر اس شخص کا حق واجب ہے تب تو اس کا حصہ رکھ لینا

ضروری ہے اور اگر حق واجب نہیں تو اس وقت اٹھا کر رکھ لینا جائز و درست ہے واجب نہیں۔

**حدیث:** - محترمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے مسعود فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں (یعنی عبایا چٹا کی قسم کا کپڑا) تقسیم فرمائے اور میرے والد محترمہ کو ایک بھی نہ دی میرے والد نے فرمایا کہ بیٹا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو میں ان کے ہمراہ گیا حجہ شریف کے دروازہ پر پہنچیں میرے والد نے کہا کہ تم اندر جاؤ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لئے بلا لاؤ، میرے بلا لے اور اطلاع کرنے پر آپ تشریف لائے اور انہیں قبائوں میں سے ایک آپ کے اوپر پڑی ہوئی تھی آپ نے وہ میرے والد کو دیکھ کر فرمایا کہ اے محترمہ یہ ہم نے تمہارے لئے اٹھا رکھی تھی پھر آپ نے میرے والد کی طرف دیکھا اور ان کے چہرے پر خوشی کے آثار دیکھ کر فرمایا کہ اب تو محترمہ راضی ہو جاؤ

بخاری و مسلم - ترمذی - نسائی - ابوداؤد

**ع ۱۱۳ :-** باہم کشتی لڑنا جائز ہے یا اس کو مسلمان کی ایذا دہی اور تکلیف سمجھ کر ناجائز کہا جائے گا

**جواب :-** چونکہ کشتی باہمی مہارت اور ایذا رسانی کے خیال سے نہیں ہوتی بلکہ قوت بڑھانے کی مشق کا ایک طریقہ اور فن ہے اور طرفین کی رضا سے ہوتا ہے لہذا جائز ہے۔ البتہ جس جگہ کا چھپانا فرض ہے اس کو برسرہ

لے ناند سے گھسٹوں تک بہم کا چھپانا فرض ہے۔

کرنا جیسا کہ آجکل مروج و معمول ہے، حرام ہے۔

**حدیث:** محمد بن علی (رکانہ کے پوتے) کہتے ہیں کہ (ہمارے دادا) رکانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کشتی کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ کو پچھاڑ دیا (یعنی آنحضرت نے نیت کر دیا اور غالب آئے) (الوداع) ۱۱۲۔ اونت گھوڑے وغیرہ کی گھوڑ دوڑ کرانا جائز ہے یا نہیں۔

**جواب:**۔ جائز ہے لیکن ہارجیت پر جانہین سے کوئی شرط نہ ہو۔ یا تو بالکل ہی شرط نہ ہو یا ایک طرف سے ہو مثلاً زید کہے کہ اگر ہمارا گھوڑا پیچھے رہ گیا تو ہم اپنے پاس سے دوسرے گھوڑے ولے کو پچاس روپے دیں گے اور اگر آگے بڑھ جانے ولے کے لئے کوئی تیسرا شخص انعام مقرر کر دے تو بھی درست و جائز ہے اور جس طریقہ سے کہ آجکل شرط کی جاتی ہے (یعنی جانہین میں سے ہر شخص کہتا ہے کہ جس کا گھوڑا آگے نکل جائے اس کو اس قدر دیا جائے) ممنوع و ناجائز ہے۔

**حدیث اول:**۔ ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

گھوڑوں میں سے جو اٹھا کر آئے گئے تھے حقیقتاً سے دوڑ کرانی اور اس کی حد

لے گھوڑے کو خوب گھاس کھلا کر موٹا اور ترقی کرتے ہیں اور پھر گھاس کم کر کے اصلی خوراک پر لاتے ہیں

اور جھول وغیرہ کیڑے اس پر ڈالتے ہیں جس سے پسینہ آتا ہے اور رفتہ رفتہ گوشت نہایت سبک اور

گھوڑا توانا ہو جاتا ہے اسی ترکیب کو اٹھارہ کہتے ہیں حقیقتاً مدینہ سے چند میل پر ایک موضع کا نام ہے

ثنیۃ الوداع مدینہ کی اس گھاٹی کو کہتے ہیں جہاں تک مسافروں کو رخصت کرنے جاتے ہیں بنی زریق

(۱۱۲) انصار کا ایک قبیلہ ہے ثنیۃ الوداع اور حقیقتاً میں چھ میل کا فاصلہ ہے بنی زریق کی مسجد سے ثنیۃ الوداع

اور انتہائی ثنیتہ الوداع تھی اور ان گھوڑوں میں جو اضمار نہیں کر لئے گئے تھے  
 ثنیتہ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک دوڑ کر آئی۔ (بخاری مسلم۔ الوداع)  
**حدیث دوم :-** ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 گھوڑوں کو دوڑانے کے لئے اضمار کرایا کرتے تھے۔ (ابن ماجہ)

**ع ۱۱۵ :-** اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزوں کو دوسرے ملک کی چیزوں پر

ترجیح دینا اور ان کے استعمال کی رغبت دلانا جائز ہے یا نہیں

**جواب :-** چونکہ اپنے ملک کی مصنوعات کے استعمال میں دینی و دنیوی

فوائد ہیں۔ لہذا ان کو ترجیح دے کر استعمال کی رغبت دلانا جائز و مباح ہے

ایسے طریق سے کہ ملک میں فساد برپا نہ ہو

**حدیث :-** سیدنا علیؑ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عربی کمان دست مبارک میں لئے ہوئے تھے آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ

فارسی کمان لئے ہوئے ہے۔ آپ نے فرمایا کہ واہ یہ کیا لے رہے ہو اس کو

پھینک دو اور اپنی کمان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، اور اس طرح کی

کمانیں لیا کرو ان چیزوں سے خدا تعالیٰ تم کو دین میں بھی زیادتی عطا فرمائے گا

اور دوسرے ملکوں میں تم لوگوں کی قوت اور رسوخ بھلا دے گا۔ (ابن ماجہ)

**ع ۱۱۶ :-** رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دست مبارک میں درہم و دینار

سونا چاندی وغیرہ لیا ہے یا نہیں۔

**جواب:** بعض مواقع پر آپ کا ان چیزوں کو ہاتھ میں لینا ثابت ہے  
فاطمہ کے نکاح کے وقت بھی اپنے ہاتھ سے آپ نے مٹھی بھر کر خوشبو وغیرہ  
لانے کے واسطے بلالؓ کو درپہم دیئے تھے۔

**حدیث:** عبد الرحمن بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے حبش العسرةؓ کا سامان اور تیاری فرمائی تو عثمانؓ (خلیفہ سوم) اپنی  
آستین میں ہزار دینار لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کو آپ  
کی گود میں ڈال دیا میں نے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ان دیناروں کو  
اپنی گود میں الٹ پلٹ رہے تھے اور دو مرتبہ فرمایا کہ (اس اعلیٰ درجہ کی نیکی) کے بعد عثمانؓ کچھ بھی عمل  
کر لے اس کو ضرر نہ دیکھا یعنی اگر بمقتضائے بشریت کوئی خطا بھی سرزد ہو جائے تو یہ عمل خیر

غالب آکر اس کو معاف کرادے گا اور چھپالے گا (مسند امام احمد)

**سے:** کسی ضروری بات کے بھول جانے کے اندیشہ سے رومال وغیرہ

پین گره لگا لینا یا ہاتھ پر دھاگا باندھ لینا تاکہ وہ بات یاد رہے جائز ہے یا

کچھ اس میں کراہت و مذمت ہے۔

**جواب:** کوئی خرابی نہیں بلاشبہ جائز ہے

**حدیث:** ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی

ضرورت کے بھول جانے کا اندیشہ ہوتا تو اپنی چھوٹی انگشت میں یا انگشتی میں

لے یعنی عنزہ تہوک ۱۲ منہ

دھاگا بانڈھ لیتے تھے۔ را بن سعد مطہرائی فی الکبیر از رافع بن خلیج  
 ۱۱۸۔ لڑکیوں کو گڑیوں سے کھیلنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- جائز ہے بشرطیکہ اُن میں آنکھ ناک نہ بنائے جائیں بلکہ صرف  
 کپڑے کو لپیٹ کر سی لیا ہو جیسے کہ عموماً دستور ہے۔

حدیث :- عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہتے  
 ہوئے (یعنی نکاح ہو لینے کے بعد) میں گڑیوں سے کھیلتی تھی اور میری بھجولی  
 لڑکیاں میرے پاس آتی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لحاظ اور  
 خوف سے وہ بھاگ کر چھپ جاتی تھیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو  
 رتلاش نہ بنا کر (میرے پاس لوٹا کر بھیدیتے تھے اور وہ میرے ساتھ  
 کھیلنے لگتی تھیں۔ (مسلم و بخاری و ابوداؤد)

۱۱۹۔ کوئی مشکل سوال اور عمدہ پاپیتاں لوگوں سے دریافت کرنا جائز  
 ہے یا نہیں۔

جواب :- اس قسم کی باتیں جو اپنے علمی فائدہ یا دوسروں کے نفع کے لئے  
 ہوں وہ مستحب و مسنون ہیں اور جو صرف تفریح طبع کے لئے ہوں وہ جائز و  
 مباح ہیں اور جن سے دوسروں کی تذلیل اور اُن کی کم علمی اور اپنی بڑائی  
 ظاہر کرنا منظور ہو ایسے مشکل سوالات و معنی نا جائز اور سخت ممنوع ہیں  
 حدیث :- ابن عمر کہتے ہیں کہ لا ایک روز ہم لوگ آپ کی خدمت

میں حاضر تھے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ جس کے پتے نہیں جھڑتے یعنی دوسرے درختوں کی طرح خزاں نہیں آتی اور نفع رسائی اور سادگی میں وہ مسلمان کے مانند ہے تم لوگ مجھ کو بتلاؤ کہ وہ کون سا درخت ہے (ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں میں جا پڑا اور اپنی اپنی رائے کے موافق بہت سے مختلف درختوں کے سب نے نام بتلائے) میرے خیال میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن چونکہ میں سب سے کم عمر تھا اس لئے حیا کر کے خاموش ہو رہا، جب کوئی نہ بتلا سکا تو لوگوں نے عرض کیا کہ یا حضرت آپ ہی فرمائیے کہ کیا ہے آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے (بخاری شریف مطولاً و مختصراً) ۱۲۰۔ کسی بلند جگہ پر چڑھنے کے لئے بجائے زینہ کے کسی آدمی کی گردن یا کمر پر پاؤں رکھ کر چڑھ جانا بھی جائز ہے یا نہیں۔

**جواب :-** بوقت ضرورت آدمی کو نیچے بٹھلا کر اس پر چڑھ کر بلندی تک پہنچ جانے میں کچھ حرج اور ممانعت نہیں۔

**حدیث :-** زینبؓ فرماتے ہیں کہ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ پہنچے ہوئے تھے آپ ایک پتھر پر چڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو چڑھنے کے

لے مدینہ کے قریب ہی ایک پہاڑی ہے جس میں ہارون کی قبر ہے شوال سنہ ہجری میں یہاں کفار سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت بڑی جنگ ہوئی اسکو یوم احد کہتے ہیں حمزہؓ اسی جگہ شہید ہوئے



رکھنا کہ زرہ کے بوجھ سے بدن بھاری ہو رہا تھا اور پتھر زیادہ بلند تھا، تو طلحہ پتھر کے نیچے بیٹھ گئے اور اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پشت پر پہنچ کر سیدھے کھڑے ہو گئے۔ (ترمذی)

۱۲۱۔ کسی شخص کو جو واقع میں چچا، ماموں وغیرہ نہ ہو کسی دور کے علاقہ کی وجہ سے نانا، ماموں، چچا وغیرہ کہہ دینا جیسے کہ اکثر ناہمال کے محلہ والوں بلکہ شہر والوں کو ماموں، نانا اور اپنے باپ کی طرف سے لوگوں کو چچا وغیرہ کہنے لگتے ہیں، جھوٹ میں داخل ہے یا جائز ہے۔

**جواب :-** اس قسم کی قرابت کا نام لے دینا بہت خفیف علاقہ کی صورت میں بھی جائز ہو جاتا ہے اور بلا تعلق بھی اگر تعظیم وغیرہ کے لئے ایسے القاب لگا دئے تو جائز ہے۔

**حدیث اول :-** خدیجہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے جا کر کہا کہ اے چچا کے بیٹے اپنے بھتیجے کا حال سنو اور چونکہ ورقہ کے

سہ ورقہ بن نوفل ایک بہت بوڑھے علمائے نصاریٰ میں سے تھے عربی اور عبرانی زبان میں اتنی مہارت تھی کہ ایک دوسری زبان میں ترجمہ کر لیتے تھے خدیجہؓ کے حقیقی چچا کے بیٹے سب سے پہلے وحی آنے کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مضطرب تھے کہ دیکھئے نبوت کا بارگراں مجھ سے اٹھے گا یا اس میں جان جاتے گی تسلی دلانے کے لئے خدیجہؓ آپ کو ان کے پاس لائی تھیں چند روز بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ اس میں اختلاف ہے کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے

پر دادا یعنی دوسرے دادا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تیسرے دادا باہم  
 بھائی تھے اس علاقہ سے خدیجہؓ نے بھینجا فرمایا۔ (بخاری و مسند)  
 حدیث دوم :- جابرؓ فرماتے ہیں کہ سعد بن ابی وقاصؓ سے منہ آئے تو رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ میرے ماموں ہیں بھلا کوئی شخص ایسا ماموں  
 دکھلائے تو یعنی ایسے معظم مکرم فضیلت والا اور کسی کا ماموں نہیں چونکہ سعدؓ  
 قبیلہ بنی زہرہ میں سے تھے اور ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ  
 بھی اسی قبیلہ میں سے تھیں اس لئے آپ نے ماموں فرمایا (ترمذی)

## علاج معالچہ کو زکوٰۃ کفنی، حسن ظن کی

۱۲۲۔ کسی آرزو کی وجہ سے اپنی موت میں تاخیر چاہنا یا کسی کے  
 دیکھنے کی آرزو و حسرت کرنا کچھ مذموم ہے یا نہیں۔

جواب :- اس میں کوئی مذمت اور بُرائی نہیں تاخیر موت کی دعا بھی  
 ہر حالت میں جائز ہے خصوصاً امور خیر کے انجام کے لئے اور آرزوئے ملاقات  
 بھی جائز خصوصاً صلح کی ملاقات کی آرزو جو مستحب و مسنون اور باعث  
 فلاح ہے۔

حدیث :- ام عطیہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک

دفعہ کسی جگہ ایک لشکر بھیجا اس میں علیؑ بھی شریک تھے وہ کہتی ہیں کہ اس کے کچھ عرصہ کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے ہوئے دیکھا اور یہ دعا کرتے ہوئے سنا کہ یا اللہ محمد کو سب تک علیؑ کی صورت نہ دکھلا دے تب تک نہ مارنا یعنی علیؑ کی واپسی تک زندہ رہوں۔ (ترمذی) ۱۲۳۔ علاج اور پرہیز کرنا جائز ہے یا بوجہ خلاف توکل ہونے کے ناجائز اور مذموم ہے۔

**جواب :-** دنیا چونکہ عالم اسباب ہے لہذا دوا اور علاج کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے شفا طلب کرنا کچھ خلاف توکل نہیں اور جن اسباب سے بُرے نتائج پیدا ہوں ان سے بچنا ضروری ہے۔ علاج ہو یا نہ ہو نظر ہر وقت خالق کائنات پر رہنی چاہئے کیونکہ دوا میں اثر بخشنے والا اور علاج کے بعد شفا دینے والا بھی وہی ہے اور بُرے اسباب سے پرہیز کرنے کے بعد بھی بُرے نتائج سے بچانا اسی کا کام ہے۔

**حدیث اول :-** اسامہؓ بن شریک فرماتے ہیں کہ ایسے وقت میں کہ آپ کے تمام صحابہ خاموش بیٹھے ہوئے تھے، میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا کہ ادھر ادھر سے اعراب روپاتی اور جنگلی آدمی آئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم علاج کیا کریں، آپ نے فرمایا کہ ہاں علاج کرو کیونکہ خدا تعالیٰ نے ہر شے کے سوا

کوئی مرض ایسا پیدا نہیں فرمایا جس کی دوا پیدا نہ فرمائی ہو (اگر اسی مرض کی دوا موقع پر پہنچ گئی تو مریض کو حکیم خدا شفا ہو جاتی ہے)

راہبواؤ و ترمذی و احمد و بخاری بعضہ

حدیث دوم:- ام منذر انصاری کی ایک عورت ( فرماتی ہیں کہ ہمارے یہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور علیؑ جو مرض کی وجہ سے نقیہ و ناتوان ہو رہے تھے آپ کے ہمراہ تھے ہمارے یہاں کھجور کے خوشے لٹکتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے کھا رہے تھے علیؑ نے بھی کھانے کے واسطے ہاتھ میں لیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علیؑ تم نہ کھاؤ کیونکہ تم نقیہ و ضعیف ہو (تم کو نقصان دیگا) ام منذر کہتی ہیں کہ پھر ہم نے جو کا آٹا اور چقندر ملا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے (حریرہ) بنایا تو آپ نے علیؑ سے فرمایا کہ اس میں سے کھاؤ یہ تمہارے لئے نافع ہے (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد)۔

۱۲۲۔ میت کے چہرے کو بوسہ دینا اور غسل و کفن کے بعد اس کی صورت دیکھنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب:- دونوں باتیں جائز ہیں۔

حدیث اول:- عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب عثمان بن مظعونؓ کی

عثمان بن مظعونؓ ان صحابہ میں تھے جو آپ کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں آئے تھے ہاجرین میں سے پہلے ان کا انتقال ہوا اور بقیع میں سب سے پہلے ہی دفن کئے گئے۔ ۱۲۰

وفات ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی (پیشانی) کو بوسہ دیا اور اب تک وہ حالت میری آنکھوں میں پھرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو عثمان بن مظعون کے رخساروں پر بہ رہے تھے۔

(ترمذی و ابن ماجہ و ابوداؤد)

**حدیث دوم:** انس فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیمؑ کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ (ذرا ٹھہرنا) جب تک میں اس کی صورت نہ دیکھ لوں کفن میں نہ چھپانا یعنی چہرہ ابھی کھلا رکھنا پھر آپ تشریف لاکر اس پر جھک پڑے اور روئے (یعنی آنسو نکل آئے) (ابن ماجہ)

**۱۲۵۔** عورتیں اگر جنازے کے ہمراہ قبرستان میں جائیں تو کچھ ثواب ہے یا نہیں۔

**جواب:** ان کے لئے جنازہ کے ساتھ جانا کچھ ثواب نہیں بلکہ ناجائز ہے اور عورتوں کے لئے قبرستان میں جانے کی سخت ممانعت ہے۔ عائشہ صدیقہؓ صدے کے جوش میں صرف ایک دفعہ اپنے بھائی کی قبر پر

لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد میں سے چھوٹے تھے ربیع الاول سنہ ۱ھ میں ان کی وفات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص صدمہ پہنچا۔ لہٰذا ان کا نام عبد الرحمن بن ابی بکر تھا۔ سنہ ۳۵ھ میں مکہ کے قریب موضع حبشی میں وفات ہوگئی اور مکہ میں لاکر دفن کئے گئے۔ عائشہؓ جب مدینہ منورہ سے حج کے لئے مکہ تشریف لے گئیں تو ان کی قبر پر بھی چلی گئیں مگر پھر پشیمان ہوئیں ۱۲ منہ

چلی گئی تھیں جس کی وفات کے وقت یہ وہاں موجود نہ تھیں اس لئے صدمہ زیادہ تھا اپنے اس فعل پر تمام عمر استغفار کر کے روتی رہیں کہ افسوس میں کیوں گئی۔

**حدیث اول :-** ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے عورتوں کے لئے جنازہ کے ساتھ جانے کا (کوئی حق) اور کچھ ثواب نہیں۔  
(بیہقی و طبرانی)

**حدیث دوم :-** ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔  
(ترمذی و ابو داؤد و ابن ماجہ و احمد)

۱۲۶۔ اگر کبھی ضرورت اور مجبوری ہو تو صرف ایک ہی کپڑے میں مُردے کو کفن دے کر دفن کر سکتے ہیں یا نہیں۔

**جواب :-** جب دوسرا اور تیسرا کپڑا میسر نہ آئے تو ایک میں بھی کفن دینا جائز ہے۔

**حدیث :-** جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بیچا (حمزہؓ) کو ایک کپڑے میں کفن دیا (زیادہ کپڑا موجود ہی نہ تھا وہ ایک بھی اس قدر کوتاہ تھا کہ) اگر سر کو چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں چھپاتے تو سر کھل جاتا تھا آخر آپ نے فرما دیا کہ سر

ڈھانپ دو اور پاؤں پر گھاس ڈال دو۔ (راحمہ و ترمذی)  
 ۱۲۷۔ اگر قبر کھودنے میں وقت ہوتی ہو یا جگہ کم ہو تو ایک قبر میں  
 چند مردوں کو رکھ دینا جائز ہے یا نہیں۔

جواب :- جائز ہے۔ اول ایسے شخص کو رکھیں جو بڑا عالم یا پرہیزگار متقی ہو  
 اس کے بعد کم درجہ والا، اس کے بعد اس سے کم درجہ۔

حدیث :- ہشام بن عامر فرماتے ہیں کہ احد کے روز انصار رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم آج ہم کو نہایت زخم اور کلفت پہنچی ہوئی ہے اب آپ کیا ارشاد  
 فرماتے ہیں یعنی قبروں کھودنے کی طاقت نہیں اب آپ کیا حکم دیتے ہیں  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کو بہت وسیع اور گہری بناؤ اور  
 دو دو تین تین آدمیوں کو ایک قبر میں رکھ دو۔ عرض کیا گیا کہ آگے کس کو  
 رکھیں۔ فرمایا کہ جس کو زیادہ قرآن شریف یاد ہو۔

ریشائی و ترمذی و ابوداؤد و بخاری بروایت جابر

۱۲۸۔ قبر پر کچھ تاریخ یا آیات و شرائع لکھ دینا اور قبر کو پختہ بنانا جائز

ہے یا نہیں۔

جواب :- قبر کو پختہ یا اس پر عمارت بنانا ممنوع اور ناجائز ہے لیکن ابھی  
 مکروہ ہے۔

حدیث :- جابر فرماتے ہیں کہ قبر کو پختہ بنانے سے اور قبروں پر لکھنے سے اور قبروں کو پامال کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے  
(ترمذی وابن ماجہ)

۱۲۹۔ جنازے کو آتا ہوا دیکھ کر اٹھ کھڑا ہونا کوئی ضروری امر ہی نہیں  
جواب :- اٹھنے کی کوئی ضرورت نہیں اگر ساتھ جانا ہو تو اٹھے ورنہ بیٹھا رہے۔

حدیث :- علی فرماتے ہیں کہ پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازے کو دیکھ کر اٹھ کھڑے  
ہوتے تھے اور پھر اٹھنا چھوڑ دیا۔ (ترمذی وابن ماجہ و ابوداؤد)

۱۳۰۔ جس گھر میں میت ہو جائے اُن کے لئے کھانا بھیجنا جائز ہے یا نہیں  
جواب :- یہ مسنون ہے کہ جو لوگ موت وغیرہ کی مصیبت میں مشغول ہوں

اُن کے رشتہ دار اور ہمسائے ان کو کھانا پکاکر بھیجیں باقی اس میں تکلفات  
اور ناموری اور عوض معاوضہ کرنا جیسا کہ آج کل دستور ہو گیا ہے بہت معیوب

و ممنوع ہے سیدھی سادی طرح بہ نیت ادا و اقرار کھانا بھیج کر سنت کا  
ثواب حاصل کرنا چاہئے اور یہ کھانا صرف انہی لوگوں کے لئے ہے جو میت کے

کاروبار اور رنج و غم میں مشغول ہوں یہ نہیں کہ تمام قوم اور برادری کو کھلایا  
جائے۔ نیز یہ سمجھنا بھی جہالت ہے کہ میت ولے گھر میں تین دن تک کھانا

پکانا جائز نہیں یا منحوس اور باعث وبال ہے۔  
حدیث :- عبداللہ بن جعفر کے شہید ہوجانے کی خبر آئی تو رسول اللہ

لہ عیشہ صفحہ آئندہ پر دیکھیں



صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو فرمایا کہ جعفرؓ کے اہل و عیال کے لئے کھانا تیار کرو اس لئے کہ ان کو ایسی خبر پہنچی ہے جو ان کو مشغول کر دیگی یعنی جعفر کے موت کی خبر آگئی ہے جس کے صدمہ اور رنج میں مشغول ہو کر کھانے پینے کے انتظام کی خبر نہ رہے گی۔ (ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ)

ع ۱۳۱: آدمی کو اپنی حقارت اور بد عملی پر نظر کر کے اپنے آپ کو یقینی دوزخی سمجھ لینا باعثِ ثواب و رحمت ہے یا مذموم ہے۔

**جواب:**۔ ایسا یقین کر لینا نہایت مذموم ہے اپنے عمل پر نظر کر کے خدا کے غضب سے ڈرتا رہے، اس کی رحمت سے نجات کا اُمیدوار رہے۔

**حدیث اول:**۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس نزع کے وقت تشریف لائے اور پوچھا کہ کیا حال ہے اُس نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ سے (نجات کی) امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں کے وبال سے ڈرتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ جس مومن کے قلب میں یہ دونوں (یعنی خوف ورجا) ایسے وقت میں (یعنی نزع کے حال میں جمع ہوتی ہیں) اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کرتا ہے جس کی اُس کو اُمید ہوتی ہے اور جس چیز سے ڈرتا ہے

حاشیہ صفحہ ۱۱۲:۔ جعفر رسول مقبولؐ کے چچا زاد بھائی اور علیؓ کے حقیقی بھائی تھے۔ صورت و سیرت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہت تھے بمقام موتہ ملک شام میں بیت المقدس سے دو منزل پر ہے جہاد میں اکتالیس سال کی عمر میں شہید ہوئے ان کی شہادت کی خبر مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بندیہ وحی دی گئی تھی آپ نے لوگوں کو اطلاع فرمادی تھی ۱۲ منہ

اُس سے بچا لیتا ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ)

**حدیث دوم :-** جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی مرے تو ایسے حال میں مرنا چاہئے کہ خدا سے نیک گمان رکھتا ہو یعنی یہ اُمید ہو کہ خدا تعالیٰ اپنی رحمت سے اچھا معاملہ کرے گا۔ (مسلم)

**ع ۱۳۲ :-** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر کو نسی بات فرمائی ہے۔  
**جواب :-** سب سے آخر میں جو کلمہ آپ نے فرمایا وہ یہ تھا کہ **اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى** یعنی اے خدا تعالیٰ میں رفیقِ اعلیٰ کو اختیار کرتا ہوں۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے دنیا میں رہنے اور سفرِ آخرت کرنے کا اختیار دیا تھا۔ آپ نے موت ہی کو اختیار فرمایا اور آخر وقت میں چند بار اسی کو فرمایا۔ اے خدا تعالیٰ میں رفیقِ اعلیٰ یعنی موت کو اختیار کرتا ہوں جو خدا تعالیٰ کے جوار اور قربِ رحمت میں پہنچا دینے والی اور انبیاء و صدیقین (شہداء) سے ملانے والی ہے۔

**حدیث :-** عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سب سے آخری کلمہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ تھا **اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى** (بخاری و مسلم)  
**ع ۱۳۳ :-** دنیا میں کسی کو بڑا یا بھلا عمل کرتے ہوئے دیکھ کر جتنی یاد دوزخی کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔

اے رفیقِ اعلیٰ سے جناب باری اور ملائکہ مقربین بھی مراد ہو سکتے ہیں ۱۲۔

جواب: یقینی طور سے کسی کو نہیں کہہ سکتے کیونکہ انجام اور خاتمہ کا اعتبار ہے جس کا حال ابھی نہیں معلوم۔

حدیث: سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ دوزخی لوگوں کے عمل کئے جاتا ہے اور واقع میں جنتی ہوتا ہے اور جنتی لوگوں کے عمل کرتا رہتا ہے مگر ہوتا ہے دوزخی (موجودہ حالت کے اعمال کا اعتبار نہیں) صرف خاتمہ کے اوپر اعمال کا اعتبار ہے (نیک عمل بھی اسی کے کارآمد اور قابل مقبول ہوں گے جس کا خاتمہ بخیر ہوا۔ (بخاری شریف)

## خاتمة الطبع

لِلّٰهِ الْحَمْدُ عَلَىٰ إِحْسَانِهِ کہ یہ مجموعہ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اس ناکارہ گنہگار کے قلم سے مرتب ہوا یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ یہ خاکسار تیرے ساتھ حسن ظن رکھتا ہے اپنے معاصی کو دیکھ کر شرم سے پانی پانی ہوا جاتا ہے، گناہوں کے وبال اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہے مگر تیری رحمت سے امید اور بھروسہ ہے تو اس کا بھی خاتمہ بخیر فرمادے اور اس رسالہ کے ناظرین کو احادیث نبویہ کی محبت دے کر انجام بخیر و شرا بھرا سستہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہہ و صحابہ اجمعین برحمتک یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

فقیر سید اصغر حسین عفی عنہ

زمین پریس کراچی

قرآن پاک کے بعد سب سے صحیح کتاب  
مکمل

# صحیح بخاری اردو

رسول اللہ کی سات ہزار سے زائد احادیث صحیحہ کا سب سے بڑا مجموعہ  
مشرق و مغرب کے تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حدیث کی کوئی کتاب "بخاری"  
اور "مسلم" سے زیادہ صحیح نہیں ہے اور ان دونوں میں سے بقول جمہور علماء "صحیح بخاری" کا رتبہ  
بہت زیادہ ہے نور محمد اصح المطابع نے عام مسلمانوں میں دینی کم علمی کو دور کرنے اور ان میں صحیح  
دینی جذبہ پیدا کرنے کی خاطر تراجم احادیث کا جو سلسلہ جاری کر رکھا ہے اسی سلسلہ کی یہ ایک عظیم الشان  
کڑی ہے جس کا تعارف محتاج بیان نہیں ہے۔ اس ترجمہ بخاری میں ہم نے کوشش کی ہے کہ زبان  
ایسی عام فہم استعمال کی جائے کہ معمولی لکھے پڑھے حضرات بھی اسکو اچھی طرح سمجھ سکیں اور ان کو اپنے  
معانلا اور عبادت میں صحیح رہنمائی ملتی رہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ میں نے ۶ لاکھ احادیث سے انتخاب  
کر کے اپنی کتاب کو مرتب کیا۔ بخاری کا یہ مکمل اردو ترجمہ ۳ جلدوں میں کامل ہے جس کی ہر جلد  
دسٹ پانچ پانچ پانچ پر مشتمل ہے۔ نہایت اعلیٰ کتابت و کاغذ سے مزین قیمت مکمل ۳ جلد مجلد  
چوبیس روپے۔ الگ الگ جلدیں بھی مل سکتی ہیں۔ قیمت فی جلد آٹھ روپے۔  
نور محمد اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب - آرام باغ - کراچی

# موطأ امام مالک

عربی مع ترجمہ اردو و فوائد از علامہ حیدر زمان

حضرت امام مالکؒ کا محدثین میں جو اعلیٰ مرتبہ ہے اس سے کوئی ذی علم ناواقف نہیں۔ آپ مدنیۃ الرسول کے مقبول اور مسلم استاذ الحدیث تھے اور ساٹھ سال تک حرم مدنیہ میں روایت حدیث میں مشغول رہے۔

”موطأ امام مالک“ احادیث کا وہ قیمتی ذخیرہ ہے جس کو ساٹھ سال امام مالکؒ نے ہر کسوٹی پر پرکھ کر اپنی جمع کردہ احادیث سے انتخاب فرما کر مسلمانان عالم کے لئے مرتب کیا۔ جب امام مالکؒ نے اس کتاب کو مرتب کیا اس وقت لوگوں کے پاس کوئی کتاب حدیث کی نہ تھی۔ موطأ کو امام مالکؒ نے بیشتر فقیہوں کے سامنے پیش کیا اور سب نے اس کے ساتھ موافقت کی۔

امام شافعیؒ کا قول ہے کہ ”آسمان کے نیچے کتاب اللہ کے بعد کوئی کتاب امام مالکؒ کی موطأ سے زیادہ صحیح نہیں ہے۔“ اس میں ایک ہزار ستائیس احادیث و آثار جمع ہیں۔ اس کتاب کو اس خوبی کیساتھ طبع کیا گیا ہے کہ آج تک کتابت و طباعت کا حق ادا نہ ہوا ہوگا۔ نور محمد، اصح المطابع و کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی

# مشکوٰۃ شریف اردو

چھ ہزار سے زائد احادیث نبوی  
کا بیش بہا ذخیرہ  
یعنی

حدیث شریف کی گیارہ کتابوں

بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ نسائی کا عظمیٰ سنن امام مالک، امام احمد امام شافعی، امام بیہقی، دارمی اہل علم اور نیدار مسلمانوں کو معلوم ہو کہ کلام الہی کے بعد دین اسلام کی بنیاد کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر صحابہ کرام کے اقوال ہیں۔ دوسرے الفاظ میں اسکا مطلب یہ ہے کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے اقوال مبارک حقیقت میں قرآن مجید ہی کا واضح بیان اور کلام الہی کی مستند تفسیر ہیں۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو نہایت تحقیق و تدقیق اور انتہائی احتیاط کے ساتھ مختلف کتابوں میں ضبط کیا گیا ہے جن میں چھ کتابیں زیادہ مستند و مشہور ہیں یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی اور ابن ماجہ۔ ان تمام کتابوں کا مطالعہ چونکہ عام مسلمانوں کے لئے دشوار تھا اس لئے امام محی السنن ابو محمد حسین بن سعید فرار بغوی نے مذکورہ بالا صحاح ستہ اور دوسری مستند کتب احادیث مثلاً سنن امام مالک، امام احمد، امام شافعی، امام بیہقی اور دارمی سے ضروری احادیث کا ایک مجموعہ عام مسلمانوں کو فائدہ پہنچانے کے خیال سے مرتب کیا اور اس کا نام مصباح رکھا۔ اس کتاب سے مسلمانوں کو غیر معمولی فائدہ پہنچا اور یہ کتاب بہت مقبول ہوئی۔ لیکن کچھ عرصہ کے بعد علمائے محسوس کیا کہ مصباح کی ترتیب میں بعض خرابیاں اور نقائص ہیں جو موجب اعتراض ہو سکتے ہیں اور جو مصلح کی موجودہ صورت سے خاطر خواہ نفع پہنچنے میں سدا رہا ہے۔ اسلئے تبریز کے مشہور عالم شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب عمری نے اس طرف توجہ کیا اور عرصہ دراز کی محنت و کوشش کے بعد ۱۳۶ھ میں مصباح کے تمام نقائص کو دور کر کے احادیث کا ایک بہترین مجموعہ مرتب کیا جس کا نام مشکوٰۃ المصابیح رکھا اور یہ مجموعہ اس قدر مقبول ہوا کہ دنیا بھر کے تمام اسلامی مدارس میں اس کو داخل درس کر لیا گیا۔ ضرورت تھی کہ جس طرح مشکوٰۃ المصابیح سے اہل علم اور عربی دان مسلمان مستفیض ہو رہے تھے اسی طرح اردو زبان طبقہ بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور حضور سرور کائنات کی احادیث مبارکہ سے براہ راست لطف اندوز ہو۔ اصح المطابع نے اس شدید کمی کو محسوس کیا اور تراجم احادیث کی شاعت کا سلسلہ افادۃ للعوام جاری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے چنانچہ دیگر کتب کے ساتھ مشکوٰۃ المصابیح کا صحیح باحاورہ ترجمہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ یہ ترجمہ نہایت مکمل اور آسان فہم ہے جس میں تمام احادیث کو مع حوالہ جات کے درج کیا گیا ہے۔ جا بجا ضروری تشریحات بھی شامل کر کے احادیث کے صحیح مفہوم کو سمجھانے کی مناسب کوشش کی گئی ہے۔ احادیث کا یہ بیش بہا ذخیرہ ۱۱۵۴ صفحات پر مشتمل ہے ضخامت کا لحاظ رکھتے ہوئے کتاب کو دو جلدوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ قیمت کامل جلد در دو جلد سولہ روپے الگ الگ جلدیں بھی مل سکتی ہیں۔ قیمت فی حصہ جلد آٹھ روپے۔ نور محمد، کارخانہ تجارت کتب آرام بلاغ۔ کراچی

# صحیح ترمذی شریف اردو

صحاب ستمہ کی تیسری کتاب جامع ترمذی کے مؤلف امام ابو عیسیٰ محمد ترمذی بڑے پایہ کے محدث تھے اور امام بخاری کے سب سے مشہور نفلاندہ میں شمار ہوتے ہیں۔ محدثین ان کو امام بخاری کا خلیفہ بھی کہتے ہیں۔ آپ نے طلب حدیث کے لئے کوفہ، بصرہ، رمی، خراسان اور حجاز وغیرہ کا سالہا سال سفر کیا۔ آپ نے اپنی اس کتاب صحیح ترمذی میں چند خصوصیات رکھی ہیں جو احادیث کی دوسری کتب میں نہیں پائی جاتیں:

۱۔ امام ترمذی کو جو حدیث جس صحابی سے پہنچی ہے ان صحابی کا نام وغیرہ بیان کر دیا ہے۔ تاکہ اس حدیث کے متواتر، مشہور اور احاد ہونے کا حال معلوم ہو جائے اور کوئی شبہ واقع نہ ہو۔  
۲۔ جو حدیث مختلف فیہ مسائل کے متعلق درج کی ہیں ان میں علما اور مذاہب ائمہ کے اختلافات کو بھی بیان کر دیا ہے۔

۳۔ احادیث کے راویوں کی قوت اور ضعف کا ذکر کیا ہے یعنی راوی حدیث کی شخصیت کو واضح کیا ہے کہ وہ کس درجہ کا قوی یا کمزور و ضعیف ہے۔  
۴۔ اس کی ترتیب سب سے بہتر ہے اور اس کے فوائد سب سے زیادہ اور مکررات تمام کتب احادیث سے کم ہیں۔

ان وجوہات کی بنا پر مجموعی حدیثی فوائد کے لحاظ سے ترمذی کو تمام کتب پر فوقیت دی گئی ہے اگرچہ یہ کتاب اپنے حجم کے اعتبار سے مختصر ہو لیکن فوائد کی بنا پر بہت بڑی کتاب ہے۔ امام ترمذی کا اپنا قول ہے کہ "میں نے اس کتاب کو علمائے حجاز، عراق و خراسان کے سامنے پیش کیا اور سب نے اس سے اتفاق کیا اور اس کتاب میں دو حدیثوں کے علاوہ کوئی حدیث ایسی نہیں ہے جس پر امت میں کسی نہ کسی فقیہ کا عمل نہ ہو"۔ آپ نے یہ بھی فرمایا کہ "جس شخص کے مکان میں یہ کتاب موجود ہو پس یہ سمجھنا چاہئے کہ اسکے ہاں ایک نبی موجود ہیں جو گفتگو فرما رہے ہیں" صحیح ترمذی میں تقریباً چار ہزار احادیث جمع ہیں "نور محمد اصح المطالع" نے اپنے زیر اہتمام نہایت نفاست کے ساتھ ۲ جلدوں میں طبع کیا ہے۔

قیمت کامل مجلد در ۲ جلد - ۱۶/ فی حصہ - ۸/  
نور محمد اصح المطالع و کارخانہ تجارت کتب مقابل آرام باغ کراچی  
فرزبرود

# تفسیر ابن کثیر اردو

یہ علامہ ابن کثیر دمشقی کی بلند پایہ و مشہور عالم تفسیر کا ترجمہ ہے۔ یہ تفسیر دنیائے اسلام میں بہترین اور مستند تسلیم کی گئی ہے۔ ہر زمانے کے علمائے اس کو قبولیت کا شرف بخشا ہے اور آم التفاسیر کا لقب دیا ہے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ سب سے مفید، سب سے زیادہ قرآن کریم کو بطریق سلف صالحین سمجھا دینے والی تفسیر "تفسیر ابن کثیر" ہی ہے اور اس کے بعد تمام عربی و اردو تفاسیر اسی سے ماخوذ ہیں۔ علامہ ابن کثیر سب سے پہلے تو کلام اللہ کی آیت کی تفسیر کلام پاک کی دوسری آیت سے کرتے ہیں، پھر احادیث سے پھر سلف صالحین سے۔ تمام احادیث و آثار کے حوالے بھی دیتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ تفسیر دنیا کی تمام تفسیروں سے اعلیٰ ہے۔

شائقین کی آسانی کے لئے یہ تفسیر الگ الگ پاروں کی شکل میں کی گئی ہے۔

قیمت مجلد کامل پچپن روپے۔ / ۵۵ الگ الگ پارے بھی مل سکتے ہیں۔  
الگ الگ پاروں کا ہدیہ حسب ذیل ہے:-

پارہ نمبر	قیمت	پارہ نمبر	قیمت	پارہ نمبر	قیمت
۱	۳/۸	۱۱	۱/۸	۲۱	۲/-
۲	۲/۸	۱۲	۱/۸	۲۲	۲/-
۳	۲/-	۱۳	۱/۸	۲۳	۲/-
۴	۲/-	۱۴	۱/۸	۲۴	۲/۸
۵	۲/-	۱۵	۲/-	۲۵	۲/-
۶	۲/۸	۱۶	۲/-	۲۶	۲/۸
۷	۲/-	۱۷	۱/۸	۲۷	۲/-
۸	۲/-	۱۸	۱/۸	۲۸	۲/-
۹	۲/-	۱۹	۱/۸	۲۹	۲/۸
۱۰	۲/-	۲۰	۱/۸	۳۰	۲/۸

نور محمدی، کارخانہ تجارت کتب۔ آرام باغ۔ کراچی



وَمَا يَبْطِئُ عَنِ الْمَوْتِ إِنْ هُوَ إِلَّا رَجَعِ إِلَىٰ رَبِّهِ

# فقہ اکابر

یَعْنِي

الجواب المتین — باحادیث سید المرسلین

احادیث نبویہ اور مسائل فقہیہ کا وہ بیش بہا اور متبرک ذخیرہ جس میں صحیح اور معتبر احادیث سے مسائل کو ثابت کیا گیا ہے، عام اہل اسلام کے نفع اور احادیث نبویہ کی اشاعت کیلئے

مولانا سید اصغر حسین صاحب محنت از الغلام دیوبند

نے تالیف کیا

ناشرین

نور محمد، کارخانہ تجارت کتب، آرام باغ، کراچی

قیمت ایک روپیہ